اسباق النحو

(اسم، فعل، حرف)

خالد مسعود

اَسْبَاقُ النَّحْوِ

اسم، فعل اور حرف کے بیان میں

خالد مسعود

حلقۂ تدبرِ قرآن، لاہور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

ناشر : حلقہ تدبر قرآن، خالد منزل، رحمان سٹریٹ
مسلم کالونی، سمن آباد - لاہور

مطبع : پنجاب آرٹ پریس لاہور

تعداد : ۱۰۰۰

قیمت : ۳/۵۰ روپے

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

فن نحو میں یہ کتاب میرے ایک دیرینہ خواب کی تعبیر ہے۔ ایک عرصہ دراز سے میری یہ آرزو رہی ہے کہ مولانا فراہیؒ کی اسباق النحو کو بنیاد بنا کر' اردو میں نحو کی ایک ایسی کتاب مرتب کر دی جائے جو عربی کا شوق رکھنے والے نوجوانوں کے لئے آسان بھی ہو اور کفایت کرنے والی بھی۔ الحمد للہ ہمارے فاضل رفیق' برادرِ عزیز خالد مسعود سلمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام نہایت حسن و خوبی کے ساتھ انجام دے دیا۔ فاضل مؤلف نے محنت کر کے وہ تمام خلا بھر دیئے ہیں جو مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں' معلم کی مشق و تمرین پر اعتماد کر کے' چھوڑ دیئے تھے اور بعض وہ بحثیں بھی مکمل کر دی ہیں جو اصل کتاب میں نامکمل رہ گئی تھیں۔ اب میرے نزدیک یہ کتاب طلبۂ فن کے لئے کافی ہے۔ اس سے عربی زبان سیکھنے کی راہ باز ہو جائے گی۔ پھر قرآن و حدیث اور ادب عربی کی اعلیٰ کتابوں کے مطالعہ سے جب اس زبان کا ذوق پیدا ہو جائے گا تو اس فن کے نازک اور مشکل مسائل حل کرنے کے لئے کلید خود ہاتھ آ جائے گی۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ عربی زبان سے ہمارا تعلق محض ایک زبان کی حیثیت سے رسمی اور وقتی نہیں ہے بلکہ یہ واجبات دین میں سے ہے۔ ہمارے دین کے اصل مأخذ — قرآن و حدیث — عربی میں ہیں اس وجہ سے اس زبان کا سیکھنا سکھانا ہمارے لئے ضروریات دین میں داخل ہے۔ اگر اس زبان سے ہمارا تعلق منقطع ہو جائے تو خود دین سے بھی ہمارا تعلق براہ راست باقی نہیں رہ سکے گا بلکہ یہ صرف بالواسطہ رہ جائے گا جس کا نتیجہ بالآخر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے صحیفوں کی اصل زبان سے محروم ہو جانے کے سبب سے اپنے دین ہی سے محروم ہو بیٹھے اور تورات و انجیل کی تعلیمات بالکل محرّف ہو کر رہ گئیں اسی طرح خدانخواستہ

ہم بھی قرآن کو محرّفین کی ایک بازیگاہ بنا دیں گے۔ اُمت کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے اندر ایک گروہ ایسے لوگوں کا برابر پیدا ہوتا رہے جن کو دین میں اجتہاد و تفقّہ کا مرتبہ حاصل ہو اور یہ چیز ظاہر ہے کہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ اس گروہ کو قرآن و حدیث کی اصل زبان میں پوری مہارت حاصل ہو۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر عربی زبان کی تعلیم کو آسان بنانے کے لئے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ یہ اس راہ میں پہلا قدم ہے۔ آگے انشاء اللہ اسی نہج پر دین کی پوری تعلیم کا نصاب تیار کر دیا جائے گا۔ اس طرح ان نوجوانوں کے لئے عربی سیکھنے کی راہ ہموار ہو جائے گی جو عربی مدرسوں کے پرپیچ راستوں اور ان کی مغلق کتابوں سے گھبراتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس سعی کو مشکور فرمائے۔ ان کو اپنے دین کی خدمت کی بیش از بیش توفیق بخشے اور اس کتاب سے ہماری نسل کے اندر عربی سیکھنے کی ہمت اور اس کا شوق پیدا ہو۔

دعاگو

امین احسن اصلاحی

۳، ستمبر ۱۹۷۲ء

دیباچہ

یہ کتاب حلقہ تدبر قرآن کی جانب سے پیش کی جارہی ہے۔ آٹھ نو سال قبل جب یہ حلقہ وجود میں آیا تو اس کی تاسیس سے مولانا امین احسن اصلاحی مدظلہ' کے پیش نظر یہ بات تھی کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو عربی زبان کے قواعد کی باقاعدہ مشق کرانے کے بعد انھیں قرآن اور حدیث کی تعلیم دے کر اس قابل کر دیا جائے کہ وہ از خود دین کے مسائل پر غور کر سکیں۔ مولانا نے اپنے مختصر نصاب میں عربی قواعد کی تعلیم کے لئے "اسباق النحو" مؤلفہ مولانا حمید الدین فراہیؒ شامل کی۔ یہ ایک مختصر کتاب ہے جس میں اسم اور فعل کے مباحث ایک نئے پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اعراب کی بنیاد عوامل کے بجائے اختلاف حالات پر رکھی ہے۔ اس سے اولاً تو سو عاملوں سے نجات مل جاتی ہے اور ثانیاً فعل چونکہ اختلافِ حالات نہ رکھنے کی وجہ سے معرب نہیں رہ جاتا اس لئے فعل کی بحث میں پڑنے سے پہلے ہی اعراب کی تعلیم دی جاسکتی ہے۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اسم کے مباحث ہی میں عبارت کی مشق شروع کی جاسکتی ہے۔ پھر جب فعل شروع ہوتا ہے تو چونکہ اعراب سے واقفیت ہو چکی ہے، فوراً اس کا استعمال بھی ہونے لگتا ہے اور فعل کے تمام ہوتے ہوتے ادب عربی میں کافی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کتاب کی مدد سے عربی زبان کی تعلیم میں حیرت انگیز سہولت پیدا ہوئی ہے۔ تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس کتاب کے طلبہ تین چار ماہ کی قلیل مدت میں قرآن کے مطالعہ اور عربی لکھنے کی ضروری استعداد پیدا کر لیتے ہیں۔

مولانا فراہیؒ کی یہ تصنیف بہت مجمل ہے جس میں شائد عربی مدارس کے ماحول کو سامنے رکھ کر آسان باتیں طلبہ اور اساتذہ پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ اس میں فعل کے مباحث میں مشق کے لئے مثالیں شامل نہیں ہیں نیز حرف کی بحث مصنفؒ نہیں لکھ سکے۔ حلقہ تدبر قرآن نے یہ محسوس کیا کہ اگر اس کتاب میں ضروری اضافے کر دیئے جائیں تو اس کی افادیت

بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور تشنہ مباحث کے لئے طلبہ کو کسی دوسری کتاب کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑے گا۔ موجودہ کتاب حلقہ کے اسی فیصلہ کے نتیجہ میں وجود میں آئی ہے۔ اس کی بنیاد مولانا فراہیؒ کی کتاب ہی پر رکھی گئی ہے اور اس کا نام بھی 'اسباق النحو' ہی اختیار کر لیا گیا ہے۔

اس کتاب میں اسم کے بیان میں مبنیات (یعنی ضمائر، اشارات، موصولات وغیرہ) کو معربات مشکلہ اور غیر منصرف سے پہلے لایا گیا ہے کیونکہ یہ سہل اور کثیر الاستعمال ہیں۔ فعل کے بیان میں ترتیب اصل کتاب ہی کے مطابق ہے، صرف مشقوں اور چند ضمنی عنوانات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ حرف کا بیان نیا ہے جس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ حرف کی مختلف قسموں کا ضروری تعارف کرا دیا جائے۔ اس طرح اس کتاب میں صرف و نحو کے تمام ضروری مباحث آگئے ہیں جن کی ممارست کے بعد قاری عربی زبان کے قواعد کو بخوبی سمجھنے لگتا ہے۔

کتاب سے قلیل مدت میں متوقع فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی مشقوں پر پوری توجہ صرف کی جائے۔ یہ مشقیں عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کے لئے تو ہیں ہی اس کے علاوہ ان کے عربی جملوں کی مدد سے قواعد کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی جائے اور جب تک ایک سبق طلبہ پر پوری طرح سے واضح نہ ہو جائے اگلے سبق کی طرف نہ بڑھا جائے۔ اگرچہ مشقوں میں جملوں کی کافی تعداد رکھی گئی ہے تاہم اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے پاس سے بھی مزید جملے طلبہ کے لئے فراہم کریں۔ ہر قاعدے کے تحت دی ہوئی مشقوں میں زیادہ سے زیادہ آیات لانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ طلبہ کا تعلق شروع ہی سے قرآن مجید کے ساتھ قائم ہو جائے۔ اسباق النحو کی تکمیل کے بعد طلبہ کو قرآن کی آسان سورتوں کی تعلیم دی جائے اور اس میں نحو کے قواعد کی یاد دہانی کرانے کے ساتھ ساتھ کلام الٰہی پر غور و تدبر کے اصول بھی بتلائے جائیں تاکہ وہ اس مقصد کے لئے آگے بڑھ سکیں جو حلقہ تدبر قرآن کے پیش نظر ہے۔

اساتذہ کرام کو اگر اس کتاب میں غلطیاں نظر آئیں تو وہ ان سے مؤلف کو آگاہ فرمائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں ان کی تصحیح کر دی جائے۔

اللہ تعالیٰ حلقہ کی اس کوشش کو مقبول فرمائے اور اس کتاب کو اپنے کلام کے فہم کا وسیلہ بنائے، آمین

خالد مسعود

یکم ستمبر ۱۹۷۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربی زبان کی ابتدائی باتیں

عربی زبان کے حروف ہجا ۲۹ ہیں۔

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ
ع غ ف ق ک ل م ن و ھ ء ی۔

کوئی حرف حرکت یا سکون کے بغیر نہیں بولا جا سکتا۔ سادہ حرکتیں تین ہیں: فتحہ (زبر) کسرہ (زیر) اور ضمہ (پیش)۔ جن حروف پر یہ حرکتیں آئیں' اُنھیں علی الترتیب مفتوح، مکسور اور مضموم کہتے ہیں۔ سکون کو علامت 'ْ' سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ یَضْرِبُ میں پہلا حرف مفتوح، دوسرا ساکن، تیسرا مکسور اور چوتھا مضموم ہے۔

تمام حروف متحرک بھی ہو سکتے ہیں اور ساکن بھی' لیکن الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے جیسے یہ قَالَ میں ہے۔ جب الف متحرک نظر آئے تو فی الحقیقت یہ ہمزہ ہوگا' جو بصورت الف لکھا گیا ہوگا۔

حرف ساکن جب دوبارہ متحرک ہو تو اسے تشدید کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ مثلاً مَدْدَ کو مَدَّ۔

لفظ کے آخری حرف سے کبھی دو زبر' دو زیر یا دو پیش لگنے کے باعث ساکن نون کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ (جیسے زَیْدٍ کی آواز زَیْدِنْ ہے) ان دوہری حرکات

کو تنوین کہتے ہیں۔ مثلاً زَیْدًا، زَیْدٍ، زَیْدٌ میں دال پر تنوین ہے۔

فتحہ، کسرہ اور ضمہ علی الترتیب ا، ی اور و کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔ یہ حروف جب ساکن ہوں اور ان سے فوراً پہلے آنے والے حروف کی حرکت ان کے موافق ہو تو یہ اس حرکت کو طویل کر دیتے ہیں۔ ایسی حرکات کو کبھی کھڑے زبر، کھڑے زیر اور اُلٹے پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ ان حرکات کو فتحہ اِشباعی، کسرۂ اشباعی اور ضمۂ اِشباعی بھی کہتے ہیں۔

ذِکْریٰ، بُشْریٰ جیسے الفاظ میں جو الف 'ی' کی شکل میں لکھا جاتا ہے، اسے الف مقصورہ کہتے ہیں۔ صحراء، عطاء جیسے الفاظ میں جو الف ہمزہ سے پہلے آتا ہے، اُسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔

کسی لفظ کے آغاز میں حرف اگر ساکن ہو تو اسے پڑھنا ممکن نہیں ہوتا جب تک اس سے پہلے کوئی متحرک حرف موجود نہ ہو۔ عربی کے مندرجہ ذیل اسم ساکن حرف سے شروع ہوتے ہیں۔ ان کو پڑھنے کے لئے ان سے پہلے ایک ہمزہ لگایا جاتا ہے، جسے ہمزۂ وصل کہتے ہیں:

اِبْنٌ (بیٹا) اِبْنَۃٌ (بیٹی) اِمْرُءٌ (مرد) اِمْرَأَۃٌ (عورت) اِسْمٌ (نام) اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ (دو)، ماضی اور امر کے بعض اوزان بھی ساکن الاول ہیں۔

اسم نکرہ کو معرفہ بنانے کے لئے لفظ سے پہلے ساکن لام لگایا جاتا ہے، اسے لام تعریف کہتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ، حَمْدٌ سے اَلْحَمْدُ۔

ہمزۂ وصل صرف ابتدائے کلام میں آواز دیتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے البتہ مندرجہ ذیل صورتوں کے علاوہ ہر حال میں لکھا جاتا ہے:

(ا) ابن کا ہمزہ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ کی سی ترکیب میں۔

(ب) اسم کا ہمزہ آیت بِسْمِ اللہ میں۔

(ج) لام تعریف کا ہمزہ لِ کے بعد مثلاً لِلْفَائِدَۃِ

لام تعریف جب ایسے اسم پر آتے جس کا پہلا حرف ت، ث، د، ذ، ر

ذ، س، ش، ص، ض، ط، ظ یا ن ہو تو لام کی آواز بدل کر اپنے مابعد کے حرف کی سی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اَلشَّمْسُ، اَلطَّعَامُ، اَلدَّادُ۔ مذکورہ حروف، حروفِ شمسی کہلاتے ہیں۔ باقی ماندہ حروفِ ہجا حروفِ قمری کہلاتے ہیں۔ ان کے ساتھ لام کی آواز نہیں بدلتی۔ مثلاً اَلْقَمَرُ، اَلْبَابُ، اَلْجَیْشُ۔

اگر کسی اسم پر تنوین ہو اور اس کے فوراً بعد آنے والا لفظ ساکن الاوّل ہو تو پہلے اسم پر تنوین کی ایک حرکت کے عوض 'ن' مکسور لگا دیتے ہیں اور اسے ساکن الاوّل کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ یہ ن مکسور تنوین کے باعث پیدا ہونے والی نون کی آواز کی یادگار ہوتا ہے اور نون قطنی کہلاتا ہے۔ مثلاً مُحَمَّدٌ اَلْعَرَبِیُّ کی بجائے مُحَمَّدُ نِ الْعَرَبِیُّ اور عُزَیْزٌ ابْنُ اللّٰہِ کی بجائے عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ لکھا اور پڑھا جائیگا۔

علم نحو

نحو وہ علم ہے جس میں کلمہ اور کلام کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے قاعدے بتائے جاتے ہیں۔

کلمہ : ایک مفرد لفظ کو کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں:۔

(۱) اسم : جو کسی انسان، حیوان، نباتات یا کسی اور چیز کا نام ہو جیسے زید، رشید گھوڑا، انار، زمین، کرسی وغیرہ۔ اسمائے صفات مثلاً نیک، بد، سرخ، سفید وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔

(۲) فعل : جو بقیدِ زمانہ کسی کام کے ہونے کو ظاہر کرے۔ جیسے گیا، جاتا ہے، جائے گا اور جا وغیرہ۔

(۳) حرف : جو اپنے صحیح معنی اس وقت ظاہر کرے جب اسے کسی اسم یا فعل کے ساتھ لگایا جائے۔ جیسے پر، سے، تک، لئے، میں وغیرہ

کلام : ایک پوری بات کو کہتے ہیں۔ مثلاً زید عالم ہے۔ وہ جاتا ہے، تو پڑھ۔ کلام کو جملہ تامہ، جملہ مفیدہ اور مرکب تام بھی کہتے ہیں۔ یہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ

سے بنتا ہے۔ کبھی ایک ہی لفظ سے پوری بات بن جاتی ہے تو درحقیقت وہاں کوئی اور لفظ چھپا ہوتا ہے۔ مثلاً 'لکھ' میں لفظ 'تو' چھپا ہوتا ہے یعنی تُو لکھ۔

کبھی دو یا زیادہ الفاظ ملنے سے بھی بات مکمل نہیں ہوتی۔ جیسے میری کتاب، اچھا آدمی، گھر میں۔ وغیرہ۔ اس کو مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص کہتے ہیں۔

آگے کے صفحات میں علم نحو کے قاعدے بیان کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے وہ قاعدے بیان کئے جائیں گے جو اسم سے متعلق ہیں۔ اس کے بعد فعل اور حرف پر بحث کی جائے گی۔

اِسم کا بیان

اِسم کی قسمیں

مختلف پہلوؤں سے اگر اسم پر غور کیا جائے تو مندرجہ ذیل اہم قسمیں سامنے آتی ہیں :

باعتبار عدد | تعداد کے اعتبار سے اسم تین طرح کا ہوتا ہے : واحد، مثنیٰ اور جمع ۔ واحد ایک، مثنیٰ دو اور جمع دو سے زیادہ تعداد کو ظاہر کرتا ہے ۔

واحد میں اسم اپنی اصلی شکل پر ہوتا ہے۔ اس پر مزید الفاظ کا اضافہ نہیں ہوتا۔ مثلاً رَجُلٌ (ایک آدمی) قَلَمٌ (ایک قلم) دَوَاۃٌ (ایک دوات) خَادِمَۃٌ (ایک نوکرانی)

مثنیٰ بنانے کے لئے اسم واحد کے آخر میں ـَان اور بعض حالتوں میں ـَیْنِ لگایا جاتا ہے۔ مثلاً رَجُلَانِ، رَجُلَیْنِ (دو آدمی) خَادِمَتَانِ، خَادِمَتَیْنِ (دو نوکرانیاں)

جمع کی دو قسمیں ہیں : جمع سالم اور جمع مکسر ۔ جمع سالم وہ ہے جس میں اسم واحد کا وزن باقی رہے اور اس کے آخر میں مذکر کے لئے ـُوْنَ یا ـِیْنَ اور مؤنث کے لئے ـَات لگے ۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ ۔ زَیْدٌ سے زَیْدُوْنَ یا زَیْدِیْنَ اور زَیْنَبُ سے زَیْنَبَات ۔ هِنْدٌ سے هِنْدَات ۔ اگر لفظ مفرد کے آخر میں پہلے سے ۃ موجود ہو تو اس کی جمع مؤنث سالم بناتے وقت اس کو حذف کر کے ـَات لگایا جاتا ہے۔ مثلاً مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَات ۔ طَالِبَۃٌ سے طَالِبَاتٌ ۔

جمع سالم بننے کے لئے ضروری ہے کہ اسم واحد ذوی العقول کا عَلَم (نام) یا صفت ہو۔ لہٰذا رَجُلٌ، جو عَلَم یا صفت نہیں، کی جمع رَجُلُوْنَ نہیں آئے گی۔

بعض اسم ایسے بھی ہیں جن میں مذکورہ شرط نہیں پائی جاتی لیکن ان کی جمع مذکر سالم کے وزن پر خلاف قیاس آتی ہے۔ مثلاً اَرْضٌ (زمین) سے اَرْضُوْنَ ۔ عَالَمٌ (جہان) سے عَالَمُوْنَ ۔ اِبْنٌ (بیٹا) سے بَنُوْنَ، سَنَۃٌ (سال) سے سِنُوْنَ وغیرہ ۔

جمع مکسر وہ ہے جس میں اسم واحد کا وزن اپنی حالت پر باقی نہ رہے، بلکہ اس میں کچھ تغیر ہو جائے۔ یہ تغیر حروف کی زیادتی کے ساتھ بھی ہوتا ہے مثلاً رَجُلٌ سے رِجَالٌ، قَلَمٌ سے اَقْلَامٌ۔ حروف کی کمی کے ساتھ بھی مثلاً رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ، کِتَابٌ سے کُتُبٌ اور حرکات کی تبدیلی کے ساتھ بھی۔ مثلاً اَسَدٌ سے اُسُدٌ۔

جمع مکسر کے اوزان بے شمار ہیں جن میں زیادہ استعمال ہونے والے اوزان کا بیان آگے آئے گا۔ (دیکھئے صفحہ ۵۵)

باعتبار جنس جنس کے اعتبار سے اسم مذکر بھی ہو سکتا ہے اور مونث بھی۔ مونث کی دو قسمیں ہیں، حقیقی اور لفظی۔

مؤنث حقیقی وہ ہے جو کسی جاندار مؤنث پر دلالت کرے جیسے زینب، ھند، لیلیٰ، اُمٌّ (ماں) اُخْتٌ (بہن)۔ جو مونث کسی جاندار پر دلالت نہ کرے وہ مونث لفظی ہے۔

مؤنث لفظی کی دو قسمیں ہیں:

١۔ قیاسی ٢۔ سماعی۔ قیاسی وہ ہے جس میں مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک علامت پائی جائے:

(١) لفظ کے آخر میں ۃ ہونا مثلاً حِکْمَۃٌ، عِزَّۃٌ، صَلوٰۃٌ، جَنَّۃٌ، مُسْلِمَۃٌ، قَاتِلَۃٌ

(٢) لفظ کے آخر میں الف مقصورہ ہونا مثلاً دَعْوٰی، تَقْوٰی، حُسْنٰی، عُقْبٰی

(٣) لفظ کے آخر میں الف ممدودہ ہونا مثلاً صَحْرَاءُ، حَمْرَاءُ۔ کِبْرِیَاءُ

(٤) جمع مکسر ہونا مثلاً رِجَالٌ۔ کُتُبٌ۔ اَقْلَامٌ

مؤنث سماعی وہ الفاظ ہیں جن میں تانیث کی مذکورہ بالا علامتوں میں سے کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ صرف اہل زبان سے ان الفاظ کو مؤنث سنا گیا ہے۔ مشہور مؤنث سماعی حسب ذیل ہیں:

أَرْضٌ (زمین) نَفْسٌ (جان) حَرْبٌ (لڑائی) سَمَاءٌ (آسمان) عَصًا (لاٹھی) فُلْكٌ (کشتی) لَيْلٌ (رات) دَارٌ (گھر) سِلْمٌ (صلح) شَمْسٌ (سورج) أَرْنَبٌ (خرگوش) إِصْبَعٌ (انگلی) رَحًى (چکی) سِنٌّ (دانت) قَوْسٌ (کمان) كَأْسٌ (جام) فَأْسٌ (کلہاڑی)

جسم کے تمام دوہرے اعضا کے نام: عَيْنٌ (آنکھ) أُذُنٌ (کان) قَدَمٌ (پیر)

شراب کے تمام نام مثلاً خَمْرٌ، طِلَاءٌ وغیرہ

ہوا کے تمام نام مثلاً رِيْحٌ، صَرْصَرٌ، صَبَا، دَبُوْرٌ وغیرہ

آگ اور دوزخ کے تمام نام مثلاً نَارٌ، سَعِيْرٌ، جَهَنَّمُ، سَقَرُ۔

اسم مذکر میں کسی علامت کی ضرورت نہیں حتیٰ کہ ایسے اسماء جو مذکر کے نام ہوں لیکن ان میں تانیث کی کوئی علامت بھی پائی جائے، وہ مذکر ہی رہتے ہیں۔ مثلاً طَلْحَة۔ عِكْرِمَة۔ معاوية۔ أَرْطَى وغیرہ

باعتبار اعراب اسم جب ترکیب میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے تین مرتبے ہو سکتے ہیں:

۱۔ جب وہ کلام میں جزء ضروری ہو مثلاً سَلِيْمٌ ذَاهِبٌ (سلیم جانے والا ہے۔) میں سلیم اور ذاهب دونوں ضروری اجزاء ہیں۔ ان میں سے اگر ایک نہ ہو تو بات پوری نہ ہوگی۔

۲۔ جب وہ جزء زائد ہو لیکن محتاج واسطہ نہ ہو۔ مثلاً سَلِيْمٌ ذَاهِبٌ غَدًا (سلیم کل جانے والا ہے) اس میں غَدًا کا لفظ مزید واقفیت کے لئے بڑھایا گیا ہے اور بغیر کسی واسطہ کے آملا ہے۔

۳۔ جب وہ زائد بھی ہو اور محتاج واسطہ بھی ہو مثلاً سَلِيْمٌ ذَاهِبٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (سلیم مدرسہ کو جانے والا ہے) اس میں مدرسة کا لفظ مزید واقفیت کے لئے بڑھایا گیا ہے لیکن اس لفظ کو ملنے کے لئے إِلَى کے واسطہ کی ضرورت ہوئی۔

ظاہر ہے کہ پہلا مرتبہ سب سے اونچا ہے، اس کے بعد دوسرا ہے اور سب

سے نیچا تیسرا۔ ان مراتب کو بالترتیب رفع، نصب اور جر کہتے ہیں اور جو اسم ان مراتب میں ہوں، ان کو مرفوع، منصوب اور مجرور یا بحالتِ رفع، بحالتِ نصب اور بحالتِ جر کہتے ہیں۔

اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھنے سے پتہ چلے گا کہ مرفوع کے آخر میں ـُـ ہے۔ منصوب کے آخر میں ـًا[1] اور مجرور کے آخر میں ـِـ، یہ علامات اسم کے مراتب کو ظاہر کرتی ہیں اور عربی زبان کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اس وجہ سے ان کو اعراب کہتے ہیں۔

عربی کے بعض اسماء پر اعراب آتا ہے اور بعض ایک ہی حالت پر رہتے ہیں۔ جن اسموں پر اعراب آتا ہے، انھیں مُعْرَب یا متمکّن کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثال میں سَلِیْمٌ، ذَاهِبٌ اور غدًا معرب ہیں۔ جن اسموں کی حالت ایک جیسی رہتی ہے اور مختلف مراتب میں ہونے کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا مثلاً اَلَّذِیْ (وہ جو) ذٰلِكَ (وہ) هٰذَا (یہ) مَنْ (کون)۔ ایسے اسم مبنی یا غیر متمکن کہلاتے ہیں۔ ان دو قسموں کے علاوہ کچھ مخصوص صورتیں بھی ہیں جن کو 'معربات مشکلہ' اور 'استثنائی صورتیں' کے عنوانات کے تحت کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

اعراب کی بحث علم نحو کا خاص مضمون ہے اور معربات اور مبنیات کے قواعد کی پہچان اس علم کی کلید ہے۔ اب ہم ان مباحث کی تفصیل کریں گے۔

اعراب کی مختلف صورتیں

یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ کسی اسم کا اعراب رفع کا ہے یا نصب کا یا جر کا، عموماً اسم کے آخر میں حرکات ـُـ، ـَـ، ـِـ لگائی جاتی ہیں۔ ایسے اعراب کو اعراب بالحرکتہ

---

[1] منصوب کے آخر میں جب ة یا یٰ آرہی ہو تو الف کا اضافہ نہیں کیا جاتا۔ مثلاً حِکْمَةً۔ هُدًی

یا حرکتی اعراب کہا جاتا ہے۔ بعض اسموں کے اعراب کو ظاہر کرنے کے لئے حرکتوں کے بجائے حروف ـُـوْنَ، ـِـیْنَ، ـَـانِ اور ـَـیْنِ بڑھائے جاتے ہیں۔ ایسے اعراب کو اعراب بالحرف یا حرفی اعراب کہتے ہیں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اسم کی کونسی قسم پر کونسا اعراب لگتا ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل گوشوارہ کو خوب سمجھ لینا چاہیئے :

اقسام اسم	اعراب بحالت		
	رفع	نصب	جر
۱۔ واحد	خَادِمٌ	خَادِمًا	خَادِمٍ
۲۔ جمع مکسّر	خُدَّامٌ	خُدَّامًا	خُدَّامٍ
۳۔ جمع سالم مؤنث	خَادِمَاتٌ	خَادِمَاتٍ	
۴۔ جمع سالم مذکر	خَادِمُوْنَ	خَادِمِيْنَ	
۵۔ مثنّیٰ	خَادِمَانِ	خَادِمَيْنِ	
۶۔ غیر منصرف[1]	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	

اعراب کی یہ شکلیں ثقیل کہلاتی ہیں۔ جب حرکتی اعراب کی تنوین میں سے نون کی آواز غائب کر دی جائے اور حرفی اعراب میں جو نون موجود ہے اسے نکال دیا جائے تو اعراب کی یہ شکلیں خفیف کہلاتی ہیں۔ خفیف اعراب کے ساتھ مذکورہ گوشوارہ حسب ذیل ہوگا :

اقسام اسم	اعراب بحالت		
	رفع	نصب	جر
۱۔ واحد	خَادِمُ	خَادِمَ	خَادِمِ
۲۔ جمع مکسّر	خُدَّامُ	خُدَّامَ	خُدَّامِ
۳۔ جمع سالم مؤنث	خَادِمَاتُ	خَادِمَاتِ	
۴۔ جمع سالم مذکر	خَادِمُوْ	خَادِمِيْ	

۵۔ مثنیٰ	خَادِمَا	خَادِمَیْ
۶۔ غیر منصرف	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ

عام حالات میں اعراب کی ثقیل شکل ہی استعمال ہوتی ہے البتہ دو موقعوں پر اعراب خفیف استعمال ہوگا،

۱۔ حرکتی اعراب والے لفظ پر جب لام تعریف آجاتے مثلاً اَلْحَمْدُ، اَلْکِتَابُ، اَلنُّوْرُ

۲۔ ہر اس معرب پر (خواہ وہ حرکتی اعراب رکھتا ہو یا حرفی) جو مضاف[۲] ہو جاتے مثلاً: رَسُوْلُ اللهِ (اللہ کا رسولؐ) اِبْنَا زَیْدٍ (زید کے دو بیٹے) مُسْلِمُوْالْبَلَدِ (شہر کے مسلمان)

مشق نمبر ا

مندرجہ ذیل فقروں میں ثقیل و خفیف اعراب پہچانو اور اس کی توجیہ کرو:

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللهِ۔ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ سَلِیْمٌ وَشَمِیْمٌ خَلِیْلَانِ۔ غُلَامَا بَکْرٍ مَرِیْضَانِ۔ قَلَمَا زَیْدٍ جَدِیْدَانِ۔ خَادِمُوالْقَوْمِ مَخْدُوْمُوْنَ۔ اَلْمُسْلِمَاتُ صَالِحَاتٌ اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فَاکِهُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

---

[۱] اسم کی یہ قسم وضاحت طلب ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ یہاں صرف اس کے اعراب کو سمجھ لیا جائے۔

[۲] مضاف کی وضاحت کے لئے دیکھئے صفحہ ۲۴

معربات اصلیہ

اصلی معربات کہ جن پر ہمیشہ ایک ہی طرح کا اعراب لگتا ہے، دس ہیں۔ دوسرے الفاظ میں کسی جملے میں مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کے استعمال کی وجہ معلوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل گوشوارے سے کام لینا چاہیئے، جس میں ان اعراب کے استعمال کے مواقع بیان کیئے گئے ہیں۔ دس معربات اصلیہ حسبِ ذیل ہیں :

دو مرفوع : ۱۔ مبتدا ۲۔ خبر

دو مجرور : ۱۔ بواسطۂ حرف جر ۲۔ مضاف الیہ

چھ منصوب : ۱۔ مفعول بہٖ ۲۔ حال ۳۔ ظرف ۴۔ علّتہ

۵۔ تمیز ۶۔ مفعول مطلق

ان میں سے ہر ایک کے قواعد کو مثالوں سے واضح کیا جاتا ہے۔

دو مرفوع

مبتدا و خبر " زید بیمار ہے " ایک ایسا جملہ ہے جس میں زید کے بارے میں ایک خبر دی جارہی ہے۔ اِسے جب عربی میں ادا کریں گے تو جملہ یوں ہوگا۔ زَیۡدٌ مَرِیۡضٌ۔ چونکہ زید کا لفظ جملے کی ابتدا میں آیا ہے اس لئے اس اسم کو مبتدا کہتے ہیں۔ دوسرا اسم مَرِیۡضٌ اس مبتدا کی خبر کہلاتا ہے۔ مبتدا اور خبر کو علی الترتیب مُسندالیہ اور مُسند بھی کہتے ہیں۔ اور ان دونوں کا اعراب ہمیشہ رفع کا ہوتا ہے۔

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب مبتدا نکرہ ہو تو اس سے پہلے لام تعریف لگا کر معرفہ بنانا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اَلتَّاجِرُ اَمِیۡنٌ (تاجر امانت دار ہے) یا اس کو مخصوص کرنے کے لئے اس کی صفت بڑھائی جاتی ہے۔ مثلاً رَجُلٌ عَالِمٌ خَیۡرٌ مِّنۡ جَاهِلٍ (عالم آدمی جاہل سے بہتر ہوتا ہے) اس جملے میں رَجُلٌ

نکرہ کی صفت عَالِمٌ بڑھائی گئی ہے اور خَیْرٌ اس کی خبر ہے۔ خبر عموماً نکرہ اور کبھی کبھی معرفہ بھی آتی ہے ۔ تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لئے مبتدا یا خبر پر لام مفتوح لگا دیا جاتا ہے۔

خبر جب اسم مشتق[1] ہو تو تذکیر و تانیث اور واحد، مثنیٰ یا جمع ہونے میں مبتدا کے موافق ہوتی ہے۔ جمع مکسر چونکہ مؤنث کے حکم میں ہے اس لئے اس کی خبر واحد مؤنث آسکتی ہے۔

مشق نمبر ۲

سَلِيْمٌ عَاقِلٌ وَ نَسِيْمٌ غَافِلٌ۔ سَعِيْدٌ قَوِيٌّ وَحَامِدٌ ضَعِيْفٌ۔ رَشِيْدٌ أَمِيْرٌ وَجَعْفَرٌ وَزِيْرٌ۔ اَللّٰهُ رَازِقٌ وَالرَّسُوْلُ صَادِقٌ۔ اَلْبِنْتُ ضَاحِكَةٌ وَالْأُمُّ سَاكِتَةٌ۔ اَلصَّبِيُّ مَرِيْضٌ وَالصَّبِيَّةُ صَحِيْحَةٌ اَلْإِنْسَانُ حَاكِمٌ وَالْحَيْوَانُ مَحْكُوْمٌ۔ اَلْخَادِمَانِ نَائِمَانِ وَالْخَادِمَتَانِ جَالِسَتَانِ۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ قَانِتُوْنَ وَالْمُسْلِمَاتُ عَابِدَاتٌ۔ عَامِرٌ وَعُمَيْرٌ وَزُبَيْرٌ طَالِبُوْنَ۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ غَائِبُوْنَ وَالْمُعَلِّمَاتُ حَاضِرَاتٌ۔ لَرَشِيْدٌ جَالِسٌ۔ اَلْأَرْضُ وَاسِعَةٌ وَالْجِبَالُ عَالِيَةٌ۔ لَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ۔ عَدُوٌّ عَاقِلٌ خَيْرٌ مِنْ صَدِيْقٍ جَاهِلٍ۔

زید سچا ہے۔ علم نور ہے۔ انسان عقل مند ہے۔ کتاب مفید ہے۔ عورت بیٹھی ہے۔ گائے خوبصورت ہے۔ عامر اور عمیر روزے دار ہیں۔ دو بہنیں عبادت گزار ہیں۔ مومن قوی اور کافر کمزور ہیں۔ سعید، سعد اور زبیر صحابی ہیں۔ پھل میٹھے ہیں۔ سورج طلوع ہونے والا ہے۔ حریص محروم ہوتا ہے۔ دین خیر خواہی ہے۔

---

[1] وہ اسم جو کسی مادہ فعلیہ سے نکلیں اسم مشتق کہلاتے ہیں مثلاً ذو الفعل، اسم الفعل، صفۃ، مبالغہ وغیرہ

د. مجرور

ا۔ بواسطۂ حرف جر | مندرجہ ذیل سترہ حروف اپنے بعد آنے والے اسم کو ہمیشہ جر کا اعراب دیتے ہیں اس لئے انھیں حروف جارّہ کہتے ہیں :

بِ (کی قسم، ساتھ) مثلاً بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم) بِالْقَلَمِ (قلم کے ساتھ)
تَ، وَ (کی قسم) مثلاً تَاللّٰهِ (اللہ کی قسم) وَالشَّمْسِ (سورج کی قسم)
كَ (کی مانند) مثلاً كَالْحِجَارَةِ (پتھر کی مانند) كَظُلُمَاتٍ (تاریکیوں کی طرح)
لِ (کے واسطے) مثلاً لِغُلَامَيْنِ (دو لڑکوں کے لئے) لِلطِّفْلِ (بچے کے لئے)
فِيْ (میں) مثلاً فِي الْبَيْتِ (گھر میں)۔ عَلٰى (پر) مثلاً عَلَى الْجَبَلِ (پہاڑ پر)۔
مِنْ (سے) مثلاً مِنْ قَرْيَةٍ (ایک گاؤں سے)۔ اِلٰى (تک، کو) مثلاً اِلَى الْبَلَدِ (شہر کو) اِلَى اللَّيْلِ (رات تک)۔ عَنْ (سے) مثلاً عَنِ اللَّهْوِ (کھیل کود سے)۔
مُنْذُ، مُذْ (سے لے کر) مثلاً مُنْذُ شَهْرٍ یا مُذْ شَهْرٍ (ایک ماہ سے)۔
حَتّٰى (تک) مثلاً حَتَّى الْعِشَاءِ (عشاء تک) رُبَّ (کئی، کتنے) مثلاً رُبَّ رَجُلٍ (کتنے آدمی) خَلَا، عَدَا، حَاشَا (کے سوا) مثلاً خَلَا زَيْدٍ (زید کے سوا)

مجرور بواسطۂ حرف جر مبتدا و خبر پر مشتمل جملے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔
اور کبھی مبتدا یا خبر کا قائم مقام بن کر بھی آجاتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کرو :

۱۔ زَيْدٌ ذَاهِبٌ اِلَى الْبَيْتِ ۲۔ زَيْدٌ فِي الْبَيْتِ ۳۔ فِي الْبَيْتِ زَيْدٌ۔
۱۔ اَلْمَالُ مَحْفُوظٌ لِزَيْدٍ ۲۔ اَلْمَالُ لِزَيْدٍ ۳۔ لِزَيْدٍ مَالٌ

یہاں پہلی مثالوں میں مبتدا و خبر موجود ہیں۔ دوسری مثالوں میں مجرور خبر کی جگہ اور تیسری مثالوں میں مبتدا کی جگہ آیا ہے۔

مشق نمبر ۳

سَعِيْدٌ عَلَى السَّطْحِ۔ وَاللّٰهِ هَاشِمٌ غَنِيٌّ كَحَاتِمٍ۔ اَلطِّفْلَةُ

جَالِسَةٌ فِی عَجَلَةٍ ۔ سَعِیْدٌ وَرَشِیْدٌ ذَاھِبَانِ لِتِجَارَةٍ مِنْ قَرْیَةٍ اِلٰی مَدِیْنَةٍ ۔ اَلرَّجُلَانِ مَشْغُوْلَانِ بِالزِّرَاعَةِ ۔ اَلطَّالِبَتَانِ مَرِیْضَتَانِ مُنْذُ اُسْبُوْعَیْنِ ۔ لِرَشِیْدٍ شُغْلٌ حَتَّی الْعِشَاءِ ۔ اَلْقَوْمُ حَاضِرُوْنَ حَاشَا زَیْدٍ ۔ سَلِیْمٌ مَاھِرٌ فِی عِلْمَیْنِ ۔ اَلْعِزَّةُ لِلصَّادِقِیْنَ وَلِلْکَاذِبِیْنَ ذِلَّةٌ ۔ اَلْعُلَمَاءُ فِی الْاَرْضِ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ ۔

شکر اللہ کے لئے ہے ۔ خدا کی قسم" حرکت میں برکت ہے ۔ خدا بندوں پر قاہر ہے ۔ دو نوکر بازار کو جا رہے ہیں ۔ باغ کے دو دروازے ہیں ! عمال نیتوں کے ساتھ ہیں ۔ مومن ایک جسم کی طرح ہیں ۔ سٹیشن سے گھر تک دو میل ہیں ۔ اُستانیاں جمعہ سے غائب ہیں ۔ دو بچوں کے سوا سب طالب علم بیمار ہیں ۔ حیا ایمان سے ہوتی ہے ۔

۲۔ **مضاف الیہ** | جب کہا جاتے " زید کا قلم " تو اس سے ایک خاص قلم مراد ہوتا ہے جو زید کی ملکیت ہے ۔ اس ترکیب میں قلم کو مضاف کہتے ہیں اور قلم کے مالک یعنی زید کو مضاف الیہ ۔ اردو میں اس ترکیب کی پہچان دو اسموں کے درمیان "کا" "کے" "یا کی" کی موجودگی سے ہوتی ہے ۔ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ نہیں آتا ۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے ۔ البتہ مضاف جملے میں اپنے موقع کے لحاظ سے کبھی مرفوع ہو گا ، کبھی مجرور اور کبھی منصوب ۔ مضاف کا اعراب ہمیشہ خفیف ہوتا ہے ۔ پس "زید کا قلم" کا ترجمہ ہو گا : قَلَمُ زَیْدٍ ۔ "زید کا قلم نیا ہے ۔" قَلَمُ زَیْدٍ جَدِیْدٌ " ۔ اس جملے میں "قلم نیا ہے" مبتدا و خبر کی ترکیب ہے ۔ اس لئے قَلَمٌ اور جَدِیْدٌ مرفوع ہیں ۔ "سلیم زید کے قلم سے لکھ رہا ہے ۔" سَلِیْمٌ کَاتِبٌ بِقَلَمِ زَیْدٍ ۔ اس جملے میں سلیم مبتدا اور "لکھ رہا ہے" خبر ہے اس لئے سلیم اور کاتب مرفوع ہوں گے ۔ قَلَمِ مضاف ہے جس سے پہلے حرف جر "ب" آگیا ہے ۔ لہٰذا قلم مجرور ہے ۔ زیدِ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے ۔

'مضاف' 'مضاف الیہ کی مذکورہ ترکیبوں میں چونکہ ایک شے کسی کی ملکیت کے باعث مخصوص ہو جاتی ہے اس لیئے مضاف پر لام تعریف لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اضافت کی اس قسم کو اضافت معنویہ کہتے ہیں۔

اضافت کی دوسری قسم وہ ہے جو ملکیت یا تخصیص کا فائدہ نہیں دیتی مضاف کوئی اسم صفت ہوتا ہے اور مضاف الیہ حقیقت میں اس کا فاعل یا مفعول ہوتا ہے۔ ایسی اضافت' اضافت لفظیہ کہلاتی ہے۔ مثلاً ضَارِبُ زَيْدٍ (زید کا مارنے والا) جس میں ضَارِبُ اسم صفت ہے اور زَيْد معنی کے لحاظ سے اس کا مفعول ہے۔ اس ترکیب میں ضرورت پڑنے پر مضاف پر" ال" لگایا جاسکتا ہے۔ جیسے:

اَلضَّارِبُ زَيْدٍ ، اَلْوَاهِبُ الْمَالِ ، اَلْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ

مشق نمبر ۴

رَحْمَةُ اللهِ ۔ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ ۔ عِبَادُ الرَّحْمَانِ۔ اِمْرَأَةُ الْعَزِيْزِ۔ اِبْنَا زَيْدٍ ۔ قَلَمَا الْوَلَدِ ۔ صِيَامُ شَهْرَيْنِ۔ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ كَاشِفُوا الْعَذَابِ ۔ اَرْضُ اللهِ وَاسِعَةٌ۔ بَشِيْرٌ طَالِبُ عِلْمٍ۔ يَدَا مُسْلِمٍ طَوِيْلَتَانِ ۔ وَجِيْدٌ طَوِيْلُ الْيَدَيْنِ۔ فِي يَدَيْ رَشِيْدٍ قَلَمٌ وَدَوَاةٌ ۔ ثَرْوَةُ الْبِلَادِ مِنْ زَارِعِي الْاَرْضِ ۔ عَلٰى جَانِبَيْ بَيْتِ سَعِيْدٍ اَشْجَارٌ۔ بَنُوْ هَاشِمٍ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى بَنِيْ طَالِبٍ۔ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ۔ خَادِمُوا الْقَوْمِ مَخْدُوْمُوا الْقَوْمِ۔ صَلَاحُ الْاِنْسَانِ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ۔

نسیم کی کتاب ، بکر کے دو غلام ۔ درختوں کی ٹہنیاں۔ دو لڑکوں کے دو قلم ۔ فجر اور ظہر کی نمازیں ۔ مدرسہ کے معلّم ۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے ۔ نوح اور لُوط اللہ کے دو رسول ہیں۔ حلم اخلاق کا سردار ہے۔ علی کی کتاب مفید ہے۔ گھوڑے کے کان چھوٹے ہیں۔ وطن کی محبت ایمان سے ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ کتابوں

کے پیچھے والے کم ہیں۔ عقلمند علم کے طالب ہوتے ہیں۔ سُستی جاہلوں کی عادت ہے۔ سکول کی اُستانیاں دین کی جاننے والیاں ہیں۔ طالبات کالج کے گراؤنڈ میں کھیل رہی ہیں۔ اُمّت کے محسنوں کے لئے اجر ہے۔ سہیل ایران کے بادشاہ کا ایلچی ہے۔ عرب کے بادشاہ کا نام فیصل ہے۔

چھ منصوب

۱۔مفعول بہ | مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، مثلاً زید خط لکھ رہا ہے' میں زید فاعل ہے جس سے لکھنے کا فعل صادر ہو رہا ہے۔ خط اس کا مفعول بہ ہے۔ مفعول بہ مبتدا و خبر کے بعد آتا ہے اور ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مندرجۂ ذیل فقرات پر غور کیجیے :

سَعِيْدٌ كَاتِبٌ رِسَالَةً ۔ وَحِيْدٌ قَارِئٌ كِتَابًا ۔ رَشِيْدٌ آكِلٌ نِ الطَّعَامَ ۔ اَلْقَصَّابُ بَائِعٌ لَحْمَ الْبَقَرَةِ ۔ مَحْمُوْدٌ قَاطِعٌ غُصْنَ شَجَرَةٍ ۔ اَلنَّاسُ شَارِبُوْنَ الْمَاءَ ۔ نَسِيْمٌ وَشَمِيْمٌ بَائِعَانِ بَقَرَتَيْنِ ۔ اَلْمُعَلِّمَاتُ ضَارِبَاتٌ طَالِبَاتٍ ۔ حَاتِمٌ مَانِحٌ عَمْرًا دِيْنَارًا ۔

آخری جملے میں دو مفعول استعمال ہوئے ہیں ۔

۲۔حال | حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی اس حالت کو بیان کرے جس میں فعل واقع ہوا۔ مثلاً "لڑکا روتے ہوئے جا رہا ہے" میں "روتے ہوئے" حال ہے۔ جس کی حالت بیان کی جاتی ہے اسے ذوالحال کہتے ہیں۔ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل فقرات پر غور کیجیے :

اَلْوَلَدُ ذَاهِبٌ بَاكِيًا ۔ سَلِيْمٌ كَاتِبٌ جَالِسًا ۔ سَعِيْدٌ وَرَشِيْدٌ قَائِمَانِ سَاكِتَيْنِ ۔ اَلْاَطْفَالُ فِي الْمَدْرَسَةِ قَارِئِيْنَ وَكَاتِبِيْنَ ۔ اَلنَّاسُ ذَاهِبُوْنَ سَرِيْعِيْنَ ۔ اَلطِّفْلُ شَارِبٌ نِ الْمَاءَ كَدِرًا ۔ اَلْبِنْتُ آكِلَةٌ نِ الطَّعَامَ حَارًّا ۔ سَعْدٌ مُصْطَحِبٌ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ ۔

آخری فقرے میں حال فاعل اور مفعول دونوں کے لئے آیا ہے۔ اس سے اوپر کے دو جملوں میں یہ مفعول کی حالت کو اور باقی فقروں میں فاعل کی حالت کو ظاہر کر رہا ہے۔

۳۔ظرف | یہ وہ اسم ہے جو اس وقت یا جگہ کو بتلائے جس میں کوئی فعل واقع ہوا۔ وقت کے معنی رکھنے والے اسم ظرف زمان اور جگہ کے معنی رکھنے والے اسم ظرف مکان

کہلاتے ہیں۔ ظرف کا دوسرا نام مفعول فیہ بھی ہے۔

ا۔ ظرف زمان | مندرجہ ذیل مثالوں میں منصوب الفاظ پر غور کیجئے۔ یہ ان فقرات میں بطور ظرف استعمال ہوئے ہیں:

زَيْدٌ مَشْغُوْلٌ لَيْلاً وَّنَهَاراً۔ سَالِمٌ مُسَبِّحٌ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔ رَشِيْدٌ مَاكِثٌ فِي الْمَدِيْنَةِ شَهْرَيْنِ۔ سَعِيْدٌ ذَاهِبٌ نِ الْيَوْمَ اَوْ غَداً۔ اَلْاُسْتَاذُ فَارِغٌ نِ الْاٰنَ۔ اَلْاَطْفَالُ حَاضِرُوْنَ السَّاعَةَ۔ اَلْمَرِيْضُ شَارِبٌ نِ الدَّوَاءَ صَبَاحاً وَّمَسَاءً۔ عَامِرٌ وَّعُمَيْرٌ مُسَافِرَانِ غَدَاةَ غَدٍ۔ اَلطَّلَبَةُ قَادِيُوْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ عَامَيْنِ۔

ب۔ ظرف مکان | یہ ظرف اپنے بعد کے اسم کا ہمیشہ مضاف بن کر آتا ہے۔ لہٰذا اس کے بعد کا اسم مجرور ہوتا ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے ظرف کا اعراب خفیف ہوتا ہے:

حَامِدٌ مَعَ زَيْدٍ۔ سَلِيْمٌ عِنْدَ صَدِيْقٍ مُسْلِمٍ۔ دُكَّانُ عَامِرٍ وَرَاءَ الْمَسْجِدِ۔ فَوْقَ الشَّجَرَةِ طَائِرَانِ۔ اَلْكَلْبَانِ نَائِمَانِ خَلْفَ الْبَابِ۔ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ قَدَمَيِ الْاُمِّ۔ اَلْاُسْتَاذُ جَالِسٌ وَسْطَ صَحْنِ الْمَسْجِدِ۔ اَلنَّاسُ حَوْلَ الْكَعْبَةِ۔ اَلْبَدْرُ طَالِعٌ بَيْنَ السَّحَابِ۔ اَلْمُجْرِمُوْنَ وَاقِفُوْنَ اَمَامَ الْقَاضِيْ

مشق نمبر ۵

بڑھئی کرسی بنا رہا ہے۔ بچی دودھ پی رہی ہے۔ دو نوکر پھول توڑ رہے ہیں۔ لوگ سروں پر سامان اٹھائے ہوئے ہیں۔ دو بہنیں بچی کے لئے گڑیا بنا رہی ہیں۔ چور ڈرا ہوا قید خانے میں بیٹھا ہے۔ سردار فتحیاب لوٹنے والا ہے۔ دو لڑکے خوش جا رہے ہیں۔ کسان کپاس کو سستا بیچ رہے ہیں۔ مریضہ شکایت کرتے ہوئے باتیں کر رہی ہے۔

لڑکیاں مدرسہ سے غمناک آرہی ہیں۔

سلیم آج صبح یا شام آنے والا ہے۔ زید جمعہ کے روز روزہ رکھنے والا ہے۔ رشید اور سعید شام کے وقت دودھ پیتے ہیں۔ مشرک جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ لڑکیاں کل پھول توڑنے والی ہیں۔

آدمی چھت کے اوپر کھڑا ہے۔ بکر درخت کے نیچے سویا ہوا ہے۔ سلیم کا گھر مسجد کے سامنے ہے۔ سکول کے پاس ایک میدان ہے۔ میدان کے بیچ میں ایک حوض ہے۔ وحید کا گھر سعید کے گھر سے آگے ہے۔

۴۔ علّتہ | یہ وہ اسم ہے جو کسی فعل کے واقع ہونے کے سبب کو بیان کرے۔ مثلاً اَلْوَلَدُ هَارِبٌ خَوْفاً (لڑکا خوف کے باعث بھاگ رہا ہے) میں "خوف" کا لفظ بھاگنے کی علت کو بیان کر رہا ہے۔ علتہ کو مفعول لہٗ بھی کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل فقرات پر غور کیجئے:

رَشِيدٌ سَاكِتٌ أَدَباً۔ اَلرَّجُلَانِ سَاجِدَانِ لِلّٰهِ شُكْراً۔ اَلْأُسْتَاذُ ضَارِبٌ تِلْمِيذاً تَأْدِيباً۔ سَلِيمٌ مُطْرِقٌ خَجِلاً۔ اَلْمُنَافِقُونَ قَاعِدُونَ عَنِ الْحَرْبِ جُبْناً۔ اَلظَّالِمُونَ قَاتِلُوا الْأَوْلَادِ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ۔ اَلطَّلَبَةُ مُسَافِرُونَ إِلَى الْقَاهِرَةِ طَلَباً لِلْعِلْمِ۔

۵۔ تمیز | بسا اوقات کسی جملے میں ابہام ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس سے بہت سے مفہوم اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ اس ابہام کو دُور کرنے کے لئے جس اسم کا اضافہ کیا جاتا ہے اُسے تمیز کہتے ہیں۔ ابہام دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو مقدار کے الفاظ میں مثلاً وزن، پیمانہ، طول اور عدد کے الفاظ اپنے ساتھ اس شے کا بیان چاہتے ہیں جس کی مقدار بتائی جا رہی ہے۔ مثلاً رَطْلٌ سَمْناً (ایک پونڈ گھی) عِشْرُونَ طِفْلاً (بیس لڑکے) وغیرہ۔ دوسرا ابہام خود جملے میں ہو سکتا ہے۔ مثلاً حَامِدٌ شَرِيفٌ (حامد شریف ہے) میں شرافت کے کئی پہلو مراد ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب یہ کہا جائے کہ حَامِدٌ شَرِيفٌ نَسَباً تو یہ ابہام دُور ہو جاتا ہے اور صرف نسب

کے لحاظ سے اس کی شرافت جملے سے سمجھی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

عِنْدَ وَحِيدٍ رَطْلٌ زَيْتاً وَمَنٌّ عَسَلاً ۔ لِرَشِيدٍ مُدٌّ سَمْناً ۔ فِي يَدِ طَالِبٍ عِشْرُونَ رُوبِيَةً ۔ لِزَيْدٍ ذِرَاعَانِ حَرِيراً ۔ عِنْدَ كَرِيمٍ مِثْقَالٌ ذَهَباً ۔ اَلْعِنَبُ مِنَ اَلَذِّ الْفَوَاكِهِ طَعْماً ۔ زَيْدٌ اَكْثَرُ النَّاسِ مَالاً ۔ اَلْقَاهِرَةُ اَكْثَرُ مِنَ الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ سُكَّاناً ۔ اَلْقُطْنُ اَرْخَصُ مِنَ الْحَرِيرِ قِيمَةً ۔ اَلرَّجُلُ مُعْتَدِلٌ قَامَةً ۔

۲۔ **مفعول مطلق** | مفعول مطلق وہ اسم ہے جو مصدر کی شکل میں فعل کے بعد آتے اور اس کا مادہ فعل یا فعل کا ہم معنی ہو۔ اِسے مصدر بھی کہتے ہیں۔ یہ حسب ذیل مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے:

(ا) تاکید مثلاً حَسَنٌ لَاعِبٌ کے معنی ہیں "حسن کھیل رہا ہے" لیکن حَسَنٌ لَاعِبٌ لَعِباً کے معنی ہیں "حسن بہت اچھی طرح کھیل رہا ہے" گویا مصدر کے آنے سے معنی میں زور پیدا ہو گیا ہے۔

(ب) بیان نوع مثلاً زَيْدٌ جَالِسٌ جِلْسَةَ الْقَارِي کے معنی ہیں "زید اس طرح بیٹھا ہوا ہے جیسے ایک قاری بیٹھتا ہے" یعنی فعل کی نوعیت مصدر سے واضح ہوتی ہے۔

(ج) بیان عدد مثلاً سَلِيمٌ آكِلٌ کے معنی ہیں "سلیم کھا رہا ہے" یہ نہیں معلوم کتنا کھا رہا ہے۔ لیکن سَلِيمٌ آكِلٌ اَكْلَتَيْنِ کہنے سے معنی ہوتے ہیں "سلیم دو لقمے کھا رہا ہے"۔

بسا اوقات مصدر کو حذف کر کے اس کی کوئی صفت مفعول مطلق کی جگہ رکھ چھوڑتے ہیں اور اس کا اعراب بھی مصدر ہی کا اعراب ہوتا ہے۔ مثلاً اَلشَّيْخُ نَائِمٌ قَلِيلاً (بوڑھا تھوڑا سونے والا ہے) یہاں نَوْماً کا لفظ جو مصدر تھا حذف کر دیا گیا۔

اگر مصدر لفظ کو جملے میں مضاف الیہ بنا دیا گیا ہو تو نصب کا اعراب اس کے مضاف کو دے دیا جاتا ہے مثلاً حَامِدٌ مُتَأَثِّرٌ بَعْضَ التَّأَثُّرِ (حامد کسی قدر

متاثر ہونے والا ہے)

بسا اوقات مصدر فعل سے مختلف کسی مادے سے آجاتا ہے لیکن معنی میں دونوں یکساں ہوتے ہیں مثلاً سَلِيمٌ قَاعِدٌ جُلُوساً۔

کبھی کبھی مصدر کے سوا پورا جملہ حذف ہوتا ہے۔ محاورے میں بعض الفاظ اسی طرح رائج ہیں۔ مثلاً خَيْرَ مَقْدَمٍ (تیرا آنا اچھا ہے) سُبْحَانَ اللّٰهِ (ہم اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں) اَهْلاً وَسَهْلاً (آپ اپنے گھر میں اور آرام دہ جگہ پر آئے) وغیرہ

كَرِيمٌ سَاكِتٌ سُكُوتاً - اَلطِّفْلُ شَارِبٌ اللَّبَنَ شُرْباً - اَلثَّعْلَبُ خَاطِفَةٌ الدَّجَاجَةَ خَطْفاً - اَلْوَلَدَانِ طَارِقَانِ الْبَابَ طَرْقاً - عَامِرٌ خَائِفٌ خَوْفَ الْجَبَانِ - اَلْهِرَّةُ وَاثِبَةٌ وُثُوبَ الْاَسَدِ - اَلْقِطَارُ مَارٌّ مَرَّ السَّحَابِ - اَلْوَلَدُ ضَارِبٌ الْعَقْرَبَ ضَرْبَتَيْنِ - اَلْعَابِدُ سَاجِدٌ سَجْدَتَيْنِ - اَلْخَادِمُ ذَاهِبٌ سِرّاً - قَاتِلُ الْاَمِيرِ مَقْتُولٌ شَرَّ قِتْلَةٍ۔

مشق نمبر ۶

لڑکا خوشی سے کھیل رہا ہے۔ سعید غصے سے کانپ رہا ہے۔ عورتیں غم کے باعث میت پر رو رہی ہیں۔ منافق موت کے ڈر سے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ عامر مہمان کی عزت افزائی کے لئے گھر میں موجود ہے۔ مومن اللہ کی محبت کے سبب سے عبادت کرتے ہیں۔

تاجر کے پاس چالیس کپڑے ہیں۔ زید ایک گز ریشم بیچنے والا ہے۔ رشید ایک کپ پانی پی رہا ہے۔ لڑکے کے ہاتھ میں ایک پونڈ گھی اور بیس کاپیاں ہیں۔ عثمان حیا کے اعتبار سے صحابہ میں سب سے افضل ہیں۔ ہاتھی جسم کے لحاظ سے اونٹ سے بڑا ہے۔ سالم علم کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے افضل ہے۔

امیر نوکر کو خوب پیٹ رہا ہے۔ دو لڑکے خوب ہنس رہے ہیں۔ لوگ بہت خوش ہیں۔ خرگوش تیز بھاگ رہا ہے۔ علی بادشاہوں جیسی بات کرتا ہے۔ سلیم غمگین آدمی کی طرح بیٹھا ہے۔

توابع

معربات اصلیہ کا بیان ہو چکنے کے بعد اصل مرفوع، مجرور اور منصوب متعین ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض شکلیں ایسی بھی ہیں کہ اسم ان اصلی معربات کے تابع ہو کر آتا ہے۔ اس کا رتبہ وہی ہوتا ہے جو اصلی معرب کا۔ اس لئے اس کا اعراب اپنے متبوع کے مطابق آتا ہے۔ توابع پانچ ہیں :

۱۔ صفت ۲۔ عطف ۳۔ تاکید ۴۔ بدل اور ۵۔ عطفِ بیان

جس اسم کا تابع آئے اُسے متبوع کہتے ہیں۔

۱۔ صفت "لمبا آدمی" کی ترکیب میں 'لمبا' صفت اور 'آدمی' جس کی صفت بیان ہوئی ہے موصوف کہلاتا ہے۔ اردو کے برعکس عربی میں پہلے موصوف اور اس کے بعد صفت آتی ہے۔ مثلاً اَلرَّجُلُ الطَّوِيلُ (لمبا آدمی) صفت اپنے موصوف کی حسب ذیل چیزوں میں تابع ہوتی ہے :

۱۔ اعراب میں ۲۔ معرفہ یا نکرہ ہونے میں ۳۔ واحد، مثنّٰی یا جمع ہونے میں۔
۴۔ مذکر یا مؤنث ہونے میں۔

مشق نمبر ۷

بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ۔ رَبٌّ غَفُورٌ۔ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ۔ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ شَاهِدَانِ عَادِلَانِ۔ مُسْلِمُونَ صَالِحُونَ۔ اَلْمُسْلِمَاتُ الصَّالِحَاتُ۔ زَيْدٌ لَابِسٌ ثَوْبًا جَدِيدًا۔ اَلطَّالِبَانِ قَارِئَانِ كِتَابَيْنِ مُفِيدَيْنِ۔ اَلْمُسَافِرُونَ شَارِبُونَ الْمَاءَ الْبَارِدَ۔ اَلْأَطْفَالُ لَاعِبُونَ فِي مَيْدَانٍ فَسِيحٍ۔ فِي الْمَدْرَسَةِ الْعَرَبِيَّةِ اَلْفُ طِفْلٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ۔ زَيْدُنِ الشَّرِيفُ صَدِيقٌ سَلِيمٌ۔ عَمُّ زَيْدِنِ الْكَبِيرُ فِي السَّفَرِ۔ كِتَابُ عَامِرِنِ الْكَرِيمِ جَيِّدٌ۔ اَلرَّجُلُ ضَارِبُ رَشِيدِنِ الشَّرِيرَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

مور ایک خوبصورت پرندہ ہے۔ موٹی کتاب میز پر ہے۔ باغ میں خوبصورت پھول ہیں۔ درخت کے نیچے ایک موٹی گائے ہے۔ مربع حوض مسجد کے وسط میں ہے۔ لڑکا دو عمدہ قلم بیچ رہا ہے۔ عقل مند لڑکیاں محنتی ہیں۔ نئے کپڑے صندوق میں ہیں۔ زید کی چھوٹی بہن بیمار ہے۔ ایک مومن غلام ایک مشرک سے بہتر ہے۔ ایک عقل مند دشمن ایک نادان دوست سے اچھا ہوتا ہے۔ عربی مدرسے میں بیس طلبہ ہیں۔ پاکیزہ کلمہ اور نیک عمل خدا کو محبوب ہیں۔ کھٹے پھل صحت کے لئے مضر ہیں۔

۲۔ عطف | کبھی دو اسم کسی ایک حکم میں مشترک ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے اور ان کو جمع کرنے کے لئے دونوں کے بیچ میں ایک حرف لگا دیا جاتا ہے جو حرف عطف کہلاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا تابع معطوف اور اس سے قبل آنے والا متبوع معطوف علیہ کہلاتا ہے۔ مشہور حروفِ عطف یہ ہیں:

وَ (اور) فَ، ثُمَّ (پھر) اَوْ، اَمْ (یا)، بَلْ (بلکہ)

ان کے استعمال پر غور کیجئے:

عِنْدَ الطَّالِبِ كِتَابٌ وَقَلَمٌ - سَعْدٌ وَعَلِيٌّ صَحَابِيَّانِ - اَلرَّجُلُ اَكَلَ الطَّعَامَ فَالْفَوَاكِهَ - عَلِيٌّ دَاخِلٌ فِي الْبَيْتِ ثُمَّ جَعْفَرٌ - اَلْكَلِمَةُ اِسْمٌ اَوْ فِعْلٌ اَوْ حَرْفٌ - زَيْدٌ اَكَلَ تُفَّاحًا اَمْ عِنَبًا - اَلتَّاجِرُ بَائِعٌ قُطْنًا بَلْ حِنْطَةً - اَلطِّفْلُ شَارِبٌ مَاءً اَبَلْ لَبَنًا -

۳۔ تاکید | بسا اوقات بات کرنے والا اپنی بات کو مؤکد کرنے کے لئے اس کے کچھ حصے کو دہراتا ہے۔ اس دہرائی ہوئی بات کو تاکید کہتے ہیں۔ مثلاً اَلْعِلْمُ نَافِعٌ نَافِعٌ (علم نفع بخش ہے نفع بخش)، اَلرَّجُلُ اٰخِذٌ حَيَّةً حَيَّةً (آدمی سانپ پکڑے ہوئے ہے سانپ) اس قسم کی تاکید کو جس میں لفظ کا تکرار ہو، تاکید لفظی کہتے ہیں۔

تاکید کی دوسری قسم تاکید معنوی کہلاتی ہے جس میں تاکید کے طور پر نَفْسٌ (خود)، كُلّ (تمام)، كِلَا (دونوں)، جَمِيْعٌ (سب کے سب) وغیرہ الفاظ استعمال

ہوتے ہیں۔ اس صورت میں ان الفاظ کے ساتھ موزوں ضمیر[1] کا لانا ضروری ہوتا ہے۔
مثلاً اَلْوَزِیْرُ ذَاھِبٌ نَفْسُہٗ (وزیر خود جانے والا ہے) اَلشَّوَارِعُ کُلُّھَا نَظِیْفَۃٌ
(تمام کی تمام سڑکیں صاف ستھری ہیں) زَیْدٌ وَبَکْرٌ کِلَاھُمَا مَرِیْضَانِ (زید
اور بکر دونوں بیمار ہیں)۔

۴۔ **بدل** | بدل وہ تابع ہے جس کی تمہید کے طور پر پہلے ایک اور اسم بولا جائے جو
بذاتِ خود بولنا اصل مقصود نہ ہو۔ پہلا اسم مُبْدَل مِنْہُ کہلاتا ہے۔ مثلاً اَخُوْ زَیْدٍ حَسَنٌ
حَاضِرٌ (زید کا بھائی۔ حسن۔ حاضر ہے۔) میں حَسَنٌ بدل اور اَخُوْ زَیْدٍ
مُبْدَل منہ ہے۔ بدل کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ بدلِ کُل، جس میں بدل اور مبدل منہ سے مراد ایک ہی ہو مثلاً اَخُوْ زَیْدٍ حَسَنٌ
حَاضِرٌ یا اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃُ کے جملوں میں۔

۲۔ بدلِ بعض، جس میں بدل اور مُبْدَل منہ میں جزو اور کُل کی نسبت ہو۔ مثلاً
اَلطِّفْلُ ضَارِبٌ کَلْبًا رَاْسَہٗ (بچہ کتے کے سر پر مار رہا ہے) زَیْدٌ
قَارِئٌ کِتَابًا ثُلُثَہٗ (زید ایک تہائی کتاب پڑھنے والا ہے)۔

۳۔ بدلِ اشتمال جس میں بدل، مبدل منہ کا جزو نہ ہو بلکہ اس سے صرف تعلق رکھتا
ہو۔ مثلاً فِیْ یَدِ الطَّالِبِ اَلْکِتَابُ غِلَافُہٗ (طالب علم کے ہاتھ میں کتاب
کا غلاف ہے) یا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ (وہ آپ
سے اشہرِ حرم میں جنگ کے بارے میں پوچھتے ہیں) بدلِ بعض اور بدلِ اشتمال
میں مبدل منہ کے مطابق ضمیر لانا ضروری ہوتا ہے۔

۵۔ **عطفِ بیان** | یہ وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی وضاحت کے لئے آتے۔ کبھی
اس سے ازالۂ وہم بھی مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً عِنْدَ الْاُسْتَاذِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ زَیْدٌ
(استاذ کے پاس ابو عبداللہ۔ زید۔ ہے) یا جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ (اللہ
نے کعبہ۔ بیت الحرام۔ کو مشروع ٹھہرایا)

---

[1] ۔ ضمیر کی بحث کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر ۲۵۔

مبنیات

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ معربات کی جملے میں حالت کے لحاظ سے ان کا اعراب اور شکل بدلتی ہے لیکن کچھ اسم ایسے بھی ہیں جن کا اعراب نہیں بدلتا بلکہ یہ الفاظ جس طرح وضع کئے گئے ہیں اسی طرح رہتے ہیں۔ ایسے اسموں کو مبنی کہتے ہیں۔ مبنی اسم کی دو قسمیں ہیں :

ایک وہ جن پر اعراب تو نہیں لگتا مگر حالت کا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر

دوسرے وہ جن پر حالت کا بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مثلاً اشارات، موصولات، استفہامات ظروف، مخففات اور مرکبات

اب ہم ان اسموں کی وضاحت کرتے ہیں :

مبنیات قسم اوّل

ضمائر | مَیں، وہ، تو، تم وغیرہ اسم ضمیر کہلاتے ہیں۔ رفع کے موقع پر الگ ضمیریں استعمال ہوتی ہیں اور نصب اور جر کے موقع پر الگ۔ رفع کی ضمیریں مبتدا و خبر کے موقع پر آتی ہیں۔ اور نصب و جر کی ضمیریں اس وقت استعمال ہوتی ہیں جب ان سے پہلے حرف جر آئے یا وہ مضاف الیہ یا مفعول ہوں۔ دونوں حالتوں کی ضمیریں حسب ذیل ہیں :

ضمیر بحالت رفع

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	هُوَ	هِيَ	اَنْتَ	اَنْتِ	اَنَا
مثنیٰ	هُمَا		اَنْتُمَا		نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	اَنْتُمْ	اَنْتُنَّ	نَحْنُ

ان کے استعمال پر غور کیجئے :

هُوَ عَاقِلٌ وَهِيَ غَافِلَةٌ - اَنْتَ خَطِيبٌ وَاَنْتِ شَاعِرَةٌ -
اَنَا طَوِيلٌ وَهُمَا قَصِيرَانِ - اَنَا سَاكِتَةٌ وَهُمَا مُتَكَلِّمَتَانِ - اَنْتُمَا

فَارِغَانِ وَنَحْنُ مَشْغُولَانِ ۔ اَنْتُمَا قَارِئَتَانِ وَنَحْنُ كَاتِبَتَانِ ۔ هُمْ غَائِبُوْنَ وَ اَنْتُمْ حَاضِرُوْنَ ۔ هُنَّ عَابِدَاتٌ وَ اَنْتُنَّ صَائِمَاتٌ ۔ نَحْنُ مُسَافِرُوْنَ وَ اَنْتُمْ مُقِيْمُوْنَ ۔ نَحْنُ لَاعِبَاتٌ وَ اَنْتُنَّ مُجْتَهِدَاتٌ ۔

ضمیر بحالت نصب و جر

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	هٗ	هَا	كَ	كِ	یْ
مثنیٰ	هُمَا		كُمَا		نَا
جمع	هُمْ	هُنَّ	كُمْ	كُنَّ	

ضمیر مجرور بواسطہ حرف جر کا استعمال :

لَهٗ ۔ فِيْهِ ۔ لَهَا ۔ مِنْهَا ۔ عَلَيْهِمْ ۔ عَنْهُنَّ ۔ بِكَ ۔ فِيْكِ ۔ اِلَيْكُمَا ۔ مِنْكُنَّ ۔ عَنِّيْ ۔ اِلَيَّ ۔ عَلَيْنَا ۔

ضمیر مجرور باضافت کا استعمال :

كِتَابُهٗ جَدِيْدٌ ۔ فِيْ كِتَابِهٖ صُوْرَتَانِ ۔ قَلَمُهَا رَخِيْصٌ ۔ دَارُكَ قَرِيْبَةٌ وَ دَارُكِ بَعِيْدَةٌ ۔ زَيْدٌ اَخِيْ وَعَمْرٌو صَاحِبِيْ ۔ رَأْيُهُمَا صَائِبٌ وَ قَوْلُكُمَا حَقٌّ ۔ دَرْسُهُمْ مُشْكِلٌ وَسُؤَالُهُنَّ سَهْلٌ ۔ كِتَابُكُمْ كَامِلٌ وَكِتَابُهُنَّ نَاقِصٌ ۔

یہی ضمیریں بطور مفعول بھی استعمال ہوتی ہیں ۔ ان کا یہ استعمال فعلیہ جملوں میں ہوتا ہے ۔ ضمیر منصوب کے ساتھ کبھی اِیَّا کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے ۔ مثلاً اِيَّاهُ ۔ اِيَّاكَ ۔ اِيَّانَا وغیرہ ۔ اس صورت میں اسے فعل سے پہلے لاتے ہیں اور یہ حصر کا فائدہ دیتی ہے ۔

واحد مذکر کی ضمیر سے قبل اگر حرف مکسور ہو تو ضمیر کو ہٖ پڑھتے ہیں بصورت دیگر ہٗ واحد متکلم کی ضمیر سے قبل حرف ساکن ہو تو ضمیر کو یَ پڑھتے ہیں ورنہ عام طور پر یْ مثلاً يَدَايَ ۔ هُدَايَ ۔ مُسْلِمِيَّ ۔ اور كِتَابِيْ ۔ قَلَمِيْ ۔

مشق نمبر ۸

اللہ ہمارا رب ہے۔ محمد اُس کے بندے اور رسُول ہیں۔ وہ تیری بہن ہے۔ تو اس کی خالہ ہے۔ وہ دونوں ہمارے بھائی ہیں۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ آپ کا شکر مجھ پر واجب ہے۔ ہماری بہن بیمار ہے۔ اس کے گھر میں بہت سی کتابیں ہیں۔ وہ دونوں اپنی بات میں سچی ہیں۔ مسافر اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں۔ میرا بھائی آپ کا خط پڑھ رہا ہے۔ اس کے پاس ایک قلم اور ایک کاغذ ہے اور وہ اپنے کمرے میں لکھ رہا ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔

مبنی قسم دوم

۱۔ **اشارات** وہ اسم جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اشارات کہلاتے ہیں۔ مثلاً هٰذَا (یہ) ذٰلِكَ (وہ) یہ بالترتیب اشارہ قریب اور اشارہ بعید کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جس چیز کی طرف اِن اسموں سے اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ کبھی مبتدا ہوتا ہے۔ مثلاً هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے) اور کبھی مشارٌ الیہ کا موصوف بن کر آتا ہے۔ مثلاً هٰذَا الْقَلَمُ نَفِيْسٌ (یہ قلم عمدہ ہے) اسماءِ اشارہ حسبِ ذیل ہیں۔

	اشارہ قریب		اشارہ بعید	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد :	هٰذَا	هٰذِهٖ	ذٰلِكَ	تِلْكَ
مثنیٰ :	هٰذَانِ	هَاتَانِ	ذَانِكَ	تَانِكَ
جمع :	هٰؤُلَاءِ		اُولٰئِكَ	

اشارات کے مثنیٰ مبنی نہیں، اس لئے هٰذَانِ اور هَاتَانِ نصب وجر کے

موقع پر هٰذَيْنِ اور هَاتَيْنِ میں بدل جاتے ہیں اور ذَانِكَ اور تَانِكَ ایسے موقع پر ذَيْنِكَ اور تَيْنِكَ ہو جاتے ہیں۔ جمع کے اشارات صرف عاقل مخلوق کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ غیر عاقل چیزوں کی جمع کے ساتھ واحد مؤنث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۹

هٰذَا رَجُلٌ شَرِيفٌ۔ هٰذِهِ حُجْرَةٌ وَاسِعَةٌ۔ هٰذَانِ خَصْمَانِ۔ ذَانِكَ بُرْهَانَانِ۔ هٰذَا الْكِتَابُ جَيِّدٌ وَهٰذِهِ الرِّسَالَةُ رَدِيئَةٌ۔ ذٰلِكَ الطِّفْلُ شَرِيرٌ وَتِلْكَ الْبِنْتُ صَالِحَةٌ۔ هٰذَانِ الطِّفْلَانِ صَالِحَانِ وهَاتَانِ الْبِنْتَانِ ذَكِيَّتَانِ۔ سُوَالُ هٰذَيْنِ التِّلْمِيذَيْنِ مُشْكِلٌ وَجَوَابُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ صَحِيحٌ۔ خَطُّ هَاتَيْنِ الْبِنْتَيْنِ جَمِيلٌ وَكِتَابُ تَيْنِكَ الْأُخْتَيْنِ عَجِيبٌ۔ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ وَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ كٰفِرُونَ۔ هٰؤُلَاءِ التُّجَّارُ صَادِقُونَ وَ أُولٰئِكَ التِّلْمِيذَاتُ نَظِيفَاتٌ۔ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللهِ۔

یہ ایک خوبصورت گھوڑا ہے۔ یہ دو لڑکے دوست ہیں۔ یہ رشید کے مہمان ہیں۔ یہ میری دوات ہے۔ یہ زید کی دو بہنیں ہیں۔ وہ ایک مفید کتاب ہے۔ وہ موٹر ہمارے استاد کی ہے۔ وہ دونوں نوکر امانت دار ہیں۔ وہ مرد طیارے میں سوار ہونے والے ہیں۔ ان دو مسافر عورتوں کا گھر دور ہے۔ اُن دو طالب علموں کا کمرہ کشادہ ہے۔

۲۔ موصولات موصولات وہ معرفہ اسم ہیں جن کے مقصود کا تعین ان کے بعد آنے والا جملہ کرتا ہے۔ اس جملہ کو اسم موصول کا صلہ کہتے ہیں۔ مثلاً اَلرَّجُلُ الَّذِي عِنْدَكَ كَاذِبٌ (وہ شخص جو تیرے پاس ہے، جھوٹا ہے) میں اَلَّذِي اسم موصول اور عِنْدَكَ اس کا صلہ ہے۔

اسم موصول دو طرح کے ہیں۔ ایک موصولاتِ خاصہ جنہیں بطور صفت بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور دوسرے موصولاتِ عامہ جو صفت نہیں ہو سکتے۔

موصولات خاصہ

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِیْ	اَلَّتِیْ
مثنیٰ	اَلَّذَانِ	اَللَّتَانِ
جمع	اَلَّذِیْنَ	اَللَّاتِی۔ اَللَّائِیْ۔ اَللَّوَاتِی

موصولات خاصہ کے مثنیٰ مبنی نہیں۔ یہ نصب و جر کی حالت میں اَلَّذَیْنِ اور اَللَّتَیْنِ میں بدل جاتے ہیں۔

موصولات عامہ

مَا (جو کچھ) یہ اکثر غیر عاقل کے لئے آتا ہے۔

مَنْ (جو کوئی) یہ اکثر عاقل کے لئے آتا ہے۔

حَیْثُ (جہاں)، اِذْ (جب)

ان کے علاوہ بعض معرب الفاظ بھی بطور اسم موصول استعمال ہوتے ہیں :-

مثلاً : حِیْنَ (جس وقت) یَوْمَ (جس دن) سَاعَةَ (جس گھڑی)

مشق نمبر ۱۰

اَلطِّفْلَانِ اَلَّذَانِ عَلَى الْبَابِ يَتِيْمَانِ۔ اَلْبِنْتُ الَّتِيْ فِي الْمَكْتَبِ ذَكِيَّةٌ۔ اَلْبَقَرَتَانِ اللَّتَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ لِزَيْدٍ۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ الَّذِيْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ۔ اَلْمُعَلِّمَاتُ اللَّاتِيْ فِي الْحُجْرَةِ صَالِحَاتٌ۔ اَلْفَرَسُ الَّذِيْ لِزَيْدٍ اَحْسَنُ مِنَ الَّذَيْنِ لِعَمْرٍو۔ مَدْرَسَةُ بَلَدِكَ اَكْبَرُ مِنَ اللَّتَيْنِ فِيْ بَلَدِنَا۔ اَنَا فَاعِلٌ مَا اَنْتَ فَاعِلٌ۔ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ هُوَ نَافِعٌ لِلنَّاسِ۔ مَنْ هُوَ نَاصِحُكَ خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ هُوَ مَادِحُكَ۔ اَنَا مُسَافِرٌ غَدًا اِذِ النَّاسُ ذَاهِبُوْنَ لِلْحَجِّ۔

وہ لڑکا جو دروازے کے پیچھے ہے بیمار ہے۔ وہ دو پرندے جو درخت پر بیٹھے

ہیں، خوبصورت ہیں۔ وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں۔ وہ لڑکیاں جو میدان میں ہیں کھیل رہی ہیں۔ وہ کتاب جو میز پر ہے اس کتاب سے سستی ہے جو میرے پاس ہے۔ میں وہی کچھ لکھنے والا ہوں جو تو لکھنے والا ہے۔ سلام ہو اس پر جو تیرے پاس ہے۔ انسان اس چیز کا حریص ہوتا ہے جو غائب ہو۔

۳۔ **استفہامات** استفہامات وہ کلمات ہیں جن کے ذریعے سوال کر کے جواب مانگا جاتا ہے۔ مشہور استفہامات مندرجہ ذیل ہیں :

أَ۔ هَلْ (آیا؟) مَا (کیا؟) مَنْ (کون؟) كَيْفَ (کیسا؟) أَيْنَ (کہاں؟) مَتَىٰ (کب؟) أَيُّ (کس،کونسا؟) كَمْ (کتنا؟) أَنَّىٰ (کہاں سے؟) أَيَّانَ (کب کہاں؟)

هَلْ ہمیشہ ایسے جملے میں آتا ہے جس کا جواب "ہاں" یا "نہیں" میں ہو۔ أَ کا استعمال هَلْ کی نسبت عام ہے۔ یہ دونوں حرف استفہام کہلاتے ہیں اور جملے کے آغاز میں آتے ہیں۔ دوسرے کلمات استفہام سے پہلے کبھی کوئی حرف جر بھی آجاتا ہے۔ یہ حرف جب "ما" سے پہلے ہو تو "ما" کا الف گر جاتا ہے۔ مثلاً لِمَ (کیوں) مِمَّ (کس سے) عَمَّ (کس کے بارے میں) فِيْمَ (کس میں) بِمَ (کس کے ساتھ) وغیرہ۔

مَا غیر عاقل کے لئے آتا ہے اور مَنْ عاقل کے لئے۔

أَيُّ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اس لئے اس کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے۔ مؤنث کے لئے أَيَّةُ آتا ہے۔

كَمْ کبھی مبتدا و خبر کی ترکیب میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی اس کی حیثیت ممیز کی ہوتی ہے اور اس کے بعد کا اسم تمیز بن کر منصوب آتا ہے۔

مشق نمبر ۱۱

أَأَنْتَ مَرِيْضٌ؟ نَعَمْ أَنَا مَرِيْضٌ۔ هَلْ زَيْدٌ قَادِمٌ۔ نَعَمْ هُوَ قَادِمٌ الْيَوْمَ۔ هَلْ هٰذَا الْكِتَابُ كَبِيْرٌ؟ لَا، هٰذَا الْكِتَابُ صَغِيْرٌ۔

أَعَلِيٌّ مُسَافِرٌ أَمْ حَسَنٌ ؟ عَلِيٌّ هُوَ مُسَافِرٌ۔ مَا اسْمُكَ ؟ اِسْمِي هَاشِمٌ۔ مَا الَّذِي بِيَدِكَ ؟ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ ؟ كَيْفَ حَالُكَ وَ صِحَّتُكَ ؟ اَيْنَ عَمُّكَ ؟ هُوَ فِي السَّفَرِ۔ مَتىٰ رُجُوعُهُ ؟ بَعْدَ شَهْرٍ۔ اِلىٰ مَتىٰ شُغْلُكَ ؟ اِلَى الْعَصْرِ۔ اَيُّ يَوْمٍ اَلْيَوْمَ ؟ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اَيَّةُ سَاعَةٍ اَلْآنَ ؟ هٰذِهِ السَّاعَةُ الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ۔ كَمْ عُمْرُكَ ؟ تِسْعُ سِنِيْنَ۔ كَمْ خَادِمًا لِعَمِّكَ ؟ اَرْبَعَةٌ۔ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؟ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ۔ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ؟ اِلىٰ اَيْنَ ذَاهِبَانِ ؟ بِمَ رَاجِعٌ هُوَ ؟ عَمَّ سَائِلَانِ هُمَا ؟ لِمَنْ هٰذَا الْقَلَمُ ؟ بِاَيِّ حَدِيْثٍ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ۔

کیا تم بیمار ہو؟ کیا رشید آنے والا ہے یا سعید؟ تم دونوں کون ہو؟ یہ کتاب کس کی ہے؟ ہمارے کپڑے کہاں ہیں؟ تمہارے بستے میں کتنی کتابیں ہیں؟ تمہاری ماں کا حال کیسا ہے؟ وہ کدھر جا رہی ہے؟ ان کے چچا کی عمر کتنی ہے؟ میری کتاب کونسی ہے؟ تو کیوں ہنس رہا ہے؟ اللہ کی مدد کب آنے والی ہے؟ شاگرد کس بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

۴ **ظروف** | اوپر معرب ظروف کا بیان گزر چکا ہے۔ بعض ظروف مبنی بھی ہیں۔ ان کا استعمال مندرجہ ذیل جملوں میں دیکھئے:

لَدَی (پاس)، لَدُنْ (پاس سے)، ثَمَّ (وہیں)، هٰهُنَا (یہاں)، هُنَاكَ (وہاں)

لَدَى الْبَابِ فَقِيْرٌ وَّ هُنَاكَ ابْنٌ لَّهُ۔ سَعِيْدٌ جَالِسٌ لَدٰى رَشِيْدٍ وَثَمَّ عَقِيْلٌ۔ وَحِيْدٌ قَادِمٌ مِنْ لَّدُنْ عَمِّهٖ۔ أَزُبَيْرٌ هٰهُنَا اَمْ فِي الْبَلْدَةِ ؟ لَا هٰهُنَا وَلَا هُنَاكَ۔ هَلْ لَدَيْكَ سَاعَتِيْ ؟ لَا مَا لَدَيَّ سَاعَتُكَ۔

۵۔ **مخففات** | کبھی کسی ترکیب کو مختصر کر لیتے ہیں لیکن قرینہ سے مطلب صاف سمجھا جاتا ہے ایسے الفاظ کو مخففات کہتے ہیں۔ مثلاً

قَبْلُ (اس سے پہلے) بَعْدُ (اس سے بعد) عَلْوُ (اس کے اوپر) اَمْسِ (کل کے دن) حَسْبُ، لَا غَيْرُ (اور کوئی نہیں)

حَامِدٌ مُقِيمٌ فِي بَيْتِي مِنْ اَمْسِ - زَيْدٌ حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ - مَنَارَةُ الْقُطُبِ مُنْهَدِمَةٌ مِنْ عَلُوُ - اَلْاٰنَ سَفَرُنَا اِلَى الْقَرْيَةِ لَا غَيْرُ وَبَعْدُ اِلَى الْبَلْدَةِ - فِي الْمَدْرَسَةِ عِشْرُوْنَ تِلْمِيْذًا فَحَسْبُ -

۶ - **مرکبات** دس اور بیس کے درمیان تمام اعداد - یعنی گیارہ تا انیس - دو جزوں سے مرکب ہیں - یہ دونوں جز خفیف نصب کی علامت پر مبنی ہیں - مثلاً اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) خَمْسَةَ عَشَرَ (پندرہ) تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس) - مرکبات کے استعمال کا طریقہ آگے اعداد کے تحت بیان کیا جائے گا -

معربات مشکلہ

معربات اصلیہ اور مبنیات کا بیان ہو چکا۔ ان کے علاوہ کچھ معربات اور ہیں جو مذکورہ قاعدوں سے ہٹ کر آتے ہیں اور درحقیقت یا معربات اصلیہ میں داخل ہیں یا مبنی ہیں لیکن بعض الفاظ کا اثر قبول کر کے اپنی اصل حالت سے ہٹ جاتے ہیں۔ چونکہ ان کا حال ملا جلا سا ہے اس لئے ان کا نام معربات مشکلہ رکھا گیا ہے۔ معربات مشکلہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ مبتدا منصوب، حرف مشبہ بالفعل کے آنے پر

۲۔ مبتدا منصوب، مبنی بر فتحہ خفیف، لا نفی جنس کے آنے پر

۳۔ خبر منصوب، ما یا لا کے آنے پر

۴۔ مستثنیٰ منصوب، حرف استثنا کے آنے پر

۵۔ منادیٰ مرفوع و منصوب۔

مبتدا منصوب بحرف مشبہ بالفعل مبتدا و خبر پر مشتمل جملے میں اگر مبتدا سے قبل کوئی حرف مشابہ فعل لگ گیا ہو تو وہ مبتدا کو رفع کے بجائے نصب کا اعراب دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے حروف میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں اور بعد میں آنے والا مبتدا حقیقت میں اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔ حروف مشابہ فعل حسب ذیل ہیں:

۱۔ اِنَّ (بیشک) یہ خبر کی تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً اِنَّ الْمَسِيْحَ اِنْسَانٌ (اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح انسان ہے) یہ حرف دوران جملہ واقع ہو تو بدل کر اَنَّ ہو جاتا ہے۔

۲۔ كَاَنَّ (گویا کہ) یہ تشبیہ کے لئے آتا ہے۔

۳۔ لٰكِنَّ (لیکن) یہ غلط فہمی دور کرنے کے لئے آتا ہے۔

۴۔ لَعَلَّ (شاید کہ)

۵۔ لَيْتَ (کاش کہ)

اگر جملہ میں مبتدا سے پہلے جار مجرور کی ترکیب ہو تو جب بھی ان حروف کا عمل مبتدا ہی پر ہوتا ہے۔ مثلاً: اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ واِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ إِنَّ الْقَمَرَ بَازِغٌ۔ دَمَّامَتَهُ مِصْبَاحٌ۔ اَلْبَيْتُ جَدِيْدٌ لٰكِنَّ الْأَثَاثَ قَدِيْمٌ۔ اَلْخَمْرُ لَطِيْفَةٌ وَلٰكِنَّهَا آفَةٌ لِلْعَقْلِ۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ مَطْلُوْبَةٌ لِأَنَّهَا رَخِيْصَةٌ۔ لَيْتَ الْفَاكِهَةَ نَاضِجَةٌ۔ إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ إِخْوَانُ الشَّيَاطِيْنِ وَإِنَّهُمْ لَخَاسِرُوْنَ۔ لَيْتَ لِعَبَّاسٍ صَدِيْقًا وَاحِدًا۔

حروف مشابہ بفعل کے ساتھ کبھی 'ما' آجاتا ہے تو اعراب پر ان کے اس اثر کو زائل کر دیتا ہے۔ مثلاً إِنَّمَا الْحُكْمُ إِلٰهٌ وَاحِدٌ۔ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔

إِنَّ کی خبر پر لَ کا اضافہ تاکید کے لئے کرتے ہیں۔ مثلاً إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ

مبتدا منصوب منفی بلَا | مبتدا جب نکرہ ہو اور اس کی جنس کی نفی مقصود ہو تو اسم سے پہلے لا لگاتے ہیں اور اسم کو خفیف نصب کا اعراب دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ مبتدا خفیف نصب پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً لَا رَجُلَ فِي الْبَيْتِ (گھر میں بالکل کوئی آدمی نہیں) یہ لا لائے نفی جنس کہلاتا ہے[1]

جب 'لا' مکرر آئے تو لا کا مذکور عمل نہیں ہوتا۔ مثلاً لَا زَيْدٌ فِي الْبَيْتِ وَلَا عَمْرٌو (گھر میں نہ زید ہے اور نہ عمرو) لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ (نہ اس میں سودا بازی ہوگی نہ دوستی چلے گی)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

لَا حَرَجَ فِي اللَّعِبِ بَعْدَ الْفَرَاغَةِ۔ لَا جَارِيَاتِ لِزَيْدٍ۔ لَا شَاهِدَيْنِ لِلدَّعْوٰى۔ لَا مَاءَ عَذْبَ فِي الْبَحْرِ۔ لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ۔ لَا حَاجَةَ لِيْ إِلَيْهِ۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ لَا حُسْنَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ۔ لَا أَبَ لِفَرِيْدٍ

---

[1] مبتدا منصوب کے ساتھ اگر صفت بھی آئی ہو تو وہ مرفوع بھی ہو سکتی ہے اور منصوب بھی۔ مثلاً لَا مَرْءَ فِيْهِمْ هَرِمٌ (یا هَرِمًا)

وَلَا اُمٌّ ۔ لَا اَخٌ تَوَحِیۡدٍ وَلَا اُخْتٌ ۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ ۔

خبرِ منصوب | جملہ اسمیہ میں جب مبتدا سے پہلے افعال ناقصہ میں سے کوئی فعل یا مَا یا لَا آجاتے تو وہ خبر کو منصوب کر دیتا ہے۔ فی الحقیقت ان الفاظ کے اندر جو معنی ہیں، جملے کی خبران کا مفعول ہوا کرتی ہے، اس لئے وہ منصوب آتی ہے۔ افعال ناقصہ کی تفصیل آگے فعل کے بیان میں آئے گی۔ مَا اور لا کے استعمال کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جبکہ لا ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔

جب ما کی خبر پر بِ یا اِلَّا کا لفظ آجاتے تو پھر ما کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

مَا زَیْدٌ قَائِماً ۔ مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقاً ۔ مَا ھٰذَا الْوَلَدُ شَرِیْراً ۔ مَا ھٰذَا الْوَقْتُ وَقْتَ اللَّعِبِ ۔ لَا رَجُلٌ خَیْراً مِنْکَ ۔ لَا تِلْمِیْذٌ اَعْلَمَ مِنْ تَلَامِیْذِ ھٰذِہِ الْمَدْرَسَۃِ ۔ مَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۔ مَا ھٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ

مستثنیٰ منصوب | "زید کے سوا دوسرے لوگ حاضر ہیں"۔ میں "سوا" کا لفظ زید کو دوسرے افراد کے حکم سے الگ کر رہا ہے۔ یہ لفظ حرفِ استثنا کہلاتا ہے۔ زید مستثنیٰ ہے اور لوگ اس کا مستثنیٰ منہ۔ عربی میں مستثنیٰ منصوب آتا ہے کیونکہ یہ اِلَّا کا مفعول ہوتا ہے۔ اوپر کے فقرے کا ترجمہ یوں ہوگا: اَلْقَوْمُ حَاضِرُوْنَ اِلَّا زَیْداً ۔

بعض مواقع پر مستثنیٰ کا تعلق اِلَّا کے سوا کسی اور لفظ سے ہوتا ہے۔ ایسے مواقع میں اس پر اِلَّا کا اثر نہیں ہوتا، یہ صورت عموماً منفی جملوں میں پیش آتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

اَلنَّاسُ مَشْغُوْلُوْنَ اِلَّا زُبَیْراً ۔ فِی الْمَدْرَسَۃِ کُلُّ شَیْئٍ اِلَّا التَّصْوِیْرَ ۔ فِی الْخَطِیْبِ کُلُّ فَضِیْلَۃٍ اِلَّا الْفَصَاحَۃَ ۔ اَنَا قَارِئٌ کِتَاباً اِلَّا صَفْحَتَیْنِ ۔ مَا فِی جَارِنَا اِلَّا حَامِدٌ وَسَعِیْدٌ ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

منادیٰ | حرفِ ندا کے بعد آنے والا اسم منادیٰ کہلاتا ہے۔ جیسے یَا زَیْدُ میں یَا حرفِ ندا ہے اور زید منادیٰ۔

جب منادیٰ مفرد اور خاص ہو تو وہ خفیف ضمہ پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً یَا زَیْدُ۔ یَا اَللّٰہُ۔ جب اس سے پہلے لام تعریف ہو تو محض اس لئے کہ یا کی آواز گم نہ ہو جائے اس کے ساتھ مذکر کے لئے اَیُّھَا اور مؤنث کے لئے اَیَّتُھَا بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ۔ یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ۔

جب منادیٰ مفرد نہ ہو بلکہ مرکب ہو یا خاص نہ ہو تو وہ "یا" کا مفعول سمجھا جاتا ہے اور منصوب آتا ہے۔ مثلاً یَا طَالِبَ الْعِلْمِ۔ یَا صَلَاحَ الدِّیْنِ۔ یَا ظَالِمًا۔ یَا مُسَافِرًا۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

یَا رَشِیْدُ الطَّعَامُ حَاضِرٌ۔ یٰاَیُّھَا الْغُلَامُ لَا مَاءَ فِی الْکُوْزِ۔ یَا طَالِبَ الْعِلْمِ لَا عِلْمَ اِلَّا بِالْجُھْدِ۔ یَا غُلَامَ زَیْدٍ صَاحِبُكَ مُسَافِرٌ غَدًا۔ یَا مُسْرِعًا فِی الْعَجَلَةِ النَّدَامَةُ۔ یَا لَاهِیًا عَنْ دَرْسِهٖ عَاقِبَةُ اللَّهْوِ الْحُزْنُ۔

استعمال میں بسا اوقات حرفِ ندا کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً رَبَّنَا اَنْتَ مَوْلَانَا۔ کبھی منادیٰ کے آخر کا حرف تخفیف کے لئے گرا دیتے ہیں۔ یہ عمل ترخیم کہلاتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

اصل	مرخم	اصل	مرخم
یَا حَارِثُ	یَا حَارِ	یَا عَبَّاسُ	یَا عَبَّ
یَا مَنْصُوْرُ	یَا مَنْصُ	یَا مَرْوَانُ	یَا مَرْوَ
یَا رَبِّیْ	یَا رَبِّ	یَا صَاحِبِیْ	یَا صَاحِ

فریاد کرنے کے موقع پر منادیٰ پر 'ل' کا اضافہ کرتے ہیں اور منادیٰ مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً یَا لَلْاَمِیْرِ (اے امیر) یَا لَاَصْحَابِنَا (اے ہمارے ساتھیو)

بسا اوقات منادیٰ کے آخر میں الف یا ۔اہٗ بڑھا کر فریاد اور استغاثہ کا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً: یَا زَیْدَا۔ یَا زَیْدَاهُ

مصیبت کے وقت یا کسی مردے کو رونے کے لئے بھی یہی اسلوب استعمال ہوتا

ہے۔ لیکن عموماً یا کے بجائے وَا بطور حرفِ ندا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً وَا زَیۡدَاہُ (ہائے زید)۔ وَامُطۡعِمَ الۡمَسَاکِیۡنَاہُ (ہائے مسکینوں کے کھلانے والے)۔ وَامُصِیۡبَتَاہُ (ہائے مصیبت)، منادیٰ کی یہ شکل مندوب کہلاتی ہے۔

مشق نمبر ۱۲

بے شک سلیم عقلمند ہے لیکن نسیم غافل ہے۔ بیشک صفائی ضروری ہے۔ گویا کہ رشید ایک بادشاہ ہے۔ کاش وقت لوٹنے والا ہوتا۔ بلاشبہ لڑائی ناگوار ہے لیکن وہ مفید ہے۔ شاید سعید کا بھائی ڈاکٹر ہے۔ شاید مدرسہ میں بہت سے لڑکے ہیں۔

درخت پر کوئی پھل نہیں۔ زید کا کوئی دوست نہیں اور عمرو کا کوئی دشمن نہیں۔ تیری بات میں کوئی شک نہیں۔ زید کے پاس نہ کوئی دینار ہے نہ درہم۔ زبیر کا کوئی گھوڑا تیز نہیں۔ میرے پاس کوئی خوبصورت تصویر نہیں۔ اس کے پاس نہ علم ہے نہ عقل۔

علی کے سوا تمام دوست حاضر ہیں۔ دو مردوں کے سوا تمام لوگ مسلمان ہیں۔ پڑھنے کے سوا تمام کمرے صاف ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ رسُول پر بلاغ کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔

اے زید، دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اے لڑکے، علم کی آفت بھولنا ہے۔ اے ظالم بلاشبہ خدا دیکھ رہا ہے۔ اے صلاح الدین، کمرے میں کوئی کتاب نہیں۔ دوستو، جہانوں کے رب کے سوا کوئی مالک نہیں۔ ہائے صلاح الدین! ہم آج تیرے جیسے مرد کے منتظر ہیں۔

اِستثنائی صورتیں

معربات اور مبنیات کی مذکورہ تقسیم کے بعد کچھ استثنائی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں، جن کو سمجھ لینا ضروری ہے۔ ان میں ایک تو غیر منصرف اسم ہیں جن پر رفع کی حالت میں خفیف ضمہ اور نصب و جر کی حالت میں خفیف فتحہ آتی ہے اور دوسرے مبدل الاعراب ہیں کہ جن کو بعض اسباب کی بنا پر صحیح اعراب کے ساتھ پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ کچھ بحثیں الگ تفصیل چاہتی ہیں۔ اب ہم ان کو بیان کرتے ہیں :

غیر منصرف | بعض اسباب ایسے ہیں جو اسم کو کسی قدر ثقیل کر دیتے ہیں۔ ان کی وجہ سے اس پر ہلکا اعراب لگتا ہے۔ ایسے اسموں کو غیر منصرف کہتے ہیں۔ اسم کے غیر منصرف ہونے کے اسباب (اسباب منع صرف) پانچ ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک سبب بھی کسی اسم میں پایا جائے تو وہ غیر منصرف ہو جاتا ہے۔ اسباب منع صرف حسب ذیل ہیں :

۱۔ علمیت یعنی نام ہونا کسی شخص، قوم، جگہ یا چیز کا، بشرطیکہ :

ا۔ عجمی یعنی عربی کے سوا کسی غیر زبان کا ہو، مثلاً اِبْرَاهِیْم، اِسْمَاعِیْل، اِسْحَاق، ثَمُوْد، اِنْكِلِیْس (انگریز) اَلْمَان (جرمن)، مِصْر، شِیْرَاز لَاهُوْر وغیرہ

ب : یا اس کے آخر میں ۃ ہو مثلاً حَمْزَة، طَلْحَة، عُبَیْدَة، مُعَاوِیَة عَائِشَة۔

ج : یا مؤنث ہو مثلاً زَیْنَب، سُعَاد، سَقَر (جہنم کا نام)

د : یا جس کے آخر میں ان زائد ہو، مثلاً عُثْمَان، عَدْنَان، رَمَضَان۔

ہ : یا فُعَلُ کے وزن پر ہو، مثلاً عُمَر، زُفَر، قُثَم، زُحَل۔

و : یا وہ دراصل فعل کا وزن ہو بشرطیکہ اس کے آخر میں ۃ نہ آتی ہو مثلاً شَمَّر، یَشْكُر، یَزِیْد، تَغْلِب۔

ز : یا دو ایسے اسموں سے مرکب ہو جن میں کوئی اضافی یا وصفی ربط نہ ہو۔ مثلاً

حَضَرَ مَوْت، مَعْدِیْ کَرِب، بَعْلَبَکّ۔

۲۔ صفت ہونا، بشرطیکہ

ا: اس کا وزن فَعْلَانَ اور اس کا مونث بروزن فَعْلیٰ ہو، مثلاً عَطْشَان، سَکْرَان، جَوْعَان، شَبْعَان

ب: اس کا وزن اَفْعَل ہو اور اس کے آخر میں ۃ نہ آتی ہو، مثلاً اَحْمَد اَسْوَد، اَبْیَض، اَفْضَل، اَشْرَف۔

اَرْبَعٌ غیر منصرف نہ ہوگا کیونکہ وہ اَرْبَعَۃٌ بھی آتا ہے۔

۳۔ جمع ہونا فَعَالِل یا فَعَالِیل کے وزن پر بشرطیکہ آخر میں ۃ نہ ہو، مثلاً مَسَاجِد، مَدَارِس، عَسَاکِر، مَکَاتِیب، مَصَابِیح، قَوَارِیر

تَلَامِذَۃٌ، اَسَاتِذَۃٌ غیر منصرف نہ ہوں گے۔ جمع کے مذکورہ وزن منتہی الجموع کے وزن کہلاتے ہیں۔

۴۔ اسم کے آخر میں الف زائد بغرض تانیث یا جمع ہونا۔ مثلاً صَحْرَاء، حَمْرَاء (سرخ)، کِبْرِیَاء (بڑائی)، عُلَمَاءُ، اَغْنِیَاءُ، اَصْدِقَاء

بعض الفاظ میں الف موجود ہوتا ہے لیکن وہ زائد نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق لفظ کے مادے سے ہوتا ہے، ایسے الفاظ غیر منصرف نہ ہوں گے۔ مثلاً عَطَاءٌ، اِیْمَاءٌ وغیرہ

۵۔ معدول ہونا۔ بعض الفاظ کثرت استعمال کی وجہ سے اپنی اصلی وضع پر باقی نہیں رہے۔ یہ معدول کہلاتے ہیں۔ یہ گنتی کے چند الفاظ ہیں، مثلاً

اُخَرُ (یہ دراصل اٰخَرُ مِنْ تھا) سَحَرُ، اَمْسُ (یہ دراصل اَلسَّحَرُ اور اَلْاَمْسُ تھے) اُحَاد یا مَوْحِد (یہ دراصل وَاحِدٌ وَاحِدٌ تھے) ثُنَاءُ یا مَثْنیٰ (یہ دراصل اِثْنَانِ اِثْنَانِ تھے) علیٰ ہذا القیاس، یہ الفاظ دس تک ہیں اور سب کے یہی دونوں وزن آتے ہیں۔ مثلاً عُشَار، مَعْشَر (عَشَرَۃٌ عَشَرَۃٌ)

غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے جب مندرجہ ذیل میں سے کوئی شرط پائی جائے:

۱۔ اس پر لام تعریف آجائے، مثلاً رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ

۲۔ یہ مضاف ہو، مثلاً فِی عُلَمَاءِ الْهِنْدِ

۳۔ یہ تین حرفوں کا اسم ہو جن کا درمیانی حرف ساکن ہو مگر عجمیت اور تانیث دونوں باتیں اس میں جمع نہ ہو گئی ہوں۔ مثلاً نُوحٌ، لُوطٌ، وَعْدٌ منصرف ہوں گے، لیکن مَاهُ، جُوْرُ کہ عجمی شہروں کے نام ہیں اور مونث ہیں، غیر منصرف رہیں گے۔

۴۔ یہ علم بطور نکرہ استعمال کیا گیا ہو۔ مثلاً فِی الْبَیْتِ طَلْحَةٌ اٰخَرُ (گھر میں ایک اور طلحہ ہے)

۵۔ ضرورت شعری یا قافیے کے لحاظ سے کچھ تبدیلی ضروری ہو، مثلاً عمرو بن کلثوم کہتا ہے: ع

وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَبَكٍّ

اور امرء القیس کا شعر ہے۔ ع

عُقَابٌ تَدَلَّتْ مِنْ شَمَارِيْخِ تَهْلَانِ

قرآن پاک میں فواصل آیات بعض جگہ اسی قاعدے سے پڑھے جاتے ہیں، مثلاً

كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَ مِنْ فِضَّةٍ

مشق نمبر ۱۲

ذیل کے جملوں میں اسباب منع صرف متعین کیجیے:

اِسْحَاقُ مُسَافِرٌ۔ يَعْقُوبُ مُقِيمٌ۔ اِبْرَاهِيمُ سَاكِنٌ بَعْلَبَكَّ۔ رَابِعَةُ مُقِيمَةٌ فِي بَصْرَةَ۔ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَمُعَاوِيَةُ وَيَزِيدُ خُلَفَاءُ الْمُسْلِمِينَ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَلرَّجُلُ عَطْشَانُ۔ اَلْاَزْهَارُ حَمْرَاءُ، رَشِيدٌ وَاَحْمَدُ رَاجِعَانِ اِلٰى بَيْتِهِمَا غَضْبَانَ۔ سَلْمَانُ شَاكِرٌ لِاَنْعُمِ اللّٰهِ۔

اَلْمُسْلِمُ اَحْسَنُ اَخْلَاقاً۔ هٰذِهٖ عَصَافِیْرُ۔ اَلْاَوْلَادُ قَادِمُوْنَ ثَلَاثٌ۔ زُحَلُ اِسْمُ كَوْكَبٍ مِنْ كَوَاكِبِ السَّمَاءِ۔

مُبْدَلُ الاعراب مبدل الاعراب وہ اسم ہیں جن کے آخر میں و یا ی کے واقع ہونے کی وجہ سے ان کے اعراب کی صورت بدل جاتی ہے اور ان کو معربات کے اصولوں کے مطابق پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :

۱۔ حسب ذیل چار طرح کے اسموں کے اعراب کی صورت رفع، نصب اور جر تینوں موقعوں پر یکساں رہتی ہے :

ا : جس معرب بالحرکتہ کے آخر میں متکلم کی ی لگ جائے مثلاً كِتَابِیْ، رِجَالِیْ۔

ب : وہ جمع سالم مذکر جس کے آخر میں متکلم کی ی لگ جائے مثلاً بَنِیَّ، مُسْلِمِیَّ۔

ج : وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو مثلاً عِیْسٰی، مُوْسٰی، یَحْیٰی۔

د : وہ واحد جس کے آخر میں و یا ی بعد فتحہ ہو مثلاً عَصاً (جو دراصل عَصَواً تھا) اور هُدًی (جو دراصل هُدَیٌ تھا)

۲۔ جس واحد کے آخر میں و یا ی بعد کسرہ ہو مثلاً قَاضِی، وَالِی وغیرہ تو وہ رفع و جر کی حالت میں قَاضٍ، وَالٍ ہو جائے گا اور حالت نصب میں اپنی اصلی حالت پر رہے گا۔ جیسے قَاضِیاً، وَالِیاً

۳۔ ایسے واحد کی جمع سالم مذکر جس کے آخر میں و یا ی بعد فتحہ ہو، رفع کی حالت میں اَعْلَوْنَ۔ مُصْطَفَوْنَ کے طرز پر اور نصب و جر کی حالت میں اَعْلَیْنَ اور مُصْطَفَیْنَ کے طرز پر ہوگی۔

۴۔ اسمائے ستہ مکبرہ۔ یہ گنتی کے چھ لفظ ہیں۔ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، فَمٌ، هَنٌ ذُوْ۔ مضاف ہونے کی صورت میں ان کا رفع کا اعراب و لگا کر، نصب کا الف لگا کر اور جر کا ی لگا کر ظاہر کیا جاتا ہے جیسے اَبُوْ، اَبَا، اَبِیْ۔ اَخُوْ، اَخَا، اَخِیْ۔ حَمُوْ، حَمَا، حَمِیْ۔ فُوْ، فَا، فِیْ۔ هَنُوْ، هَنَا، هَنِیْ۔ ذُوْ، ذَا، ذِیْ۔

فَمٌ کی میم نہ گرائی جائے تو فَمُ، فَمَ، فَمِ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے :

اَبُوْبَكْرٍ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ اَبُوْ زَيْدٍ حَاضِرٌ لٰكِنَّ اَخَا سَعِيْدٍ
غَائِبٌ ۔ سَعِيْدٌ ذَاهِبٌ اِلٰى اَبِىْ خَالِدٍ ۔ اِنَّ اَخَا سَعِيْدٍ قَاضٍ ۔ اِنَّ ذَا الْعِلْمِ
عَزِيْزٌ وَلِذِى الْجَهْلِ ذِلَّةٌ ۔ اَلْوَلَدُ ذَاهِبٌ بَاكِياً ۔ فِىْ فِى الْكَلْبِ قِطْعَةُ
لَحْمٍ ۔ حَمُوْ زَيْدٍ ذُو الْمَالِ ۔ كِتَابِىْ عَلٰى مِنْضَدَتِىْ ۔ اَحْمَدُ قَارِئُ كِتَابِىْ ۔
عِيْسٰى وَمُوْسٰى رَسُوْلَانِ ۔ اِنَّ يَحْيٰى صَاحِبُ عِيْسٰى ۔

اعداد

اعداد کی ترکیب کے قواعد پیچیدہ ہیں۔ عدد کے ساتھ عموماً اس چیز کا بھی ذکر آتا ہے جو شمار کی جاتی ہے۔ اسے معدود کہتے ہیں۔

جب معدود ایک یا دو ہوں تو عدد کا ذکر ضروری نہیں ہوتا۔ صرف معدود کو واحد یا مثنٰی لانا کافی ہوتا ہے۔ مثلاً رَجُلٌ (ایک آدمی) رَجُلَانِ (دو آدمی)

تین سے لے کر دس تک کا معدود جمع اور مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً خَمْسَةُ رِجَالٍ

گیارہ سے ننانوے تک کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً عِشْرُوْنَ رَجُلاً

سو اور ہزار کے اعداد کا معدود واحد اور مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً مِائَةُ رَجُلٍ

تین سے دس تک کا عدد مذکر معدود کے ساتھ مونث اور مونث معدود کے ساتھ مذکر آتا ہے۔ مثلاً سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ۔

گیارہ اور بارہ کے عدد کے لئے مرکب کے دونوں جز معدود کے مطابق مذکر یا مونث ہوں گے۔ مثلاً اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَباً - اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْناً۔

تیرہ سے انیس تک دوسرا جز معدود کے مطابق مذکر و مونث ہوتا ہے اور پہلا جز اس کے برعکس ہوتا ہے۔ مثلاً خَمْسَةَ عَشَرَ طِفْلاً وَسِتَّ عَشْرَةَ بِنْتاً۔

دہائیوں، سو اور ہزار کے اعداد مذکر و مونث دونوں کے لئے یکساں رہتے ہیں۔ بیس اور دوسری دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد تذکیر و تانیث میں معدود کے موافق ہوتے ہیں اور تین سے نو کے اعداد اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ مثلاً اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ بِنْتاً وَاثْنَانِ وَثَلٰثُوْنَ طِفْلاً۔ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعُوْنَ دِيْنَاراً وَسَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ رُوْبِيَةً

اعداد یوں ہیں :

وَاحِدٌ، اِثْنَانِ، ثَلٰثَةٌ، اَرْبَعَةٌ، خَمْسَةٌ، سِتَّةٌ، سَبْعَةٌ، ثَمَانِيَةٌ تِسْعَةٌ، عَشَرَةٌ، اَحَدَ عَشَرَ، اِثْنَا عَشَرَ، ثَلٰثَةَ عَشَرَ، ... تِسْعَةَ عَشَرَ عِشْرُوْنَ، وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ، اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ، ثَلٰثَةٌ وَعِشْرُوْنَ .....

تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ ، ثَلَاثُونَ ... اَرْبَعُونَ ... خَمْسُونَ ... تِسْعُونَ .....
مِائَةٌ ... مِئَتَانِ ... ثَلٰثُمِائَةٍ ... اَرْبَعَ مِائَةٍ ... تِسْعَ مِائَةٍ ...
اَلْفٌ ... مِائَةُ اَلْفٍ ... اَلْفُ اَلْفٍ (مِلْيُوْنَ)

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے :

لِزَيْدٍ فَرَسٌ وَاحِدٌ وَاثْنَانِ مِنَ الْغِلْمَانِ ۔ لِسَعِيْدٍ ثَلٰثُ بِغَالٍ وَاَرْبَعَةُ اَفْرَاسٍ ۔ عِنْدِیْ خَمْسُ رُوْبِيَّاتٍ وَسِتَّةُ دَرَاهِمَ ۔ عَلَى الطَّاوِلَةِ تِسْعُ رِسَالَاتٍ وَعَشَرَةُ كُتُبٍ ۔ لِرَشِيْدٍ اَحَدَ عَشَرَ فَرَسًا وَاِحْدٰى عَشَرَةَ نَاقَةً ۔ فِی الدُّكَّانِ اِثْنَا عَشَرَ كُرْسِيًّا وَاثْنَتَا عَشَرَةَ طَاوِلَةً ۔ فِی جَمَاعَتِنَا خَمْسَةَ عَشَرَ طِفْلًا وَسِتَّ عَشَرَةَ بِنْتًا ۔ فِی الْمَدْرَسَةِ عِشْرُوْنَ غُرْفَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ مِنْضَدَةً ۔ فِی الْكُلِّيَّةِ مِائَةُ تِلْمِيْذٍ ۔ فِی هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ اَلْفُ طِفْلٍ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ ۔ هٰذِهِ السَّنَةُ سَنَةُ اثْنَتَانِ وَتِسْعِيْنَ وَثَلٰثِ مِائَةٍ وَاَلْفٍ مِنَ الْهِجْرَةِ ۔

اوزان جمع مکسر

جمع سالم کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔ جمع مکسر کے لئے متعدد اوزان مقرر ہیں۔ ان کے احاطہ میں غیر ضروری طوالت ہے۔ یہاں ہم ان میں سے زیادہ مستعمل ہونے والے اوزان بمعہ امثلہ لکھ رہے ہیں:

اوزان		مثال			
فِعَالٌ	واحد	عَبْدٌ	رَقَبَةٌ	قَائِمٌ	صَغِيْرٌ
	جمع	عِبَادٌ	رِقَابٌ	قِيَامٌ	صِغَارٌ
فُعَلَاءُ	واحد	شَاعِرٌ	فَقِيْرٌ	شَهِيْدٌ	شُجَاعٌ
	جمع	شُعَرَاءُ	فُقَرَاءُ	شُهَدَاءُ	شُجَعَاءُ
أَفْعَالٌ	واحد	سَبَبٌ	وِزْرٌ	وَقْتٌ	شَرِيْفٌ
	جمع	أَسْبَابٌ	أَوْزَارٌ	أَوْقَاتٌ	أَشْرَافٌ
أَفْعِلَاءُ	واحد	نَبِيٌّ	صَدِيْقٌ	حَبِيْبٌ	وَلِيٌّ
	جمع	أَنْبِيَاءُ	أَصْدِقَاءُ	أَحِبَّاءُ	أَوْلِيَاءُ
أَفْعِلَةٌ	واحد	جَنَاحٌ	وَادٍ	هِلَالٌ	وِعَاءٌ
	جمع	أَجْنِحَةٌ	أَوْدِيَةٌ	أَهِلَّةٌ	أَوْعِيَةٌ
فُعُلٌ	واحد	رَسُوْلٌ	نَذِيْرٌ	صَحِيْفَةٌ	خَشَبَةٌ
	جمع	رُسُلٌ	نُذُرٌ	صُحُفٌ	خُشُبٌ
فُعُوْلٌ	واحد	نَجْمٌ	جُنْدٌ	ذَنْبٌ	شَاهِدٌ
	جمع	نُجُوْمٌ	جُنُوْدٌ	ذُنُوْبٌ	شُهُوْدٌ
فُعَلٌ	واحد	صُوْرَةٌ	ظِلَالٌ	غُرْفَةٌ	لِحْيَةٌ
	جمع	صُوَرٌ	ظُلَلٌ	غُرَفٌ	لُحًى
فُعَّالٌ	واحد	حَاكِمٌ	كَافِرٌ	طَالِبٌ	زَائِرٌ

	جمع	حُكَّامٌ	كُفَّارٌ	طُلَّابٌ	زُوَّارٌ
فَعَلَةٌ	واحد	سَاحِرٌ	فَاجِرٌ	كَافِرٌ	سَافِرٌ
	جمع	سَحَرَةٌ	فَجَرَةٌ	كَفَرَةٌ	سَفَرَةٌ
فُعَّلٌ	واحد	سَاجِدٌ	رَاكِعٌ	نَائِمٌ	جَائِعٌ
	جمع	سُجَّدٌ	رُكَّعٌ	نُوَّمٌ	جُوَّعٌ
فَعَالِلُ	واحد	مَنْزِلٌ	مِرْفَقٌ	كَافِرَةٌ	فَاكِهَةٌ
	جمع	مَنَازِلُ	مَرَافِقُ	كَوَافِرُ	فَوَاكِهُ
فَعَالِيلُ	واحد	مِحْرَابٌ	تِمْثَالٌ	قَارُورَةٌ	مِفْتَاحٌ
	جمع	مَحَارِيبُ	تَمَاثِيلُ	قَوَارِيرُ	مَفَاتِيحُ

فعل کا بیان

مادہ اور وزن

عربی کا ہر لفظ کچھ بنیادی حروف سے بنتا ہے جو اس لفظ کا مادہ ظاہر کرتے ہیں۔ انہی حروف میں حرکات کی تبدیلی یا زائد حروف لگنے سے مزید الفاظ بنتے چلے جاتے ہیں۔ ان تبدیلیوں سے الفاظ کے معانی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جوں جوں مادہ اس طرح مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے، معانی میں تنوع پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً حُکْمٌ ، حِکَمٌ حِکْمَۃٌ ، حَاکِمٌ، حَکِیْمٌ ، حُکَّامٌ ، مَحْکَمَۃٌ ، مَحْکُوْمٌ ، اَحْکَامٌ ، مُحَاکَمَۃٌ اِسْتِحْکَامٌ سب میں ح ، ک ، م اسی ترتیب کے ساتھ موجود ہیں لیکن ان پر حرکات بدلنے یا زائد حروف لگنے سے بہت سارے الفاظ وجود میں آگئے ہیں۔ ح ، ک ، م ، ان سب الفاظ کا مادہ کہلاتا ہے۔ ایک ہی مادہ سے کئی الفاظ پھوٹنے کو اشتقاق کہتے ہیں جس کے لفظی معنیٰ "شاخ پھوٹنا" ہے۔ جو الفاظ اس طرح سے وجود میں آتے ہیں ان کو اس مادہ کے مشتقات کہتے ہیں۔

جب کسی لفظ کی صورت بتانا مقصود ہو تو یوں بیان کرنا پڑے گا کہ اس کے پہلے حرف پر فلاں حرکت ہے، دوسرے پر فلاں، تیسرے پر فلاں، وغیرہ۔ اس طولِ بیان سے

بچنے کے لئے اس مادے کے حروف کی جگہ تین حروف ف، ع اور ل رکھ دیتے ہیں، اور ان کو وہی حرکات دیتے ہیں جو اصل لفظ کے مادے کے حروف کی ہیں۔ نیز زائد حروف کا بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح جو لفظ بنتا ہے وہ پہلے لفظ کا وزن کہلاتا ہے۔ مثلاً لفظ کِتَابٌ کی صورت بتانا ہو تو اس کے مادے کے حروف ک۔ت۔ب کے بالمقابل ف ع ل کو رکھ کر کہیں گے کہ یہ لفظ فِعَالٌ کے وزن پر ہے۔ اسی طرح کَاتِبٌ فَاعِلٌ کے وزن پر ہے۔ کَتَبَ کا وزن فَعَلَ ہے۔ فِعَالٌ، فَاعِلٌ، فَعَلَ وزن اور کِتَابٌ کَاتِبٌ، کَتَبَ موزون کہلاتے ہیں۔

تمام الفاظ کا مادہ حروف ف، ع اور ل ہی کی نسبت سے بتایا جاتا ہے۔ اس لئے ہر لفظ کے مادہ کے حرفِ اوّل کو فاء کلمہ، حروف ثانی کو عین کلمہ اور حرفِ ثالث کو لام کلمہ کہتے ہیں۔ مادہ عموماً تین حرفوں کا ہوتا ہے۔ اگر اس میں اس سے زائد حروف ہوں تو آخر کے حروف کو بھی لام کلمہ ہی کہیں گے۔

مادہ میں الف کے سوا تمام حروف تہجی آ سکتے ہیں جن الفاظ میں الف نظر آتا ہے، وہ درحقیقت واؤ یا ی کی بدلی ہوئی شکل ہوتی ہے[1]۔

مشتقات میں مادے کے علاوہ جو زائد حروف استعمال ہوتے ہیں وہ مخصوص ہیں یعنی ء، ا، ت، س، ل، م، ن، و، ہ، ی۔ یہ دس حروف ایک ہی لفظ سَأَلْتُمُوْنِيْهَا اور اَلْيَوْمَ نَسِيْتَهَا میں جمع ہیں[2]۔

---

[1] ہمزہ اور الف میں یہ فرق ہے کہ ہمزہ کے اوپر ہمیشہ کوئی حرکت ہوتی ہے جبکہ الف حرکت سے خالی ہوتا ہے۔ مثلاً سَأَلَ اور شَأْن میں ہمزہ ہے لیکن قَالَ میں الف ہے۔

[2] حروف زوائد کے متعلق استاد و شاگرد کا ایک پُر لطف مکالمہ بھی ہے جو یوں ہے:

شاگرد: حضرت! حروف زوائد کیا ہیں؟

استاد: سَأَلْتُمُوْنِيْهَا (تم لوگوں نے یہ مجھ سے پوچھے تھے)

شاگرد: حضرت! میں نے تو پہلے کبھی ان کے بابت نہیں پوچھا۔

استاد: اَلْيَوْمَ نَسِيْتَهَا (آج تو انہیں بھول گیا)

جب دو مختلف مادے کے الفاظ کی صورتیں ایک جیسی ہوں تو وہ مادے کے معانی کے اظہار میں یکسانی کی دلیل ہوتی ہیں۔ مثلاً یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے) اور یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) زمانۂ حال میں فعل کے واقع ہونے کے مضمون میں مشترک ہیں۔

عربی کی لغات مادے کے حروف کی بنیاد پر مدون کی گئی ہیں۔ اس لئے کسی لفظ کے معانی لغت میں تلاش کرنے کے لئے اس کے مادے سے واقف ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً مُحَاکَمَۃ اپنے مادے کے حروف ح ک م کے تحت درج ہوگا۔ نئی لغات مادے کے فاء کلمہ کی فصل میں لفظ کو بیان کرتی ہیں لیکن بعض پرانی لغات لام کلمہ کی فصل میں لفظ کو لاتی ہیں۔ یعنی محاکمۃ کا لفظ نئی لغات میں ح کی فصل میں اور پرانی لغات میں م کی فصل میں بیان ہوتا ہے۔

تقسیم فعل

باعتبار عدد حروف | حروف مادہ کی تعداد کے لحاظ سے فعل کی تقسیم یوں کی گئی ہے:

۱۔ ثلاثی یعنی سہ حرفی۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

ا: مجرد یعنی جس میں حروف مادہ کے ساتھ کوئی زائد حرف نہ ہو مثلاً فَعَلَ

ب: مزید یعنی جس میں ایک یا زیادہ حروف زائد ہوں مثلاً اَفْعَلَ

۲۔ رُباعی یعنی چار حرفی، اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

ا۔ مجرد مثلاً فَعْلَلَ

ب۔ مزید مثلاً تَفَعْلَلَ

ان قسموں کے تحت فعل کی متعدد شکلیں پائی جاتی ہیں جن کو فعل کے ابواب کہا جاتا ہے۔ گویا وہ شکلیں دروازے ہیں جن میں سے ہو کر فعل بنتا ہے۔ ان ابواب کو ہم آگے بیان کریں گے۔ ان ابواب کی شکلیں اختیار کرنے سے معنی میں جو تنوع پیدا ہوتا ہے اس کی طرف ہم خاصیات ابواب کے باب میں اشارہ کریں گے۔

باعتبار معنی | ہر فعل (کام) کے لئے فاعل (کرنے والا) ضروری ہے۔ بعض فعل کرنے والے

ہی پر تمام ہو جاتے ہیں، ان کے لئے کسی ایسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی جس پر فعل واقع ہو۔ ان کو فعل لازم کہتے ہیں۔ مثلاً اٹھا، بیٹھا، سویا، جاگا وغیرہ۔ مگر بعض فعل کے لئے مفعول (یعنی جس پر فعل واقع ہو) بھی ضروری ہوتا ہے۔ ان کو متعدی کہتے ہیں مثلاً کھایا، پیا، پڑھا، لکھا وغیرہ۔

فعل لازم کے لئے چونکہ مفعول کی ضرورت ہی نہیں، اس لئے اس کی نسبت ہمیشہ فاعل ہی کی طرف ہوتی ہے۔ لیکن فعل متعدی کی نسبت کبھی فاعل کی طرف کی جاتی ہے، مثلاً احمد نے لکھا۔ اور کبھی مفعول کی طرف مثلاً خط لکھا گیا۔ پہلے کو معروف کہتے ہیں، اور دوسرے کو مجہول۔

فعل کی طرح ذوالفعل (یعنی جس کے ساتھ فعل کی نسبت ہے) بھی معروف اور مجہول ہوتا ہے۔ مثلاً کاتب (لکھنے والا) اور مکتوب (وہ جو لکھا گیا) پہلے کو اسم فاعل یا ذوالفعل معروف اور دوسرے کو اسم مفعول یا ذوالفعل مجہول کہتے ہیں۔

مشتقات فعلیہ

ہر مادہ فعلیہ سے عموماً حسب ذیل پانچ مشتق نکلتے ہیں جو ثلاثی اور رباعی دونوں قسموں میں پائے جاتے ہیں:

۱۔ ماضی، جس میں فعل کے زمانۂ گزشتہ میں واقع ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں، مثلاً فَعَلَ (اس نے کیا)

۲۔ مضارع، جس میں فعل کے زمانۂ حال یا مستقبل میں واقع ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً یَفْعَلُ (وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا)

۳۔ اَمر، جس میں کسی فعل کے کرنے کا حکم دینے کے معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً اِفْعَلْ (تو کر)

۴۔ ذوالفعل، جس کی فعل کے ساتھ نسبت ہوتی ہے۔ مثلاً فَاعِلٌ (کرنے والا)

۵۔ اسم الفعل یا مصدر مثلاً فِعْلٌ (کام)

ثلاثی مجرد میں ان مشتقات کے علاوہ پانچ اور مشتقات بھی ہیں، جو یہ ہیں:

۱۔ صفت : یعنی وہ اسم جو اس ذات کو بتاتے جس میں مصدری معنی بطور مستقل صفت پائے جائیں۔ مثلاً فَعِیلٌ (صاحب فعل)

۲۔ مفضّل : یعنی وہ اسم جو اس ذات کو بتاتے جس میں مصدری معنی دوسروں سے زیادہ پائے جائیں، مثلاً اَفْعَلُ (دوسروں سے زیادہ کرنے والا)

۳۔ مبالغہ : جس میں مصدری معنے کی مطلقاً زیادتی پائی جاتے۔ مثلاً فَعَّالٌ (بڑا کرنے والا)

۴۔ ظرف : جو کام کرنے کے وقت یا جگہ کو بتاتے۔ مثلاً مَفْعِلٌ (کام کرنے کی جگہ یا وقت)

۵۔ آلہ : جو کام کرنے کا ذریعہ بتاتے۔ مثلاً مِفْعَلٌ (کرنے کا آلہ)

مذکورہ تمام مشتقات کے اوزان مخصوص ہیں اور ہمیشہ ایک ہی طرح آتے ہیں۔ فعل کے مباحث میں اصل کام ان اوزان ہی کو سمجھنے اور پہچاننے کا ہے۔

جملہ فعلیہ کے قواعد

اسم کے بیان میں تمام جملے مبتدا و خبر سے وجود میں آتے تھے۔ چونکہ ان کا آغاز اسم سے ہوتا ہے اس لئے یہ جملے اسمیہ کہلاتے ہیں۔ جب جملہ مبتدا کے کسی فعل کو بیان کرتا ہے، مثلاً زید گیا ۔ ذَهَبَ زَيْدٌ تو مبتدا فعل کے بعد آتا ہے۔ ایسے جملے جن کا آغاز فعل سے ہو فعلیہ کہلاتے ہیں اور مبتدا کو اس فعل کا فاعل کہتے ہیں۔ فاعل پر مبتدا ہی کا اعراب آتا ہے اور وہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

جملے میں فاعل اور فعل کے لئے کچھ قواعد ملحوظ رکھے جاتے ہیں ۔ جو حسب ذیل ہیں :-

۱۔ جب فاعل فعل کے بعد بیان ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا، البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ مثلاً ذَهَبَ الرَّجُلُ ۔ ذَهَبَ الرَّجُلَانِ ۔ ذَهَبَ الرِّجَالُ ۔ ذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ ۔ ذَهَبَتِ الْمَرْأَتَانِ ۔ ذَهَبَتِ النِّسَاءُ

۲۔ جب فاعل کا ذکر فعل سے پہلے ہو تو فعل اور فاعل عدد اور تذکیر و تانیث میں یکساں ہوں گے۔ مثلاً اَلرَّجُلُ ذَهَبَ ۔ اَلرَّجُلَانِ ذَهَبَا ۔ اَلرِّجَالُ ذَهَبُوْا ۔ اَلْمَرْأَةُ ذَهَبَتْ ....

۳ ۔ اگر فاعل مؤنث غیر حقیقی یا جمع مکسر ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہوتی ہے۔ مثلاً طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ یا قَالَتِ الْعُلَمَاءُ۔ قَالَ نِسْوَةٌ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ۔

۴ ۔ جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو تذکیر و تانیث کی مطابقت ضروری نہیں ہوتی۔ مثلاً اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ ۔ مَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ۔

۵ ۔ اگر جملہ فعلیہ میں مفعول بھی بیان ہوا ہو تو وہ فاعل کے بعد آئے گا۔ مثلاً قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ۔ البتہ چند خاص صورتوں میں اسے پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔

ابوابِ ثلاثی مجرّد

فعل کی نسبت ہمیشہ کسی ذات کی طرف ہوتی ہے۔ یہ ذات کبھی غائب ہوتی ہے، کبھی حاضر اور کبھی متکلم۔ اسی طرح یہ کبھی واحد ہوتی ہے، کبھی مثنیٰ اور کبھی جمع۔ یہ مذکر بھی ہوسکتی ہے اور مؤنث بھی۔ ذات کے تغیر سے فعل کی شکل بدلتی چلی جاتی ہے۔ فعل کی شکل میں اس تغیر کو گردان کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ تغیر تمام فعلوں میں یکساں ہوتا ہے۔ اس لئے ماضی اور مضارع کی گردانوں کا انداز ایک ہی جیسا رہتا ہے۔

فعلوں کی تقسیم جس طرح ثلاثی اور رباعی میں کی گئی ہے، اسی طرح ماضی اور مضارع کے مستعمل اوزان کی بنا پر بھی کی گئی ہے۔ ثلاثی مجرد میں ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے تین وزن ہیں: فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ۔ مثلاً فَتَحَ (اس مرد نے کھولا) سَمِعَ (اُس مرد نے سُنا) کَرُمَ (وہ مرد شریف ہوا) اسی طرح مضارع معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے بھی تین وزن ہیں۔ یَفْعَلُ، یَفْعِلُ، یَفْعُلُ، مثلاً یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے)۔ اہل زبان مختلف الفاظ کو جس طرح بولتے ہیں اس کے تتبع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ماضی اور مضارع کے ان اوزان کی ترکیب مندرجہ ذیل چھ طریق پر ہوتی ہے جو فعل کے ابواب کہلاتے ہیں:

۱۔ فَعَلَ	یَفْعَلُ	باب	فَتَحَ یَفْتَحُ
۲۔ "	یَفْعِلُ	"	ضَرَبَ یَضْرِبُ
۳۔ "	یَفْعُلُ	"	نَصَرَ یَنْصُرُ
۴۔ فَعِلَ	یَفْعَلُ	"	سَمِعَ یَسْمَعُ
۵۔ "	یَفْعِلُ	"	حَسِبَ یَحْسِبُ
۶۔ فَعُلَ	یَفْعُلُ	"	کَرُمَ یَکْرُمُ

عربی میں تمام فعل کسی نہ کسی باب میں مستعمل ہیں بعض فعل ایک سے زیادہ ابواب میں بھی آتے ہیں۔

ابواب کے مذکورہ نام صرف یاد داشت کی سہولت کے لئے رکھ لئے گئے ہیں ، کیونکہ یہ مشہور افعال ان بابوں میں آتے ہیں ۔

یہ یاد رہے کہ فَعِلَ ماضی کے ساتھ مضارع مضموم العین نہیں آتا جب کہ فَعُلَ ماضی کے ساتھ صرف مضموم العین مضارع ہی آتا ہے ۔

مشتقات ثلاثی مجرّد

ا ۔ ماضی

ماضی معروف کے تینوں اوزان — فَعَلَ ، فَعِلَ ، فَعُلَ — کی گردان ایک ہی طرز پر ہوتی ہے جس میں صرف عین کلمہ کی حرکت بدل کر آتی ہے ۔ فَعَلَ کی گردان حسب ذیل ہے ۔ اس میں جو وزن مختلف صیغوں میں مشترک ہیں وہ صرف ایک مرتبہ لکھے گئے ہیں ؛

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	فَعَلَ	فَعَلَتْ	فَعَلْتَ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُ
مثنیٰ	فَعَلَا	فَعَلَتَا	فَعَلْتُمَا		فَعَلْنَا
جمع	فَعَلُوْا	فَعَلْنَ	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُنَّ	

فَعِلَ کی گردان میں عین کلمہ مکسور العین — یعنی فَعِلَ ، فَعِلَتْ ، فَعِلْتَ ..... اور فَعُلَ کی گردان میں مضموم العین یعنی فَعُلَ ، فَعُلَتْ ، فَعُلْتَ ...... ہوتا ہے ۔

ثلاثی مجرد میں ماضی مجہول کا صرف ایک وزن فُعِلَ ہے ۔ گردان کا انداز مختلف نہیں ۔

مشق نمبر ۱۴

قَدِمَ الْمَلِكُ ۔ زَيْدٌ وَبَكْرٌ جَمَعَا الْمَالَ ۔ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ ۔ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ۔ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ ۔ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۔ اَلْبِنْتَانِ ضَحِكَتَا اَمَامَ

الْمُعَلِّمَةِ ۔ رَجَعْتُمَا مِنْ دَارِ اَبِيْكُمَا ۔ عَطِشْتُنَّ ۔ حَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ۔ مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ ۔ ضُرِبَتْ بِالْعَصَا ۔ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللهِ ۔ رُزِقْتُ رِزْقًا حَسَنًا ۔ خُلِقْنَا لِلْعِبَادَةِ ۔

لڑکا گیا۔ انھوں نے اپنے کپڑے دھوتے ۔ عائشہ اور فاطمہ بیٹھیں ۔تم دونوں نے خط لکھا۔تم سب عورتوں نے کھانا پکایا۔ میں نے دو کتابیں پکڑیں۔تم نے مال جمع کیا۔ ہم شہر میں اترے۔ میں نے خطیب کو سنا۔ وہ چھری سے ذبح کیا گیا۔ لڑکی سے کاپی مانگی گئی ۔کرسی لکڑی سے بنائی گئی ۔تم دونوں کو پیٹا گیا۔ دروازے کھولے گئے ۔

استعمالات ماضی | ماضی سے پہلے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جن سے ماضی کی صورت تو نہیں بدلتی مگر معنوی تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ان کو مثالوں سے سمجھیے :

۱۔ ماضی میں فعل کے منفی معنی کے لئے مَا، لَا ،اِنْ یا مَا اِنْ کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً مَا فَعَلَ ، لَا فَعَلَ ، اِنْ فَعَلَ ، مَا اِنْ فَعَلَ (اس نے نہیں کیا) مَا اور لَا کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ مَا تنہا آتا ہے اور لَا کے واسطے مکرر آنا ضروری ہے۔

۲۔ ماضی قریب بنانے کے لئے قَدْ کا اضافہ ہوتا ہے۔ قَدْ فَعَلَ (اس نے کر دیا ہے یا کر دیا تھا)

۳۔ ماضی بعید کے معنی کے لئے كَانَ لگایا جاتا ہے۔

كَانَ کی گردان حسب ذیل ہے :

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	كَانَ	كَانَتْ	كُنْتَ	كُنْتِ	كُنْتُ
مثنٰی	كَانَا	كَانَتَا	كُنْتُمَا		كُنَّا
جمع	كَانُوْا	كُنَّ	كُنْتُمْ	كُنْتُنَّ	

استعمال میں فعل کے صیغے کے مطابق كَانَ کا صیغہ بھی بدلا جاتا ہے۔ مثلاً كَانَ فَعَلَ (اس نے کیا تھا) كَانَا فَعَلَا ، كَانُوْا فَعَلُوْا .....

۴۔ ماضی سے پہلے لَوْ لگنے سے اس میں شرطیہ اور تمنائیہ معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ لَوْ فَعَلَ (اگر اس نے کیا ہوتا یا کاش اس نے کیا ہوتا) جب لَوْ شرطیہ ہوتا ہے تو اس کے جواب پر لَ آتا ہے۔ مثلاً لَوْ صَبَرْتُمْ لَغَلَبْتُمْ (اگر تم نے صبر کیا ہوتا تو غالب ہوتے)

۵۔ الفاظ شرط کے ساتھ: مثلاً مَنْ فَعَلَ (جو کرے یا کرے گا تو) الفاظ شرطیہ یہ ہیں: اِنْ (اگر) مَا (جو چیز) مَنْ (جو شخص) اَيْنَ (جہاں) مَتٰى (جب) اَنّٰى (جہاں کہیں) اِذَا (جب) كَيْفَ (جس طرح) حَيْثُ (جس جگہ) اَيٌّ (جو)

مشق نمبر ۱۵

مَا خَلَقَ اللّٰهُ هٰذَا بَاطِلًا۔ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ۔ مَا حَكَمْتَ بِالْعَدْلِ۔ لَا كَتَبَ وَلَا قَرَءَ۔ لَا اَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ۔ قَدْ رَجَعَ اَبُوْهُ۔ قَدْ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ۔ قَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ۔ كَانَ حَفَرَ بِئْرًا۔ كَانُوْا قَبَضُوْا عَلَى اللِّصِّ۔ كُنْتَ رَكِبْتَ الْفَرَسَ۔ كُنْتُ حَسِبْتُهٗ عَاقِلًا۔ كُنَّا ذَهَبْنَا اِلَى السُّوْقِ۔ اِنْ صَبَرْتَ فَلَكَ الْاَجْرُ۔ لَوْ سَأَلْتَنِيْ لَضَرَبْتُكَ۔ اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا۔ دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ۔ اِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوْفٍ۔

انھوں نے نہ اسے قتل کیا نہ سولی دی۔ چاند طلوع نہیں ہوا۔ تو نے کتاب نہیں پڑھی۔ ان عورتوں نے خیر طلب کی ہے۔ نماز کا وقت قریب آ چکا ہے۔ بچے سکول سے لوٹ چکے ہیں۔ وہ دونوں مسجد سے نکلے تھے۔ انھوں نے کتابیں اٹھائی تھیں۔ اگر تو نے غفلت کی تو میں تجھے پیٹوں گا۔ کاش! خدا میری پکار سنتا۔ جب وہ میرے کمرے میں آیا تو میرے پاس بیٹھ گیا۔ جس نے میرا قلم توڑا ہے وہ ظالم آدمی ہے۔

۲۔ مضارع

مضارع معروف کے تین اوزان میں عین کلمہ کی حرکت ہی کا فرق ہے۔ گردان کا انداز ایک جیسا ہے :

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	یَفْعَلُ	تَفْعَلُ		تَفْعَلِیْنَ	اَفْعَلُ
مثنیٰ	یَفْعَلاَنِ	تَفْعَلاَنِ			نَفْعَلُ
جمع	یَفْعَلُوْنَ	یَفْعَلْنَ	تَفْعَلُوْنَ	تَفْعَلْنَ	

مضارع کی گردان کے مختلف صیغوں کے آغاز میں ی، ت، ا، ن کے جو حروف آتے ہیں، یہ علامت مضارع کہلاتے ہیں۔ ان کی مدد سے مضارع کے صیغوں کی پہچان میں سہولت ہوتی ہے۔ مضارع مجہول کی گردان صرف ایک وزن — یُفْعَلُ — پر آتی ہے۔ گردان کا انداز معروف کی گردان ہی کا ہے، یعنی یُفْعَلُ، تُفْعَلُ، تُفْعَلِیْنَ،..... مضارع کی یہ شکل اصلی ہے، اس کے اوزان کے آخر میں بعض حالتوں میں چند ایک تغیرات ہوتے ہیں جن کے باعث مضارع کی پانچ شکلیں پیدا ہو گئی ہیں :

۱۔ مضارع اصلی یعنی یَفْعَلُ جس میں لام کلمہ پر پیش آئی ہے۔
۲۔ مضارع خفیف یعنی یَفْعَلَ جس میں لام کلمہ پر زبر آ گئی ہے۔
۳۔ مضارع اخف یعنی یَفْعَلْ جس میں لام کلمہ ساکن ہے۔
۴۔ مضارع اثقل یعنی یَفْعَلَنَّ جس کے آخر میں مشدد نون لگتا ہے۔
۵۔ مضارع ثقیل یعنی یَفْعَلَنْ جس کے آخر میں ساکن نون لگتا ہے۔

ان سب کا مجہول علامت مضارع پر پیش اور عین کلمہ پر زبر لانے سے بنتا ہے۔

مضارع اصلی کی گردان اوپر گزر چکی ہے۔ باقی گردانیں حسب ذیل ہیں :۔

گردان مضارع خفیف | یہ مضارع منصوب بھی کہلاتا ہے اس میں جمع مؤنث

کے صیغوں کے سوا باقی صیغوں کے آخر میں پائے جانے والے "ن" بھی حذف ہو جاتے ہیں۔

	غائب مذکر	غائب مؤنث	حاضر مذکر	حاضر مؤنث	متکلم مشترک
واحد	یَفعَلَ	تَفعَلَ		تَفعَلِی	اَفعَلَ
مثنیٰ	یَفعَلَا	تَفعَلَا			
جمع	یَفعَلُوا	یَفعَلنَ	تَفعَلُوا	تَفعَلنَ	نَفعَلَ

گردان مضارع اخف | مضارع خفیف اور اخف کی گردان میں صرف یہ فرق ہے کہ خفیف میں جہاں یَفعَلَ، تَفعَلَ وغیرہ کے لام پر زبر ہے، وہاں اخف میں جزم ہے یعنی یَفعَلْ، تَفعَلْ، اَفعَلْ، نَفعَلْ۔ باقی تمام صیغے خفیف ہی کی طرح ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔

گردان مضارع اثقل | یہ مضارع خفیف کے تمام صیغوں کے آخر میں نون ثقیلہ (مشدد) لگانے سے بنتا ہے۔ اس میں واحد مؤنث حاضر کی "ی" اور جمع مذکر کے صیغوں کی "و" حذف ہو جاتی ہے اور یہ صیغے بالترتیب لام کلمہ کی زیر یا پیش سے پہچانے جاتے ہیں۔ مکمل گردان حسب ذیل ہے:

	غائب مذکر	غائب مؤنث	حاضر مذکر	حاضر مؤنث	متکلم مشترک
واحد	یَفعَلَنَّ	تَفعَلَنَّ		تَفعَلِنَّ	اَفعَلَنَّ
مثنیٰ	یَفعَلَانِّ	تَفعَلَانِّ			
جمع	یَفعَلُنَّ	یَفعَلْنَانِّ	تَفعَلُنَّ	تَفعَلْنَانِّ	نَفعَلَنَّ

گردان مضارع ثقیل | اس گردان میں مضارع اثقل کے وہ صیغے نہیں آتے جن کے آخر میں ـــانِّ آتا ہے۔ باقی صیغوں میں نون مشدد کے بجائے نون خفیفہ لگتا ہے یعنی:

یَفعَلَنْ، تَفعَلَنْ، تَفعَلِنْ، اَفعَلَنْ ......

استعمالات مضارع اصلی | مضارع اصلی سے پہلے بعض حروف لگنے سے معنی کے

تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ سادہ مضارع حال اور مستقبل دونوں کے معنی دیتا ہے لیکن لَ لگانے سے حال کے لئے اور سَ یا سَوْفَ لگانے سے مستقبل کے لئے خاص ہو جاتا ہے۔
لَيَفْعَلُ (وہ کرتا ہے) سَيَفْعَلُ (وہ کرے گا) سَوْفَ يَفْعَلُ (وہ تھوڑی دیر میں کرے گا)

قَدْ لگنے سے فعل کو کبھی کبھی کرنے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ قَدْ يَفْعَلُ (وہ کبھی کبھی کرتا ہے یا کرے گا)

كَانَ لگانے سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ كَانَ يَفْعَلُ (وہ کیا کرتا تھا)

مضارع منفی بنانے کے لئے لَا یا مَا کا اضافہ ہوتا ہے۔ لَا يَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا)

لَوْ يَفْعَلُ کے معنی ہوں گے "اگر وہ کرے"۔

مشق نمبر ١٦

اَلْوَلَدُ يَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ هُوَ يَقْرَءُ الْكِتَابَ۔ اَنْتَ تَشْرَبُ اللَّبَنَ۔ اَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِيْ خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ۔ اَلْبَنَاتُ يَلْعَبْنَ فِيْ سَاحَةِ الْمَدْرَسَةِ۔ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَهُمْ۔ اِنَّهُمْ يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ۔ لَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَتَقْرَانِ الْقُرْاٰنَ۔ سَتَغْرِسَانِ الْاَشْجَارَ۔ سَيَطْلُبُكَ الْاَمِيْرُ لِلْخِدْمَةِ۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ سَوْفَ نَبْلُغُ مُرَادَنَا۔ سَوْفَ تَنْدَمَانِ عَلٰى هٰذَا الْفِعْلِ۔ قَدْ يَذْهَبُ الْاَمِيْرُ اِلَى الْقَرْيَةِ۔ قَدْ تَلْعَبُوْنَ بِكُرَةِ الْقَدَمِ۔ قَدْ نَغْسِلُ ثِيَابَنَا فِي الْبَيْتِ۔ كَانَ يَشْكُرُ اللّٰهَ۔ كَانَتِ السَّيِّدَةُ تَصْفَحُ عَنْ خَادِمِهَا۔ كُنْتَ تَنْصُرُ صَدِيْقَكَ۔ كُنْتُمْ تَجْلِسُوْنَ فِي الْحُجْرَةِ۔ لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ لَا تَكْتُمُوْنَ سِرَّكُمْ۔ اَلْمُؤْمِنُ لَا يَغْفُلُ عَنْ صَلَاتِهٖ۔ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰؤُلَاءِ يَنْطِقُوْنَ۔ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ۔ يُحْمَدُ الْمَرْءُ لِكَرَمِهٖ۔ اَلنَّاسُ يُرْزَقُوْنَ

بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ اَلْقَاتِلَانِ یُقْتَلَانِ بِالْقِصَاصِ ۔ عَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ ۔

اللہ جانتا ہے جو ہم کرتے ہیں۔ ہم مدرسے کو جائیں گے اور کمرے میں کرسی پر بیٹھیں گے۔ وہاں لڑکے لکھتے اور پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی کھیلتے ہیں۔ میرے دو دوست بستے اٹھاتے ہوئے آتے ہیں۔ عنقریب میں جان لوں گا۔ تم دونوں امتحان میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ لڑکیاں باغ سے پھول توڑا کرتی نہیں۔ ہم چشمے سے ٹھنڈا پانی پیا کرتے اور پروردگار کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔ کافر جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ عنقریب ہمیں بخشا جاتا ہے گا۔ اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ وہ کبھی کبھی ہنستا ہے۔ وہ نہ سمجھتے ہیں اور نہ جانتے ہیں۔ تو پڑھنے سے پہلے نہیں کھیلتا ہے۔

استعمالات مضارع خفیف | حسب ذیل چار حروف کے بعد مضارع خفیف شکل میں استعمال ہوتا ہے:

۱۔ اَنْ مثلاً اَنْ یَفْعَلَ (یہ کہ وہ کرے)

۲۔ لَنْ مثلاً لَنْ یَفْعَلَ (وہ ہرگز نہ کرے گا) یہ مستقبل میں موکد نفی کے معنی دیتا ہے۔

۳۔ کَیْ مثلاً کَیْ یَفْعَلَ (تاکہ وہ کرے)

۴۔ اِذَنْ مثلاً اِذَنْ یَفْعَلَ (تب وہ کرے گا) اس حرف کو اِذًا بھی لکھا جاتا ہے۔

بسا اوقات جملے میں اَنْ موجود نہیں ہوتا لیکن اس کا مفہوم موجود ہوتا ہے۔ اس موقع پر بھی مضارع خفیف ہی استعمال ہوتا ہے۔ اسے 'اضمارِ اَنْ' کا موقع کہتے ہیں۔ اس کے کچھ علامتی حروف یہ ہیں:

۱۔ حَتّٰی جب مستقبل پر داخل ہو مثلاً اَقْرَءُ حَتّٰی اَفْهَمَ (میں پڑھوں گا یہاں تک کہ سمجھ جاؤں) یہ اصل میں ہے اَقْرَءُ حَتّٰی اَنْ اَفْهَمَ۔

۲۔ لِ جب مستقبل پر داخل ہو مثلاً اَقْرَءُ لِاَعْلَمَ (میں پڑھتا ہوں تاکہ جان جاؤں)

۳۔ اَوْ جب اِلَّا کے معنی رکھتا ہو مثلاً اَلْکَافِرُ یَدْخُلُ النَّارَ اَوْ یَرْجِعَ عَنْ کُفْرِهٖ

۴۔ فَ 'جب ایک ایسے جملے کے دوسرے حصے پر آئے جس کے پہلے حصے میں امر' نہی' استفہام' تمنا' عرض وغیرہ کا مفہوم ہو۔ مثلاً اِذْهَبْ مَعَنَا فَنَلْعَبَ

(ہمارے ساتھ چلو کہ کھیلیں) لَا تَعْجَلْ فَتَسْلَمَ (عجلت نہ کر کہ تو محفوظ رہے) هَلْ لَكَ حَاجَةٌ إِلَيَّ فَأَقْضِيَهَا (کیا تجھے میرے ساتھ کوئی کام ہے کہ میں اسے کر دوں) أَلَا تَخْرُجُ مَعَنَا فَنَلْعَبَ (آپ ہمارے ساتھ نکلیں گے نہیں کہ ہم کھیلیں) لَيْتَنِي صَبَرْتُ فَأَغْلِبَ (کاش میں صبر کرتا کہ غالب ہوتا)

۵۔ وَ اس کا استعمال بھی انہی مواقع میں ہوتا ہے جن میں فَ کا استعمال بتایا گیا ہے یہ حرف معیت کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً لَا تَأْمُرْ بِالصِّدْقِ وَتَكْذِبَ (سچ بولنے کا حکم نہ دے جب کہ تو جھوٹ بولتا ہو)

مشق نمبر ۱۷

أُمِرْتُ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْهِ - لَا أَقْدِرُ أَنْ أَجْلِسَ هٰهُنَا - هَلْ تَقْدِرُ أَنْ تَقْرَءَ هٰذَا الْكِتَابَ - أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ - عَسٰى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ - لَنْ نَصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَاحِدٍ - لَنْ يَنْقُضَ الْكَرِيْمُ الْعَهْدَ - لَنْ تَخْرُجِيْ مِنْ بَيْتِكِ بِاللَّيْلِ - لَنْ تَكْفُرُوْا بِاللّٰهِ - ضَرَبْتُهٗ كَيْ يَقْرَءَ - خَلَقَنَا اللّٰهُ كَيْ نَعْبُدَهٗ - أَنَا فَاعِلٌ هٰكَذَا إِذَنْ يَفْعَلَ أَحْمَدُ - أُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمْ -

استعمالاتِ مضارعِ اخف | مضارع اخف حسب ذیل حروف کے بعد استعمال کیا جاتا ہے:

۱۔ لَمْ مثلاً لَمْ يَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) اس سے ماضی میں فعل کے انکار کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اسے نفی جحد بلَمْ بھی کہتے ہیں۔

۲۔ لَمَّا مثلاً لَمَّا يَفْعَلْ (اس نے اب تک نہیں کیا)

۳۔ لِ مثلاً لِيَفْعَلْ (وہ کرے یا اسے کرنا چاہیئے) اس میں امر کے معنی ہوتے ہیں۔

۴۔ لَا مثلاً لَا تَفْعَلْ (تو نہ کر) یہ نہی کے معنی دیتا ہے۔

۵۔ الفاظ شرط مثلاً إِنْ يَفْعَلْ أَفْعَلْ (اگر وہ کرے تو میں کروں گا)

شرطیہ جملے کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک شرط، دوسرا جواب شرط۔ "اگر وہ کرے" شرط ہے اور "تو میں کروں گا" اس کا جواب۔ قاعدہ یہ ہے کہ شرط والے پہلے حصّے کے علاوہ جواب شرط میں بھی مضارع اخف استعمال ہوتا ہے لیکن اگر اس سے پہلے 'ف' آجائے تو مضارع اصلی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اِنْ یَفْعَلْ فَاَفْعَلُ۔

بسا اوقات جملے میں حرف شرط موجود نہیں ہوتا لیکن شرط کا مفہوم موجود ہوتا ہے اس صورت میں بھی جواب شرط میں مضارع اخف استعمال ہوگا۔ شرط مفہوم ہونے کے مواقع پانچ ہیں:

۱۔ بعد امر مثلاً اِرْحَمْ تُرْحَمْ (رحم کر تو تجھ پر رحم کیا جائے گا)

۲۔ بعد نہی مثلاً لَا تَفْشَلْ تَغْلِبْ (بزدلی نہ کر تو تُو غالب ہوگا)

۳۔ بعد استفہام مثلاً اَیْنَ زَیْدٌ اَذْھَبْ اِلَیْہِ (زید کہاں ہے اگر معلوم ہو تو میں اس کے پاس جاؤں گا۔)

۴۔ بعد تمنا مثلاً لَیْتَ زَیْدًا قَوِیٌّ یَنْصُرْكَ (کاش زید قوی ہوتا تو تیری مدد کرتا)

۵۔ بعد عرض مثلاً اَلَا تَنْزِلُ بِنَا نَفْرَحْ بِصُحْبَتِكَ (کیا آپ ہمارے ہاں تشریف نہیں لائیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ رہ کر خوش ہوں)

شرط مفہوم ہونے کی صورتوں میں اگر جواب شرط پر 'ف' آجائے تو مضارع خفیف استعمال ہوگا اس کی مثالیں اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

الفاظ شرط اوپر استعمالات ماضی کی فصل میں بیان ہو چکے ہیں (دیکھیے صفحہ ۶۸)

ان الفاظ کے بعد کبھی مَا بغرض تاکید لگا دیتے ہیں۔ مثلاً اَیْنَمَا، کَیْفَمَا، حَیْثُمَا وغیرہ۔ مَنْ اور اَنّٰی کے بعد مَا مؤکدہ نہیں لگتا۔ اِنْ مَا اور مَامَا بدل کر اِمَّا اور مَهْمَا ہو جاتے ہیں۔ باقی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۱۸

لَمْ یَکْتُبْ اِلٰی اَخِیْہِ۔ ھُمَا لَمْ یَدْخُلَا دَارِیْ اَلْیَوْمَ۔ لَمْ تَعْرِفُوْا

رَسُولَهُمْ ۔ لَمْ تَذْهَبْنَ اِلَى الْبُسْتَانِ ۔ لَمْ اَقْبِضْ عَلَى اللِّصِّ ۔ لَمْ نَعْدِلْ عَنِ الْحَقِّ ۔ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِي قُلُوْبِكُمْ ۔ لَمَّا يُحْصَدِ الزَّرْعُ ۔ لَمَّا تَحْفَظِيْ دَرْسَكِ ۔ لَمَّا تَسْمَعَا كَلَامَ اللّٰهِ ۔ لِيَقْرَءَا دُرُوْسَهُمَا ۔ لِنَرْحَمْ عَلَى الضُّعَفَاءِ ۔ لِيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۔ لِيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ لِيَجْلِسُوْا مَعَ اُسْتَاذِهِمْ ۔ وَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا ۔

لَا تَأْكُلْ وَاَنْتَ شَبْعَانُ ۔ لَا تَشْرَبَا الْمَاءَ الْبَارِدَ ۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۔ لَا تَحْزَنِيْ ۔ لَا تَضْرِبْنَ اَوْلَادَكُنَّ ۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ ۔ مَنْ يَتْعَبْ فِيْ صِغَرِهٖ يَفْرَحْ فِيْ كِبَرِهٖ ۔ مَا تَفْعَلْ شَرًّا تَنْدَمْ عَلَيْهِ ۔ اَيْنَ تَذْهَبْ اَصْحَبْكَ ۔ اَنّٰى يَنْزِلْ ذُو الْعِلْمِ يُسْمَعْ ۔

استعمالاتِ مضارع ثقیل و اثقل مضارع کی یہ شکلیں فعل کے معنی میں تاکید پیدا کر دیتی ہیں۔ اثقل میں ثقیل کی نسبت زیادہ زور ہوتا ہے۔ مضارع کی ان شکلوں سے پہلے درج ذیل الفاظ میں سے کسی نہ کسی لفظ کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ لَ مثلاً لَيَفْعَلَنَّ (وہ ضرور کرے گا)

۲۔ لَا مثلاً لَا يَفْعَلَنَّ (وہ ہرگز نہ کرے گا)

۳۔ الفاظ استفہام مثلاً هَلْ تَذْهَبَنَّ (کیا تو ضرور جائے گا)

۴۔ لَيْتَ مثلاً لَيْتَ يَفْعَلَنَّ (کاش وہ ضرور کرتا)

۵۔ مَا جو عموماً الفاظ شرط کے بعد اور کبھی رُبَّ کے بعد بھی آتا ہے۔ مثلاً اِمَّا تَذْهَبَنَّ اِلٰى زَيْدٍ (اگر تو کبھی زید کے ہاں جائے) اِمَّا اصل میں اِنْ مَا ہے۔

مذکورہ مثالوں میں مضارع اثقل استعمال کیا گیا ہے لیکن مضارع ثقیل کے استعمالات بھی یہی ہیں۔

مشق نمبر ۱۹

لَيَذْهَبَنَّ الْاَوْلَادُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ ۔ لَيُصِرَّنْ زَيْدٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ۔ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ۔ لَتُبْلَوُنَّ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۔ لَاتَلْعَبَنَّ مَعَ الْوِلْدَانِ ۔ لَاتَصْنَعَنَّ مَعْرُوْفاً فِيْ غَيْرِ اَهْلِهٖ ۔ هَلْ تَشْرَبَانِّ الْقَهْوَةَ۔ هَلْ تَسْأَلُنَانِّ عَنْ اَعْمَالِكُنَّ ۔ لَيْتَ تَسْمَعَانِّ كَلَامِيْ ۔ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْكِلَاهُمَا۔

۳ ۔ اَمر

سادہ امر مضارع اخف سے علامت مضارع ہٹا دینے سے بن جاتا ہے ۔ اس طرح بننے والا لفظ اگر ساکن الاول ہو تو اسے پڑھنے کے لئے پہلے ہمزۂ وصل بڑھا دیتے ہیں۔ جب امر مضموم العین ہو تو ہمزہ وصل مضموم ہوتا ہے ورنہ مکسور مثلاً يَضْرِبُ سے اِضْرِبْ ، يَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور يَكْتُبُ سے اُكْتُبْ ۔

تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لئے مضارع ثقیل یا اثقل سے علامت مضارع ہٹا کر بھی امر بنا لیا جاتا ہے ۔ مثلاً تَفْعَلَنَّ سے اِفْعَلَنَّ یا تَفْعَلَنْ سے اِفْعَلَنْ ۔

امر میں صرف حاضر کا صیغہ ہوتا ہے ۔ غائب اور متکلم کے لئے امر کا مفہوم ' مضارع اخف پر ل کے اضافہ سے پیدا کیا جاتا ہے ' جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ۔

امر کی گردانیں حسبِ ذیل ہیں :

	گردان امر سادہ		گردان امر اثقل	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	اِفْعَلْ	اِفْعَلِيْ	اِفْعَلَنَّ	اِفْعَلِنَّ
مثنیٰ	اِفْعَلَا		اِفْعَلَانِّ	
جمع	اِفْعَلُوْا	اِفْعَلْنَ	اِفْعَلُنَّ	اِفْعَلْنَانِّ

مشق نمبر ۲۰

اُشْكُرْ لِلّٰهِ ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۔ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا ۔ اُعْبُدُوا اللّٰهَ ۔ اِغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ ۔ اِقْطِفْنَ الْاَزْهَارَ ۔ اِحْفَظِيْ دَرْسَكِ ۔ اِفْتَحَا نَوَافِذَ الْحُجْرَةِ ۔ اُخْرُجْنَ اِلَى الْحُقُوْلِ اُكْتُبْنَ رِسَالَةً اِلٰى اُمِّكِ ۔ اُنْصُرْنَ الْمَظْلُوْمَ ۔ اِصْبِرَانِّ عَلٰى شَدَائِدِ السَّفَرِ ۔ اُطْلُبَانِّ مَرْضَاةَ اللّٰهِ ۔ اِشْرَبَانِّ الْمَاءَ الْبَارِدَ فِي الصَّيْفِ ۔

کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ دھو ۔ درس کے وقت کے بعد کھیل ۔ تم دونوں گھر کا دروازہ کھولو ۔ تم عورتیں میری یہ قمیض لے کر جاؤ ۔ اپنی لاٹھی سے پتھر کو مار ۔ اس گاؤں میں سکونت اختیار کرو ۔ زینب ! میری بات سن اور بھلے کام کر ۔ فاطمہ ! تو اپنی بہن کے ساتھ ضرور کھیل ۔ تم سب ضرور خدا کا شکر کرو ۔ تم دونوں ضرور اپنے گھر کو لوٹ جاؤ ۔

۴ ۔ ذوالفعل

اوپر تقسیم فعل کی فصل میں بیان ہو چکا ہے کہ ذوالفعل یعنی وہ ذات جس کی طرف فعل منسوب کیا جاتا ہے ، معروف بھی ہو سکتا ہے اور مجہول بھی ۔ ثلاثی مجرد میں تمام ابواب فعل کے لئے ذوالفعل کا ایک ہی وزن فَاعِلٌ ہے ۔ جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا)، سَارِقٌ (چور) ، اٰكِلٌ (کھانے والا) ذوالفعل مجہول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے ۔ جیسے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) مَسْرُوْقٌ (چرایا ہوا) مَاْكُوْلٌ (کھایا ہوا) ۔ عدد اور تذکیر و تانیث کے اعتبار سے ان اوزان کی شکلیں مندرجہ ذیل ہوں گی :

	ذوالفعل معروف		ذوالفعل مجہول	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	فَاعِلٌ	فَاعِلَةٌ	مَفْعُوْلٌ	مَفْعُوْلَةٌ
مثنیٰ	فَاعِلَانِ	فَاعِلَتَانِ	مَفْعُوْلَانِ	مَفْعُوْلَتَانِ

جمع فَاعِلُونَ فَاعِلَاتٌ مَفْعُولُونَ مَفْعُولَاتٌ

اعراب کے اختلاف سے ان شکلوں میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ اسم کے مباحث میں بیان ہو چکی ہے۔

۵۔ اسم الفعل (یا مصدر)

ثلاثی مجرّد کے مصادر بہت سے ہیں اور تمام کے تمام سماعی ہیں۔ اس لئے ان کو کسی قاعدے کے تحت لانا مشکل ہے۔ مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

۱۔ ساکن العین: فِعْلٌ (مثلاً فَهْمٌ۔ عِلْمٌ۔ شُغْلٌ) فِعْلَةٌ (مثلاً رَحْمَةٌ۔ خِدْمَةٌ۔ قُدْرَة) فِعْلیٰ (مثلاً دَعْوىٰ۔ ذِكْرىٰ۔ بُشْرىٰ) فِعْلَانٌ (مثلاً طيرانٌ۔ حِرْمَانٌ)

۲۔ مفتوح العین: فِعَلٌ (مثلاً طَلَبٌ، صِغَرٌ، هُدًى) فِعَالٌ (مثلاً ذَهَابٌ، إِبَاءٌ، سُؤَالٌ) فَعَلَةٌ (مثلاً غَلَبَةٌ) فِعَالَةٌ (مثلاً رَدَايَةٌ۔ دِرَايَةٌ، بُغَايَةٌ) فَعَلَانٌ (مثلاً خَفَقَانٌ)۔

۳۔ مکسور العین: فَعِلٌ (مثلاً كَذِبٌ) فَعِلَةٌ (مثلاً سَرِقَةٌ) فَعِيلٌ (مثلاً زَئِيرٌ)

۴۔ مضموم العین: فُعُلٌ (مثلاً سُخُطٌ) فُعُولٌ (مثلاً دُخُولٌ) فُعُولَةٌ (مثلاً صُعُوبَةٌ) فَعُولٌ (مثلاً وَضُوءٌ)

۵۔ مصدر میمی: مَفْعَلٌ (مثلاً مَدْخَلٌ، مَرْجِعٌ) مَفْعِلَةٌ (مثلاً مَسْغَبَةٌ۔ مَحْمِدَةٌ)

بعض اوزان خاص معانی پر دلالت بھی کرتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ فِعَالَةٌ پیشے کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً تِجَارَة، زِرَاعَة، خِيَاطَة (سینا)

۲۔ فُعَالٌ امراض کے معنی دیتا ہے۔ زُكَام، صُدَاع (دردسر) رُعَاف (نکسیر)

۳۔ فَعَلَانٌ میں اضطراب کے معنی ہیں مثلاً خَفَقَان، جَوَلَان (دوڑنا)

۴۔ فُعْلَۃٌ رنگوں کے لئے آتا ہے۔ مثلاً حُمْرَۃٌ، خُضْرَۃٌ۔

۵۔ فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ آوازوں کے لئے آتے ہیں مثلاً نُبَاح (بھونکنا) خُوَارٌ (ڈکرانا) زَئِیْرٌ (دھاڑنا)، ھَدِیْرٌ (غرغوں کرنا)

۶۔ فَعْلَۃٌ کسی کام کے ایک مرتبہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً ضَرْبَۃٌ (ایک دفعہ مارنا) اسے اسم مرّۃ بھی کہتے ہیں۔

۷۔ فِعْلَۃٌ کسی کام کے کرنے کی نوعیت کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً جِلْسَۃ (بیٹھنے کا طریقہ) اسے اسم نوع بھی کہتے ہیں۔

۸۔ تَفْعَالٌ اور فِعِّیْلٰی مصدر میں مبالغہ کے معنی دیتے ہیں۔ مثلاً تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) دِلِّیْلٰی (زیادہ رہنمائی کرنا)

کبھی اسم فاعل یا اسم مفعول کے وزن پر بھی مصدر آتا ہے مثلاً بَاقِیَۃ (بقا، کَاذِبَۃ (جھوٹ) مَیْسُوْر (یسر) فعل کے ہر مادے سے مصدر کے اوزان عموماً ایک دو اور کبھی اس سے زیادہ بھی آتے ہیں لیکن سب اوزان کسی مادے سے نہیں آتے۔

۶۔ صِفت

صفت (جسے کبھی صفت مُشبّہ بھی کہا جاتا ہے) کے اوزان بھی سماعی ہیں۔ مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

فِعْلٌ مثلاً صَعْبٌ (مشکل)، صِفْرٌ (خالی)

فَعِلٌ مثلاً حَسَنٌ (اچھا)، فَرِحٌ (خوش)

فُعَالٌ مثلاً جَبَانٌ (بزدل)، شُجَاعٌ (دلیر)

فَعِیْلٌ مثلاً کَرِیْم یہ وزن جب فاعل کے معنی میں ہو تو مؤنث کے لئے ۃ لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

فَعُوْلٌ مثلاً غَفُوْدٌ یہ وزن جب مفعول کے معنی میں ہو تو مؤنث کے لئے ۃ لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

فَعْلَانُ مثلاً عَطْشَانُ (پیاسا)، غَضْبَانُ (غصّے میں) اس کی مؤنث فَعْلیٰ کے وزن پر آتی ہے۔ یہ وزن عارضی صفتوں کے لئے آتا ہے۔

اَفْعَلُ یہ وزن رنگ، عیب یا حُلیہ کے بیان کے لئے آتا ہے۔ اس کی مؤنث فَعْلَاء کے وزن پر آتی ہے۔ مثلاً اَسْوَدُ (کالا) اَعْرَجُ (لنگڑا) اَعْیَنُ (فراخ چشم) ان کی مؤنث علی الترتیب سَوْدَاء، عَرْجَاء اور عَیْنَاء ہوگی۔

۷۔ مفضّل

اسے افعل التفضیل بھی کہتے ہیں۔ اس کا وزن مذکر میں اَفْعَلُ مثلاً اَکْبَرُ اَصْغَرُ وغیرہ اور مؤنث میں فُعْلیٰ مثلاً کُبْرٰی، صُغْرٰی وغیرہ آتا ہے۔ مختلف شکلیں حسب ذیل ہیں:

	مذکر	مؤنث
واحد :	اَفْعَلُ	فُعْلیٰ
مثنیٰ :	اَفْعَلَانِ	فُعْلَیَانِ
جمع	اَفْعَلُوْنَ	فُعْلَیَاتٌ
	اَفَاعِلُ	فُعَلٌ

رنگ، عیب اور حلیے کے معنی والے مادے سے مفضّل نہیں آتا۔ ایسے لفظوں سے اگر مفضل کا مفہوم ادا کرنا ہو تو اَشَدُّ مِنْ یا اَکْثَرُ مِنْ لگا کر ادا کرتے ہیں۔ مثلاً اَشَدُّ سَوَادًا مِنْ فُلَانٍ۔

۸۔ مبالغہ

مبالغہ کے مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

۱۔ فَعَّال مثلاً عَلَّام، جَبَّار، قَہَّار، کَبَّار۔

۲۔ فَعَّالَة مثلاً عَلَّامَة، فَہَّامَة

٣۔ فِعِّيْل مثلاً صِدِّيْق ، شِرِّيْر
٤۔ فَاعُوْل مثلاً فَارُوْق ، طَاغُوْت
٥۔ فُعَلَة مثلاً ضُحَكَة ، حُطَمَة
٦۔ مِفْعَل مثلاً مِنْعَم ، مِحْرَب
٧۔ مِفْعَال مثلاً مِفْضَال، مِكْسَال
٨۔ مِفْعِيْل مثلاً مِسْكِيْن۔

٩۔ ظرف

ظرفِ مکان و زمان کے تین وزن ہیں :
١۔ مَفْعَلٌ مثلاً مَكْتَبٌ ، مَسْمَعٌ
٢۔ مَفْعِلٌ مثلاً مَسْجِدٌ ، مَجْلِسٌ ، مَنْزِلٌ
٣۔ مُفْعُلٌ مثلاً مُكْحُل
٤۔ مَفْعَلَةٌ مثلاً مَدْرَسَةٌ ، مَأْبَلَة (اونٹوں کی جگہ) مَسْبَعَة (درندوں کی جگہ)

١٠۔ آلہ

آلہ کے اوزان حسب ذیل ہیں :
١۔ مِفْعَلٌ مثلاً مِسْطَرٌ ، مِخْيَطٌ (سوئی)
٢۔ مِفْعَلَةٌ مثلاً مِرْوَحَةٌ (پنکھا) ، مِكْنَسَة (جھاڑو)
٣۔ مِفْعَالٌ مثلاً مِقْرَاضٌ (قینچی) ، مِفْتَاحٌ (چابی)

مشق نمبر ٢١

سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ ۔ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ ۔ اَلْحِلْمُ سَجِيَّةٌ فَاضِلَةٌ۔

اَلْاِنْسَانُ اَشْرَفُ الْمَخْلُوْقَاتِ - اَلْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ - اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ - اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ - آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ - اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ - اَللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ - اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ - اَلدُّنْيَا دَارُ الْغُرُوْرِ - اَلصَّمْتُ زِيْنَةُ الْعَالِمِ وَ سَتْرُ الْجَاهِلِ - صَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُوْنٌ - اُمُّكَ اَشْفَقُ النَّاسِ عَلَيْكَ - اَنَا عَطْشَانُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ خَشِنٌ - اَلْجُنْدِيُّ شُجَاعٌ وَالْوَلَدُ شِرِّيْرٌ - اَللّٰهُ قُدُّوْسٌ وَهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ - مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ - مَرْكَزُ الدَّائِرَةِ نُقْطَةٌ فِيْ وَسَطِهَا - اَلطَّعَامُ يُطْبَخُ فِي الْمَطْبَخِ - لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ - سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ -

ابوابِ ثلاثی مزید

ثلاثی مزید کے ابواب بارہ ہیں۔ ان کا صیغہَ ماضی ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو حرف زائد لگانے سے بنتا ہے۔ ذیل میں ان کے صیغہ ماضی کی علامات اور ابواب کے نام دیتے ہوئے ہیں :

ا ۔ وہ ابواب جو متحرک الاول ہیں اور ایک حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں :-

۱۔ اَفْعَلَ (باب اِفْعَال) اس کی علامت فاکلمہ ساکن اور اس سے قبل ہمزہ مفتوح ہے۔

۲۔ فَعَّلَ (باب تَفْعِیْل) اس کی علامت عین کلمہ کا مشدد ہونا ہے۔

۳۔ فَاعَلَ (باب مُفَاعَلَہ) اس کی علامت فاکلمہ اور عین کلمہ کے درمیان الف ہے

ب : وہ ابواب جو متحرک الاوّل ہیں اور دو حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں :

۱۔ تَفَعَّلَ (باب تَفَعُّل) اس میں عین کلمہ مشدد اور فاکلمہ سے قبل ت ہوتی ہے۔

۲۔ تَفَاعَلَ (باب تَفَاعُل) اس میں فاکلمہ سے قبل ت اور فاکلمہ اور عین کلمہ کے درمیان الف ہوتا ہے۔

ج : وہ ابواب جو ساکن الاوّل ہیں[1] اور ان میں ایک حرف زائد ہے :

۱۔ اِنْفَعَلَ (باب اِنْفِعَال) اس کی علامت فاکلمہ سے قبل نون ساکن ہے۔

۲۔ اِفْتَعَلَ (باب اِفْتِعَال) اس کی علامت فاکلمہ ساکن اور عین کلمہ سے قبل ت ہے

۳۔ اِفْعَلَّ (باب اِفْعِلَال) اس میں فاکلمہ ساکن اور لام کلمہ مشدد ہوتا ہے۔

د : وہ ابواب جو ساکن الاوّل ہیں اور ان میں دو حرف زائد ہیں :-

۱۔ اِسْتَفْعَلَ (باب اِسْتِفْعَال) اس میں فاکلمہ سے قبل س ساکن اور ت لگتی ہے۔

---

[1] ۔ مثالوں میں الفاظ کے شروع میں ہمزہ وصل لگایا گیا ہے۔ استعمال میں اس کو پڑھنے کی نوبت کم ہی آتی ہے۔

۲۔ اِفْعَوْعَلَ (باب اِفْعِیْعَال) اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ اور عین کلمہ آتا ہے۔
۳۔ اِفْعَوَّلَ (باب اِفْعِوَّال) اس میں عین کلمہ کے بعد واو مشدد ہے۔
۴۔ اِفْعَالَّ (باب اِفْعِیْلَال) اس میں لام کلمہ مشدد اور اس سے قبل الف ہے۔
ان بارہ ابواب میں سے پہلے نو ابواب کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ آخری تین ابواب کے الفاظ سے بہت کم واسطہ پڑتا ہے۔

مشتقات ثلاثی مزید

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ثلاثی مزید کے پانچ مشتقات ہیں یعنی ماضی، مضارع، امر، ذوالفعل اور اسم الفعل۔ ان کے بنانے کے قواعد اور اوزان حسب ذیل ہیں:

ماضی | تمام ابواب کا ماضی معروف کا پہلا صیغہ اوپر کی فصل میں لکھ دیا گیا ہے۔ گردان کا اسلوب وہی ہے جو ثلاثی مجرد میں گزر چکا ہے، البتہ باب کی علامت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً اَفْعَلَ سے اَفْعَلَ، اَفْعَلَتْ، اَفْعَلْتَ، اَفْعَلْتِ، اَفْعَلْتُ، اَفْعَلَا اَفْعَلْتَا ۔۔۔۔۔۔ کے وزن پر فَعَّلَ سے فَعَّلَ، فَعَّلَتْ، فَعَّلْتَ، فَعَّلْتِ، فَعَّلْتُ ۔۔۔۔۔ اور تَفَاعَلَ سے تَفَاعَلَ، تَفَاعَلَتْ، تَفَاعَلْتَ، تَفَاعَلْتِ، تَفَاعَلْتُ کے وزن پر گردان ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس۔

مجہول بنانے کے لئے ماضی معروف کے پہلے صیغے میں ماقبل آخر کو زیر اور پھر اس کے ماقبل کی ہر حرکت کو پیش دیتے ہیں۔ مثلاً اَفْعَلَ سے اُفْعِلَ، تَفَعَّلَ سے تُفُعِّلَ، فَاعَلَ سے فُوْعِلَ وغیرہ،

ماضی کے استعمالات وہی ہیں جو اوپر ثلاثی مجرد کے تحت بیان ہو چکے۔

مضارع | ماضی معروف کے پہلے صیغے سے قبل علامت مضارع لگا کر اس سے پہلے تین ابواب میں ضمہ دیتے ہیں اور باقی ابواب میں فتحہ، نیز عین کلمہ کو باب تفعّل اور تفاعل میں فتحہ دیتے ہیں اور باقی ابواب میں کسرہ۔ مثلاً اَفْعَلَ سے یُاَفْعِلُ (جو بدل کر یُفْعِلُ ہو جاتا ہے۔) فَعَّلَ سے یُفَعِّلُ، تَفَعَّلَ سے یَتَفَعَّلُ، تَفَاعَلَ سے یَتَفَاعَلُ،

اِنْفَعَلَ سے یَنْفَعِلُ وغیرہ۔

مضارع مجہول بنانے کے لئے علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کی ہر حرکت کو فتحہ کر دیتے ہیں مثلاً یُفْعِلُ سے یُفْعَلُ، یُفَعِّلُ سے یُفَعَّلُ، یَتَفَعَّلُ سے یُتَفَعَّلُ وغیرہ۔

مضارع کی قسمیں خفیف، اخف، ثقیل اور اثقل اسی طرح ہوتی ہیں جیسے اوپر بیان ہوئیں۔ استعمالات مضارع میں بھی کوئی فرق نہیں۔ گردانوں کا انداز وہی ہے جو ثلاثی مجرد کے تحت بیان ہو چکا۔ مثلاً یُفْعِلُ، تُفْعِلُ، تُفْعِلِیْنَ، اُفْعِلُ ..... یُفَعِّلُ، تُفَعِّلُ، تُفَعِّلِیْنَ، اُفَعِّلُ ..... یُفَاعِلُ، تُفَاعِلُ، تُفَاعِلِیْنَ، اُفَاعِلُ وغیرہ۔

اَمر امر حسب سابق مضارع اخف کے حاضر کے صیغوں سے علامت مضارع دور کرنے سے بنتا ہے۔ مثلاً تُأَفْعِلُ (تُفْعِلُ) سے اَفْعِلْ، تُفَعِّلُ سے فَعِّلْ، تُفَاعِلُ سے فَاعِلْ وغیرہ

ذوالفعل مضارع کے پہلے صیغے میں علامت مضارع کو ہٹا کر میم مضموم (مُ) لگائی جاتی ہے۔ پھر ماقبل آخر کو ذوالفعل معروف کے لئے کسرہ اور مجہول کے لئے فتحہ دیتے ہیں۔ مثلاً یُفْعِلُ سے مُفْعِلٌ معروف اور مُفْعَلٌ مجہول ہے۔ یُفَعِّلُ سے مُفَعِّلٌ معروف اور مُفَعَّلٌ مجہول ہے۔

اسم الفعل اوپر ابواب کے جو نام بیان ہوتے ہیں، وہی ان کے اسم الفعل کے اوزان ہیں۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ باب تفعیل کا اسم الفعل تَفْعِیْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے اور تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر بھی۔ نیز باب مفاعلہ کے اسم الفعل کے وزن بھی دو ہیں مُفَاعَلَۃٌ اور فِعَالٌ۔

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے، ثلاثی مجرد اور مزید کی گردانوں کے اسلوب میں کوئی فرق نہیں۔ صرف مزید کے ابواب کی علامات کا لحاظ رکھتے ہوتے گردان مجرد کے طریق پر کی جاسکتی ہے۔ اس لئے یہاں ان سب ابواب کی تفصیلی گردانیں لکھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ماضی مضارع اور امر کے پہلے صیغہ اور ذوالفعل اور اسم الفعل پر مشتمل ایک مختصر گردان یاد کر

لینی چاہیئے اور بوقت ضرورت اس سے مکمل گردانیں وضع کر لی جائیں جو ابواب صرف لازم آتے ہیں، ان کے مجہول نہیں دیئے گئے :

باب	معروف			مجہول				
	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	اسم الفعل
افعال	اَفْعَلَ	يُفْعِلُ	مُفْعِلٌ	اُفْعِلَ	يُفْعَلُ	مُفْعَلٌ	اَفْعِلْ	اِفْعَالٌ
تفعیل	فَعَّلَ	يُفَعِّلُ	مُفَعِّلٌ	فُعِّلَ	يُفَعَّلُ	مُفَعَّلٌ	فَعِّلْ	تَفْعِيْلٌ، تَفْعِلَةٌ
مفاعلہ	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعِلٌ	فُوْعِلَ	يُفَاعَلُ	مُفَاعَلٌ	فَاعِلْ	مُفَاعَلَةٌ، فِعَالٌ
تفعّل	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعِّلٌ	تُفُعِّلَ	يُتَفَعَّلُ	مُتَفَعَّلٌ	تَفَعَّلْ	تَفَعُّلٌ
تفاعل	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تُفُوْعِلَ	يُتَفَاعَلُ	مُتَفَاعَلٌ	تَفَاعَلْ	تَفَاعُلٌ
انفعال	اِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	مُنْفَعِلٌ	-	-	-	اِنْفَعِلْ	اِنْفِعَالٌ
افتعال	اِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	مُفْتَعِلٌ	اُفْتُعِلَ	يُفْتَعَلُ	مُفْتَعَلٌ	اِفْتَعِلْ	اِفْتِعَالٌ
افعلال	اِفْعَلَّ	يَفْعَلُّ	مُفْعَلٌّ	-	-	-	اِفْعَلِلْ	اِفْعِلَالٌ
استفعال	اِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعِلٌ	اُسْتُفْعِلَ	يُسْتَفْعَلُ	مُسْتَفْعَلٌ	اِسْتَفْعِلْ	اِسْتِفْعَالٌ
افعیعال	اِفْعَوْعَلَ	يَفْعَوْعِلُ	مُفْعَوْعِلٌ	-	-	-	اِفْعَوْعِلْ	اِفْعِيْعَالٌ
افعوال	اِفْعَوَّلَ	يَفْعَوِّلُ	مُفْعَوِّلٌ	-	-	-	اِفْعَوِّلْ	اِفْعِوَّالٌ
افعیلال	اِفْعَالَّ	يَفْعَالُّ	مُفْعَالٌّ	-	-	-	اِفْعَالِلْ	اِفْعِيْلَالٌ

مشق نمبر ۲۲

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى ۔ اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۔
لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۔ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَيْنِ ۔ اَيْنَمَا
تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ ۔ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا
نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۔ اِنِّيْ مُرْسِلَةٌ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۔
اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ يُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ ۔ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا

تُعَسِّرُوَ تَمِّمُ بِالْخَيْرِ - لَا اُكَلِّمُ الْيَوْمَ اِنْسِيّاً - لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ وَ فَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلاً - لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِهٖ - اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ -

جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ - حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوٰتِ - قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ - لَاتُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ - اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ - سَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيْراً - اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ -

تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ - تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ - اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ - تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ - اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ - اِعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ - اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَلَاتَفَرَّقُوْا - هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ - اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ - اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ - تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ - يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْساً - اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ - اِنْبَعَثَ اَشْقٰهَا - فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ - سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ - يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ - تُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً -

هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ - اِنْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا - اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَاتَسْتَغْفِرْ لَهُمْ - اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ - لِيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَايَجِدُوْنَ نِكَاحاً - لَمَّا رَاَوْهُ عَارِضاً مُسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا - لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ - سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَايَعْلَمُوْنَ -

اِخْشَوْشَنَ الثَّوْبُ - سَوْفَ تَحْدَوْدِبُ هٰذِهِ الْعَجُوْزُ - اِجْلَوَّذَ الرَّجُلُ - اِعْلَوَّطَ الْبَعِيْرُ - اِبْهَارَّ اللَّيْلُ - هُوَ يَحْمَارُّ تَارَةً وَيَصْفَارُّ اُخْرٰى - فِيْهِمَا جَنَّتَانِ مُدْهَامَّتَانِ -

مشتقات رباعی مجرد و مزید

رباعی مجرد و مزید کے مشتقات وہی ہیں جو ثلاثی مزید کے ہیں۔ ان کے بنانے کا طریقہ بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا۔ اس لئے یہاں صرف ان کی مختصر گردان لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ رباعی مزید کے تینوں ابواب صرف لازم آتے ہیں، اس لئے ان کا مجہول نہیں۔

	معروف			مجہول				
باب	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	اسم الفعل
فعلال	فَعْلَلَ	يُفَعْلِلُ	مُفَعْلِلٌ	فُعْلِلَ	يُفَعْلَلُ	مُفَعْلَلٌ	فَعْلِلْ	فَعْلَلَةٌ، فِعْلَالٌ
تفعلل	تَفَعْلَلَ	يَتَفَعْلَلُ	مُتَفَعْلِلٌ	-	-	-	تَفَعْلَلْ	تَفَعْلُلٌ
افعنلال	اِفْعَنْلَلَ	يَفْعَنْلِلُ	مُفْعَنْلِلٌ	-	-	-	اِفْعَنْلِلْ	اِفْعِنْلَالٌ
افعلال	اِفْعَلَلَّ	يَفْعَلِلُّ	مُفْعَلِلٌّ	-	-	-	اِفْعَلْلِلْ	اِفْعِلْلَالٌ

مشق نمبر ۲۳

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ۔ اَلْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ۔ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا۔ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ۔ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ۔ دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ۔ تَبَرْقَعَ زَيْدٌ۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ۔ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ اٰمَنُوا۔ اِشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ كَفَرُوا۔ اِعْرَنْكَسَ الشَّعْرُ۔ اِسْحَنْفَرَ الْخَطِيبُ۔

مبدلاتِ فعل

مشتقات فعلیہ کے اصل اوزان اور ان کی گردانوں کا بیان ہو چکا۔ عام حالات میں فعل انہی صورتوں میں آتا ہے جن کا تقاضا اصل اوزان کرتے ہیں لیکن جب کسی لفظ میں بعض حرف یا حرکت یا سکون اس طرح پر آجاتے ہیں کہ ان کا اصلی وزن ناگوار ہو جاتا ہے تو اصلی وزن میں

ذرا تبدیلی کر کے لفظ کو خفیف کر لیا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ مُبدَل کہلاتے ہیں۔

اصول تخفیف اصل وزن کی ثقالت کے اسباب چونکہ متنوع ہو سکتے ہیں اس لئے مبدلات کے اوزان مخصوص نہیں کئے جا سکتے۔ البتہ الفاظ کی تبدیلیوں پر غور کر کے جن اصول تخفیف کی طرف رہنمائی ملتی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ فتحہ سب سے خفیف حرکت ہے اور ضمہ سب سے ثقیل۔ فتحہ کی ادائیگی دوسری حرکتوں کی نسبت آسان ہے۔

۲۔ الف، ی، و بالترتیب فتحہ، کسرہ، ضمہ کے موافق ہیں۔ یہ اپنے اوپر حرکت گوارا نہیں کرتے بلکہ اپنے ماقبل کی حرکت کو موافق چاہتے ہیں۔ اس غرض سے کبھی یہ خود متحرک ہونے کے بجائے اپنی حرکت بھی ماقبل کو دیتے دیتے ہیں۔ اس اصول کے تحت ماضی قَوَلَ بدل کر قالَ اور مضارع یَقْوُلُ بدل کر یَقُوْلُ ہو جاتا ہے۔

۳۔ حروفِ علت — الف، ی، و — غیر موافق حرکات کی صورت میں ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں دوسرے حروف کی حرکتیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ مثلاً ماضی مجہول قُوِلَ بدل کر قِیْلَ اور مضارع یَخْوَفُ بدل کر یَخَافُ ہو جاتا ہے۔

۴۔ لفظ کو ثقیل بنانے میں ہمزہ بھی حروف علت کے مشابہ ہے۔

۵۔ دو ساکن حروف جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر حرف علت کے ساتھ کوئی حرف ساکن ہو تو حرفِ علت کو لفظ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً یَقُوْلُ سے مضارع اخف یَقُوْلْ آنا چاہیئے لیکن اجتماع ساکنین کی وجہ سے یہ بدل کر یَقُلْ ہو جاتا ہے۔

۶۔ ایک ہی حرف اگر مکرر آجائے اور دونوں متحرک ہوں تو لفظ ثقیل ہو جاتا ہے۔ یہ ثقالت مکرر ہمزہ کے آنے سے بھی پیدا ہوتی ہے جب ان میں ایک متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ پہلی صورت میں ایک حرکت کو ساکن کر دیتے ہیں۔ مثلاً مَدَدَ سے مَدَّ (مَدْدَ) اور دوسری صورت میں حرکت کو طویل کر دیتے ہیں۔ مثلاً اَءْمَنُ سے آمَنُ۔

اقسام مبدلات چونکہ تخفیف کی ضرورت حروف علت، ہمزہ اور مکرر حروف کے آنے کے مواقع پر ہوتی ہے اس لئے لفظ کے مادے میں ان اسباب کے پائے جانے کی

کی بنا پر مبدلات کی مندرجہ ذیل قسمیں بن گئی ہیں۔

۱۔ مثال : اگر مادہ میں فا کلمہ و یا ی ہو مثلاً وصف، یبس۔ پہلا مثال واوی ہے، دوسرا مثال یائی۔

۲۔ اجوف : اگر مادہ میں عین کلمہ و یا ی ہو مثلاً قول، بیع۔ پہلا اجوف واوی اور دوسرا اجوف یائی ہے۔

۳۔ ناقص : اگر مادہ میں لام کلمہ و یا ی ہو مثلاً لھو، رمی۔ یہ بالترتیب ناقص واوی اور ناقص یائی کہلاتے ہیں۔

۴۔ مہموز : اگر مادہ میں کہیں ہمزہ واقع ہو۔ مثلاً أکل، سأل، قرء۔ یہ بالترتیب مہموز الفاء، مہموز العین اور مہموز اللام کہلاتے ہیں۔

۵۔ مضاعف : اگر مادہ میں حرف مکرّر یا مشابہ یکجا ہو جائیں۔ مثلاً مدد، مرد۔

جس لفظ کے مادہ میں کوئی حرف علت پایا جائے اُسے مُعتَل بھی کہتے ہیں۔

مبدلات کی مذکورہ قسمیں کبھی باہم مرکب ہو کر بھی آجاتی ہیں۔ مثلاً دقی مثال بھی ہے اور ناقص بھی اور طوی اجوف ناقص ہے۔ اجوف ناقص کبھی مضاعف بھی ہوتا ہے۔ مثلاً حیّی۔ اسی طرح اور بھی کئی ترکیبیں ممکن ہو سکتی ہیں، مگر تبدیلیوں کے لحاظ سے جو اقسام قابل لحاظ ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مثال ناقص مثلاً دقی۔ اسے لفیف مفروق بھی کہتے ہیں۔

۲۔ اجوف ناقص مثلاً روی۔ اسے لفیف مقرون بھی کہتے ہیں۔

۳۔ اجوف ناقص مضاعف مثلاً حیّی، عیّ۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ مبدلات کی بکثرت تبدیلیوں کی وجہ سے گردانوں کا کوئی مخصوص وزن مقرر کرنا ممکن نہیں۔ اس وجہ سے یہ بات زیادہ سہل ہے کہ مبدلات کی مذکورہ قسموں میں سے ہر ایک کی نمونے کی گردانیں ذہن نشین کر لی جائیں اور ایک لفظ میں جو سبب ثقالت پایا جائے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ نمونے کی گردان پر اس لفظ کی گردان کو ڈھال لیا جائے۔

مبدلات ثلاثی مجرّد

۱۔ مثال

مثال میں ماضی اور مضارع مضموم العین کی گردان اصل وزن پر ہوجاتی ہے، جیسے وَصَفَ، وَصَفْتَ، وَصَفْتِ ...... اور يَيْقُظُ، تَيْقُظُ، تَيْقُظِيْنَ اَيْقُظُ ......

مثال وادی میں مضارع میں مضارع معروف مکسور العین مبدل ہے اور مضارع مفتوح العین کے وہ الفاظ بھی مبدل ہیں جن کے مادے میں لام کلمہ یا عین کلمہ حروف حلقیہ (یعنی ح، خ، ع، غ، ء، ه) میں سے کوئی حرف ہوتا ہے۔ مبدل مضارع کی گردان یوں ہوگی۔

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد :	يَصِفُ	تَصِفُ	تَصِفُ	تَصِفِيْنَ	اَصِفُ
مثنّٰی :	يَصِفَانِ		تَصِفَانِ		
جمع :	يَصِفُوْنَ	يَصِفْنَ	تَصِفُوْنَ	تَصِفْنَ	نَصِفُ

مضارع خفیف يَصِفَ، تَصِفَ .... اور مضارع اخف يَصِفْ، تَصِفْ ..... اور امر صِفْ، صِفِيْ ہوگا۔ مفتوح العین میں یہ گردان يَهَبُ، تَهَبُ، تَهَبِيْنَ ..... ہوگی۔

مضارع مجہول مبدل نہیں۔ اس کی گردان اصل وزن پر ہوتی ہے۔ مثلاً يُوْصَفُ، تُوْصَفُ ......

مثال وادی میں اسم الفعل کے دو وزن ہیں : وَصْفٌ اور صِفَةٌ، وَعْدٌ، عِدَةٌ وغیرہ

اسم آلہ مِيْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے وَقْتٌ سے مِيْقَاتٌ، وَزْنٌ سے مِيْزَانٌ مثال یائی مبدل نہیں۔

مشق نمبر ۲۴

اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ وَرِثْنَا الْمَجْدَ مِنْ اَسْلَافِنَا۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ سُبْحَانَ اللهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ۔ وَضَعَ الْمِيْزَانَ۔ ذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ۔ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى۔ مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ۔ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔

۲۔ اجوف

ماضی | اجوف میں ماضی معروف کی ایک ہی گردان ہے جس کے بعض صیغوں میں فا کلمہ کی ضمہ یا کسرہ کا فرق ہو جاتا ہے:

واحد: فَالَ فَالَتْ فُلْتَ فُلْتِ فُلْتُ

مثنیٰ: فَالَا فَالَتَا فُلْتُمَا

جمع: فَالُوْا فُلْنَ فُلْتُمْ فُلْتُنَّ | فُلْنَا

جب عین کلمہ ی یا و مکسور ہو جیسے بَیَعَ اور خَوِفَ، تو گردان کے مؤنث جمع غائب، حاضر اور متکلم کے صیغوں میں فا مکسور ہوتی ہے یعنی بَاعَ بَاعَتْ بِعْتَ ...... اور خَافَ خَافَتْ خِفْتَ ...... عین کلمہ کے واو مفتوح یا مضموم ہونے کی شکل میں فا کلمہ مضموم ہوتا ہے۔ جیسے قَوَلَ اور طَوُلَ سے قَالَ قَالَتْ قُلْتَ .... اور طَالَ طَالَتْ طُلْتَ ......

ماضی مجہول میں الف 'ی' سے بدل جاتا ہے اور گردان صرف ایک ہی وزن پر آتی ہے۔ فِيْلَ فِيْلَتْ فُلْتَ ......

مضارع و امر | عین کلمہ کی حرکتوں کے لحاظ سے معروف میں تین گردانیں ہو جاتی ہیں۔ ع مفتوح الف سے، ع مکسور ی سے اور ع مضموم و سے بدل جانا

ہے۔ اخف کی گردان میں یہ ﺋ، د، ی اجتماع ساکنین کے باعث ساقط ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ تین گردانوں کے پہلے صیغے یہ ہیں :

عین مفتوح کے لئے ۔ یَفَالُ (مثلاً یخافُ) خفیف یَفَالَ، اخف یَفَلْ، امر فَلْ

عین مکسور کے لئے ۔ یَفِیلُ (مثلاً یَبِیعُ) خفیف یَفِیلَ، اخف یَفِلْ، امر فِلْ

عین مضموم کے لئے ۔ یَفُولُ (مثلاً یَقُولُ) خفیف یَفُولَ، اخف یَفُلْ، امر فُلْ

مضارع مجہول کا صرف ایک وزن ہے ۔ یُفَالُ (مثلاً یُبَاعُ، یُقَالُ) خفیف یُفَالَ، اخف یُفَلْ۔ نمونے کی گردانیں حسب ذیل ہیں :

گردان بروزن یَفَالُ

واحد : تَخَافُ[۱] تَخَافُ[۲] تَخَافِیْنَ[۴] اَخَافُ[۵]

مثنیٰ : یَخَافَانِ تَخَافَانِ

جمع : یَخَافُوْنَ یَخَفْنَ تَخَافُوْنَ تَخَفْنَ } نَخَافُ

گردان بشکل اخف

واحد یَخَفْ[۱] تَخَفْ[۲] تَخَافِیْ[۴] اَخَفْ[۵]

مثنیٰ یَخَافَا تَخَافَا

جمع یَخَافُوْا یَخَفْنَ تَخَافُوْا تَخَفْنَ } نَخَفْ

مضارع اثقل و ثقیل کی گردان میں مزید کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً یَخَافَنَّ تَخَافَنَّ تَخَافِنَّ ......

امر کی گردان یوں ہے : خَفْ، خَافِیْ، خَافَا، خَافُوْا، خَفْنَ

گردان بروزن یَفِیلُ

واحد یَبِیْعُ[۱] تَبِیْعُ[۳] تَبِیْعِیْنَ[۴] اَبِیْعُ[۵]

مثنیٰ یَبِیْعَانِ تَبِیْعَانِ

جمع یَبِیْعُوْنَ یَبِعْنَ تَبِیْعُوْنَ تَبِعْنَ } نَبِیْعُ

گردان بشکل اخف

واحد : یَبِعْ تَبِعْ تَبِیْعِیْ اَبِعْ

مثنیٰ : یَبِیْعَا تَبِیْعَا

جمع : یَبِیْعُوْا یَبِعْنَ تَبِیْعُوْا تَبِعْنَ } نَبِعْ

امر کی گردان یوں ہے : بِعْ ، بِیْعِیْ ، بِیْعَا ، بِیْعُوْا ، بِعْنَ

گردان بروزن یَقُوْلُ

واحد یَقُوْلُ تَقُوْلُ تَقُوْلِیْنَ اَقُوْلُ

مثنیٰ یَقُوْلَانِ تَقُوْلَانِ

جمع یَقُوْلُوْنَ یَقُلْنَ تَقُوْلُوْنَ تَقُلْنَ } نَقُوْلُ

گردان بشکل اخف

واحد : یَقُلْ تَقُلْ تَقُوْلِیْ اَقُلْ

مثنیٰ : یَقُوْلَا تَقُوْلَا

جمع : یَقُوْلُوْا یَقُلْنَ تَقُوْلُوْا تَقُلْنَ } نَقُلْ

امر کی گردان یوں ہے : قُلْ ، قُوْلِیْ ، قُوْلَا ، قُوْلُوْا ، قُلْنَ

مشتقات اسمیہ | اجوف کے مشتقات میں سے جو مبدل زیادہ اہم ہیں وہ یہ ہیں :

۱۔ ذوالفعل معروف کا وزن فَاعِلٌ اجوف واوی اور یائی دونوں میں فَائِلٌ ہو جاتا ہے۔ جیسے خَائِفٌ ، بَائِعٌ

۲۔ ذوالفعل مجہول کا وزن مَفْعُوْلٌ واوی میں مَفُوْلٌ اور یائی میں مَفِیْلٌ ہو جاتا ہے۔ جیسے مَخُوْفٌ ، مَبِیْعٌ لیکن یائی میں وزن صحیح بھی مستعمل ہے مثلاً مَدْیُوْن ، مَعْیُوْب

۳۔ ظرف کے اوزان میں مَفْعَلٌ بدل کر مَفَالٌ اور مَفْعِلٌ بدل کر مَفِیْلٌ ہو جاتا ہے۔ جیسے مَزَارٌ اور مَقِیْلٌ

۴۔ دیگر کم اہم اوزان یوں بدلیں گے :

فُعَلٌ یائی میں فِیَلٌ ہو گا جیسے بِیَضٌ لیکن واوی میں نہیں بدلے گا مثلاً جُوَفٌ
فُعْلیٰ یائی میں صفت ہونے پر فِیْلیٰ میں اور اسم ہونے پر فُوْلیٰ میں بدلے گا
مثلاً ضِیْزیٰ اور طُوْبیٰ۔

فِعْلَۃٌ واوی میں فِیْلَۃٌ ہو جائے گا جیسے قِیْمَۃٌ
فِعَالٌ واوی میں فِیَالٌ ہو گا جیسے قِیَامٌ ، صِیَامٌ
فَیْعِلٌ واوی میں فَیِّلٌ ہو گا جیسے سَیِّدٌ

اجوف کے چند اوزان مثلاً اَفْعَلُ، مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، فِعَلَۃٌ نہیں بدلتے مثلاً اَھْوَنُ۔ اَمْیَلُ۔ مِقْوَلٌ۔ مِعْیَارٌ، عِوَدَۃٌ

مشق نمبر ۲۵

مَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَاِنَّہٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَاباً۔ قَالَ سُبْحَانَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ۔ کُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِیْنَ۔ لَایَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ۔ سِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَراً۔ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ۔ سِیْرُوْا فِیْھَا لَیَالِیَ وَاَیَّاماً اٰمِنِیْنَ۔ مَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ۔ لَایَطَئُوْنَ مَوْطِئاً یَغِیْظُ الْکُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَیْلاً اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ۔ اٰخَرَانِ یَقُوْمَانِ مَقَامَھُمَا۔ قَالَتْ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ۔ لَاتَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْھَا کَالْمُعَلَّقَۃِ۔ یَالَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا۔ لَاتَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ۔ مَایُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ۔

۳۔ ناقص

ماضی | ناقص میں ماضی معروف کی دو گردانیں ہیں۔ ایک وزن فَعَلَ کے لئے اور دوسری اوزان فَعِلَ کے لئے۔

فَعَلَ میں حرف علت الف سے بدل جاتا ہے۔ واوی میں الف کو لکھا بھی جاتا ہے لیکن یائی میں ایسا نہیں ہوتا۔ دَعَوَ ماضی کی گردان حسب ذیل ہے۔

واحد: دَعَا دَعَتْ دَعَوْتَ دَعَوْتِ دَعَوْتُ

مثنیٰ: دَعَوَا دَعَتَا دَعَوْتُمَا } دَعَوْنَا

جمع: دَعَوْا دَعَوْنَ دَعَوْتُمْ دَعَوْتُنَّ }

یائی میں هَدَیَ ماضی کی گردان اسی انداز سے ہوگی یعنی هَدٰی هَدَتْ هَدَیْتِ هَدَیَا......

دَعَا کی گردان میں جہاں و آتا ہے اس گردان میں وہاں ی آئے گا۔

فَعُلَ اور فَعِلَ ماضی کے اوزان کی گردان اپنے اصل وزن پر ہو جاتی ہے، مثلاً خَشِیَ، خَشِیَتْ، خَشِیْتِ...... یا رَخُوَ، رَخُوَتْ، رَخُوْتِ.... صرف جمع مذکر غائب کا صیغہ مبدل ہے جس میں خَشِیُوْا اور رَخُوُوْا کو خَشُوْا اور رَخُوْا میں بدل دیا جاتا ہے۔

ماضی مجہول فُعِلَ کی گردان خَشِیَ کی طرز پر ہوتی ہے اور واوی کو یائی میں بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً دَعَوَ سے دُعِیَ مجہول ہے۔ گردان دُعِیَ، دُعِیَتْ، دُعِیْتِ... کی مانند ہوگی۔

مضارع وامر اجوف کی طرح ناقص کی بھی تین گردانیں ہیں۔ ان کے پہلے صیغے یہ ہیں:

عین مفتوح کے لئے: یَفْعَیٰ (مثلاً یَخْشٰی) خفیف یَفْعَیٰ اخف یَفْعَ امر اِفْعَ

عین مکسور کے لئے: یَفْعِیُ (مثلاً یَهْدِیْ) خفیف یَفْعِیَ اخف یَفْعِ امر اِفْعِ

عین مضموم کے لئے: یَفْعُوُ (مثلاً یَدْعُوْ) خفیف یَفْعُوَ اخف یَفْعُ امر اُفْعُ

مضارع مجہول کا صرف ایک ہی وزن ہے یُفْعَیٰ (مثلاً یُهْدٰی، یُدْعٰی) خفیف یُفْعَیٰ، اخف یُفْعَ

نمونے کی گردانیں ملاحظہ فرمائیں:۔

گردان بروزن یَفعیٰ

واحد : یَخْشٰی تَخْشٰی تَخْشَیْنَ اَخْشٰی
مثنٰی : یَخْشَیَانِ تَخْشَیَانِ
جمع : یَخْشَوْنَ یَخْشَیْنَ تَخْشَوْنَ تَخْشَیْنَ } نَخْشٰی

گردان بشکل اخف

واحد : یَخْشَ تَخْشَ تَخْشَیْ اَخْشَ
مثنٰی : یَخْشَیَا تَخْشَیَا
جمع : یَخْشَوْا یَخْشَیْنَ تَخْشَوْا تَخْشَیْنَ } نَخْشَ

مضارع اثقل و ثقیل میں خاص تبدیلی نہیں ہوتی مثلاً یَخْشَیَنَّ، تَخْشَیَنَّ تَخْشَیِنَّ ......

امر کی گردان یوں ہے : اِخْشَ، اِخْشَیْ، اِخْشَیَا، اِخْشَوْا، اِخْشَیْنَ۔

گردان بروزن یَفعِیْ

واحد : یَهْدِیْ تَهْدِیْ تَهْدِیْنَ اَهْدِیْ
مثنٰی : یَهْدِیَانِ تَهْدِیَانِ
جمع : یَهْدُوْنَ یَهْدِیْنَ تَهْدُوْنَ تَهْدِیْنَ } نَهْدِیْ

گردان بشکل اخف

واحد یَهْدِ تَهْدِ تَهْدِیْ اَهْدِ
مثنٰی یَهْدِیَا تَهْدِیَا
جمع یَهْدُوْا یَهْدِیْنَ تَهْدُوْا تَهْدِیْنَ } نَهْدِ

اثقل کا وزن یہ ہوگا تَهْدِیَنَّ یَهْدِیَنَّ تَهْدِیَنَّ تَهْدِنَّ اَهْدِیَنَّ

جمع مذکر کے صیغے یَهْدُنَّ تَهْدُنَّ ہوں گے اور جمع مونث کے صیغے علی حالہ رہیں گے۔

امر کی گردان یہ ہے : اِهْدِ، اِهْدِیْ، اِهْدِیَا، اُهْدُوْا، اِهْدِیْنَ،

گردان بروزن یَعْفُوْ

واحد : یَدْعُوْ ۲تَدْعُوْ ۳تَدْعِیْنَ ۵اَدْعُوْ

مثنیٰ : یَدْعُوَانِ تَدْعُوَانِ } نَدْعُوْ

جمع : یَدْعُوْنَ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ

گردان بشکل اخف

واحد : یَدْعُ ۲تَدْعُ ۳تَدْعِیْ ۵اَدْعُ

مثنیٰ : یَدْعُوَا تَدْعُوَا } نَدْعُ

جمع : یَدْعُوْا یَدْعُوْنَ تَدْعُوْا تَدْعُوْنَ

مضارع اثقل کی گردان میں زیادہ تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً یَدْعُوَنَّ، تَدْعُوَنَّ تَدْعِنَّ، اَدْعُوَنَّ ......

مضارع مجہول میں چونکہ عین کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اس لئے اس کی صرف ایک گردان یُفْعٰی کے وزن سے یُخْشٰی کے طرز پر ہوتی ہے مثلاً

یُدْعٰی ۲تُدْعٰی ۳تُدْعَیْنَ ۵اُدْعٰی

یُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ } نُدْعٰی

یُدْعَوْنَ یُدْعَیْنَ تُدْعَوْنَ تُدْعَیْنَ

امر کی گردان حسب ذیل ہے : اُدْعُ، اُدْعِیْ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعُوْنَ

مشتقات اسمیہ ۱۔ ناقص واوی و یائی دونوں کا اسم فاعل رفع و جر میں فَاعٍ اور نصب میں فَاعِیًا ہوتا ہے۔ خفیف اعراب کے موقع پر یہ رفع و جر میں فَاعِیْ ہو جائے گا۔ مثلاً دَاعٍ، هَادٍ۔ دَاعِیًا، هَادِیًا۔ دَاعِیٌ، هَادِیٌ۔

۲۔ اسم مفعول کا وزن واوی میں مَفْعُوٌّ اور یائی میں مَفْعِیٌّ ہوتا ہے۔ مثلاً مَخْشِیٌّ، مَهْدِیٌّ اور مَرْجُوٌّ، مَدْعُوٌّ

۳۔ اَفْعَلُ کا وزن اَفْعٰی میں بدلے گا جیسے اَهْدٰی، اَبْقٰی

۴۔ اسم ظرف مَفْعَلٌ بدل کر مَفْعًی ہوگا مثلاً مَلْهًی، مَرْمًی

۵۔ مَفْعَلَةٌ بدل کر مَفْعَاةٌ ہوگا جیسے مَرْضَاةٌ

۶- اسم آلہ مِفْعَلٌ، مِفْعَلَۃٌ بدل کر مِفْعًی اور مِفْعَاۃٌ ہو جائیں گے۔

مشق نمبر ۲۶

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۔ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۔
فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۔ لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ
تَنَالُهٗ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ ۔ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ ۔
لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ ۔ فِيْهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۔ لَنَجْزِيَنَّ
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ ۔ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۔ يَوْمَ يُحْمٰى
عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ ۔ لَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِيْ ۔ لَا يَاْبَ الشُّهَدَاءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۔ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ
الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا ۔ اِرْجِعِيْ
اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ۔ مَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ۔
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا ۔ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا
وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى ۔ اِقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا ۔ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيْرًا ۔

لفیف

لفیف مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے لحاظ سے تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً وَقٰی (باب ضرب یضرب) کو لیجئے۔ اس کا ماضی کا صیغہ وَقٰی ہے اس کی گردان ھَدٰی کے وزن پر یوں ہوگی۔ وَقٰی، وَقَتْ، وَقَیْتُ ...... مضارع چونکہ مکسور العین ہے اور یہ مثال واوی ہے اس لئے مضارع میں و حذف ہو جائے گی (دیکھئے بحث مثال صفحہ ۹۱) لہٰذا مضارع کی گردان یَوْقِیْ کے بجائے یَقِیْ سے یَھْدِیْ کے طرز پر ہوگی یعنی یَقِیْ، تَقِیْ، تَقِیْنَ، اَقِیْ، یَقِیَانِ، ...... مضارع اخف یَقِ، تَقِ، تَقِیْ، اَقِ، ....

اور امر قِ، قِیَا، قُوْا، قِیْنَ ہوگا۔ اسی پر دوسرے تبدیل یافتہ اوزان کو قیاس کر لیجیے۔
وقی اور ولی مادوں سے مختصر گردانیں حسب ذیل ہوں گی: وَقَی، یَقِی، وَاقٍ، وُقِیَ، یُوْقٰی، مَوْقِیٌّ، قِ، وِقَایَۃً۔ ولی (باب حسب یحسب سے) وَلِیَ، یَلِیْ، وَالٍ، وُلِیَ، یُوْلٰی، مَوْلِیٌّ، لِ، وَلْیاً

لفیف مقرون (اجوف ناقص) میں صرف ناقص کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مثلاً طوی (باب ضرب یضرب) اور قوی (باب سمع یسمع) کی مختصر گردانیں حسب ذیل ہیں:

طَوٰی، یَطْوِیْ، طَاوٍ، طُوِیَ، یُطْوٰی، مَطْوِیٌّ، اِطْوِ، طَیاً۔

قَوِیَ، یَقْوٰی، قَوِیٌّ، اِقْوَ، قُوَّۃٌ۔

قَوِیَ یَقْوٰی کی گردان خَشِیَ یَخْشٰی کے وزن پر (دیکھیے صفحہ ۹۶، ۹۷) اور طَوٰی یَطْوِیْ کی گردان ھَدٰی یَھْدِیْ کے وزن پر (دیکھیے صفحہ ۹۶، ۹۷) ہوگی۔

مشق نمبر ۲۷

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ لِنَجْعَلَھَا لَکُمْ تَذْکِرَۃً وَّتَعِیَھَا اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ۔ وَوَقٰھُمْ رَبُّھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔ مَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَہٗ۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔ مَالَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ۔ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ۔ مَاکُنْتَ ثَاوِیًا فِیْٓ اَھْلِ مَدْیَنَ۔ اِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًی لَّھُمْ۔ تِلْکَ بُیُوْتُھُمْ خَاوِیَۃًۢ بِمَا ظَلَمُوْا۔ یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ۔ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ۔ اَلسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ۔ اَلشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ۔

۴ ۔ مہموز

مہموز میں تبدیلیاں کم ہوتی ہیں چند ایک تبدیلیوں کا سبب یہ ہے کہ ہمزہ کے آنے پر وہی عمل جائز ہے جو حروفِ علت کے آنے پر کیا جاتا ہے ۔

ماضی کی گردان صحیح وزن پر ہوتی ہے. مضارع کی گردانیں بھی صحیح اوزان پر ہوتی ہے ۔ البتہ جب صیغہ متکلم کے اول میں ہمزہ متحرکہ وساکنہ جمع ہو جائیں تو ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق بدل دیا جاتا ہے لہٰذا أَءْمَنُ کو آمَنُ کر دیں گے ۔ جب ہمزہ ساکنہ سے پہلے کوئی اور حرفِ متحرک ہو تو اس صورت میں ہمزہ کو الف میں بدل دینا جائز ہے لیکن ضروری نہیں لہٰذا تَأْمَنُ اپنی اصل شکل پر بھی رہ سکتا ہے اور تَامَنُ بھی ہو سکتا ہے ۔

امر کی گردان عام قاعدے کے مطابق ہوگی. صرف مہموز الفا اور مہموز العین کے بعض الفاظ میں ہمزہ کو حرفِ علت پر قیاس کرتے ہوئے مثال اور اجوف کے وزن پر امر بنایا گیا ہے مثلاً اَمَرَ يَأْمُرُ سے امر مُرْ ، سَأَلَ يَسْأَلُ سے امر سَلْ ، أَكَلَ يَأْكُلُ سے امر كُلْ ، أَخَذَ يَأْخُذُ سے امر خُذْ وغیرہ ۔ مُرْ اور سَلْ کی حالتیں صرف شروعِ کلام میں استعمال ہوتی ہے. کلام کے دوران اُؤْمُرْ اور اِسْأَلْ استعمال ہوتی ہیں. امر میں بھی ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے لحاظ سے حرفِ علت میں بدلنا جائز ہے. مثلاً أَدَبَ يَأْدِبُ کے امر کو اِيْدِبْ اور أَدُبَ يَأْدُبُ کے امر کو اُودُبْ کر دیں گے ۔ یہ قاعدہ اسموں میں بھی جاری ہوگا ۔

۵ ۔ مضاعف

مضاعف کی گردانوں میں صرف یہ تبدیلی ہوتی ہے کہ جب دو حرف مشابہ متحرک یکجا ہو جائیں تو پہلے کو ساکن کر دیا جاتا ہے. مثلاً مَرَرَ ، مَرَرَتْ کو مَرَّ ، مَرَّتْ اور يَمْرُرُ ، تَمْرُرُ کو يَمُرُّ تَمُرُّ کر دیں گے لیکن مَرَرْتُ اسی حالت میں رہے گا کیونکہ اس میں دوسرا حرف ساکن ہے ۔ مَادِدٌ اور مَمْرُرٌ کے الفاظ مَادٌّ اور مَمَرٌّ بن جائیں گے ۔ مَرَّ يَمُرُّ کی پوری گردان یوں ہوگی :

ماضی : مَرَّ، مَرَّتْ، مَرَرْتَ، مَرَّا، مَرَّتَا، مَرَرْتُمَا، مَرُّوْا،
مَرَرْنَ، مَرَرْتُمْ، مَرَرْتُنَّ، مَرَرْنَا۔

مضارع : یَمُرُّ، تَمُرُّ، تَمُرِّیْنَ، اَمُرُّ، یَمُرَّانِ، تَمُرَّانِ، یَمُرُّوْنَ
یَمْرُرْنَ، تَمُرُّوْنَ، تَمْرُرْنَ، نَمُرُّ۔

امر: مُرَّ، مُرِّیْ، مُرَّا، مُرُّوْا، اُمْرُرْنَ۔

اجوف ناقص مضاعف

اجوف ناقص مضاعف کے ماضی میں مضاعف کا اور مضارع میں ناقص کا لحاظ ہوتا ہے۔ مثلاً حَیَّ یَحْیٰی میں حَیَّ کی گردان مَرَّ کی مانند حَیَّ، حَیَّتْ، حَیِیْتَ...
اور یَحْیٰی کی گردان یَخْشٰی کے وزن پر ہوگی۔

بعض خاص تغیرات

۱۔ رَاٰی یَرْاٰی کے مضارع میں عین کلمہ گر جاتا ہے۔ اس لئے مضارع کی گردان یَرٰی سے ہوتی ہے۔ یعنی یَرٰی، تَرٰی، تَرَیْنَ، اَرٰی، یَرَیَانِ، تَرَیَانِ، یَرَوْنَ، یَرَیْنَ
تَرَوْنَ، تَرَیْنَ، نَرٰی۔

ماضی کی گردان حسبِ قاعدہ ھَدٰی کے طرز پر ٹھیک ہو جاتی ہے۔

۲۔ کَانَ یَکُوْنُ کے مضارع اخف کی دو شکلیں ہیں۔ ایک یَکُنْ اور دوسری یَكُ۔ مضارع اخف کے بعد اگر لفظ ساکن الاوّل ہو تو پہلی شکل استعمال ہوتی ہے، ورنہ دوسری۔

۳۔ لَیْسَ کا عین کلمہ خلاف قیاس نِعْمَ اور بِئْسَ کی طرح ساکن ہو گیا ہے۔
گردان یوں آتی ہے :

لَیْسَ، لَیْسَتْ، لَسْتَ، لَسْتِ، لَسْتُ ...... اس کا مضارع نہیں آتا۔

۴۔ مَسِسْتَ اور ظَلِلْتَ کو گردان میں کبھی مِسْتَ اور ظِلْتَ بھی کر دیتے ہیں۔ ظَلَلْتُمْ، ظَلْتُمْ میں بدل جاتا ہے۔

مشق نمبر ۲۸

لَا یَأْبَ الشُّهَدَاءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۔ قُلْ أَرَاَیْتَکُمْ اِنْ اَتَاکُمْ عَذَابُ
اللّٰہِ اَوْ اَتَتْکُمُ السَّاعَۃُ ۔ اَوَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنَاتِ ۔
خُذْهَا بِقُوَّۃٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِھَا ۔ تَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ
اَکْلًا لَّمًّا ۔ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۔ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۔ مَا کَانَ
لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔ اِذَا جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ
بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ اللّٰہُ ۔ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّھَدَآءِ ۔ رَاَوْا اَنَّھُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۔
اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکُمْ اِنِّیْٓ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ ۔ اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۔ اِذَا
سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۔ سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ۔
کُلُوْا مِنْھَا حَیْثُ شِئْتُمْ ۔ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ۔ لَمْ یَکُنْ
لَهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ ۔ لَمْ اَكُ بَغِیًّا ۔ خُذْ مَآ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ۔
اُنْظُرْ اِلٰٓی اِلٰھِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ۔

مبدلات ثلاثی مزید

۱- مثال

مثال میں صرف تین ابواب اِفعال، اِفتعال اور استفعال میں تبدیلی ہوتی ہے۔

باب افعال واوی کا مصدر اِوْعَالٌ سے اِیْعَالٌ کے وزن پر بدلتا ہے۔ یائی میں ماضی، مضارع اور ذوالفعل بدلتے ہیں۔

باب اِفتعال واوی اور یائی دونوں میں فاکلمہ کی واوَ یا یٰ، افتعال کی "ت" سے مدغم ہوجاتی ہے اس لئے دونوں میں گردان اِتَّعَلَ یَتَّعِلُ کے وزن پر ہوتی ہے۔

باب استفعال میں زیادہ تبدیلی نہیں۔ واوی کا مصدر باب افعال کی مانند اِسْتِیْعَالٌ ہوتا ہے۔ اور یائی کے مجہول کے اوزان میں تبدیلی ہوتی ہے۔ تمام گردانیں سادہ اوزان پر قیاس کرکے مکمل کی جاسکتی ہیں۔

تینوں ابواب کی مختصر گردانیں حسب ذیل ہیں:

		معروف			مجہول				
باب	مادہ	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
افعال	وعد	أَوْعَدَ	يُوْعِدُ	مُوْعِدٌ	أُوْعِدَ	يُوْعَدُ	مُوْعَدٌ	أَوْعِدْ	إِيْعَادٌ
"	يقن	أَيْقَنَ	يُوْقِنُ	مُوْقِنٌ	أُوْقِنَ	يُوْقَنُ	مُوْقَنٌ	أَيْقِنْ	إِيْقَانٌ
افتعال	وحد	إِتَّحَدَ	يَتَّحِدُ	مُتَّحِدٌ	أُتُّحِدَ	يُتَّحَدُ	مُتَّحَدٌ	إِتَّحِدْ	إِتِّحَادٌ
"	يسر	إِتَّسَرَ	يَتَّسِرُ	مُتَّسِرٌ	أُتُّسِرَ	يُتَّسَرُ	مُتَّسَرٌ	إِتَّسِرْ	إِتِّسَارٌ
استفعال	وجب	إِسْتَوْجَبَ	يَسْتَوْجِبُ	مُسْتَوْجِبٌ	أُسْتُوْجِبَ	يُسْتَوْجَبُ	مُسْتَوْجَبٌ	إِسْتَوْجِبْ	إِسْتِيْجَابٌ
"	يقن	إِسْتَيْقَنَ	يَسْتَيْقِنُ	مُسْتَيْقِنٌ	أُسْتُوْقِنَ	يُسْتَيْقَنُ	مُسْتَيْقَنٌ	إِسْتَيْقِنْ	إِسْتِيْقَانٌ

۲- اجوف

اجوف میں ابواب افعال، انفعال، افتعال اور استفعال بدلتے ہیں۔ باقی میں کوئی تبدیلی

نہیں ہوتی۔ ان چاروں ابواب میں واوی اور یائی کی گردان ایک جیسی ہوتی ہے۔ زیادہ تر تبدیلیاں حروف علت کے ایک دوسرے سے بدل جانے یا حذف ہو جانے کے باعث ہوتی ہیں۔ بدلنے والے ابواب کی گردانیں حسب ذیل ہیں :-

		معروف			مجہول				
باب	مادہ	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
افعال	رود	أَرَادَ	يُرِيْدُ	مُرِيْدٌ	أُرِيْدَ	يُرَادُ	مُرَادٌ	أَرِدْ	إِرَادَةٌ
انفعال	قود	إِنْقَادَ	يَنْقَادُ	مُنْقَادٌ	-	-	-	إِنْقَدْ	إِنْقِيَادٌ
افتعال	خير	إِخْتَارَ	يَخْتَارُ	مُخْتَارٌ	أُخْتِيْرَ	يُخْتَارُ	مُخْتَارٌ	إِخْتَرْ	إِخْتِيَارٌ
استفعال	عون	إِسْتَعَانَ	يَسْتَعِيْنُ	مُسْتَعِيْنٌ	أُسْتُعِيْنَ	يُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	إِسْتَعِنْ	إِسْتِعَانَةٌ

بعض مادے ان ابواب میں علیٰ حالہ قائم رہتے ہیں۔ مثلاً إِسْتَحْوَذَ، إِعْتَوَرَ، إِسْتَصْوَبَ

چاروں مبدل ابواب میں ماضی معروف کی گردان ثلاثی مجرد کے اجوف ماضی کی مانند ۔۔ الَ ۔۔ الَتْ ، ۔۔ لْتُ ..... کے طرز پر ہوگی۔ مضارع کی گردانیں يَبِيْعُ اور يَخَافُ کے طرز پر ہوں گی۔

۳۔ ناقص

ناقص میں واوی مادے بھی یائی میں بدل جاتے ہیں۔ لہٰذا ہر باب میں گردان ایک ہی ہوتی ہے۔ تمام ابواب کی مختصر گردانیں یہاں لکھی جاتی ہیں جن کو پورے طور پر گردان لینا چاہیئے :

		معروف			مجہول				
باب	مادہ	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
افعال	غنی	أَغْنٰى	يُغْنِىْ	مُغْنٍ	أُغْنِىَ	يُغْنٰى	مُغْنًى	أَغْنِ	إِغْنَاءٌ
تفعیل	سمو	سَمّٰى	يُسَمِّىْ	مُسَمٍّ	سُمِّىَ	يُسَمّٰى	مُسَمًّى	سَمِّ	تَسْمِيَةٌ
مفاعلہ	لقی	لَاقٰى	يُلَاقِىْ	مُلَاقٍ	لُوْقِىَ	يُلَاقٰى	مُلَاقًى	لَاقِ	لِقَاءٌ، مُلَاقَاةٌ
تفعّل	عدو	تَعَدّٰى	يَتَعَدّٰى	مُتَعَدٍّ	تُعُدِّىَ	يُتَعَدّٰى	مُتَعَدًّى	تَعَدَّ	تَعَدٍّ
تفاعل	لقی	تَلَاقٰى	يَتَلَاقٰى	مُتَلَاقٍ	تُلُوْقِىَ	يُتَلَاقٰى	مُتَلَاقًى	تَلَاقَ	تَلَاقٍ

افتعال بلو اِبْتَلٰی یَبْتَلِیْ مُبْتَلٍ اُبْتُلِیَ یُبْتَلٰی مُبْتَلًی اِبْتَلِ اِبْتِلَاءٌ
انفعال جلی اِنْجَلٰی یَنْجَلِیْ مُنْجَلٍ - - - اِنْجَلِ اِنْجِلَاءٌ
استفعال غنی اِسْتَغْنٰی یَسْتَغْنِیْ مُسْتَغْنٍ اُسْتُغْنِیَ یُسْتَغْنٰی مُسْتَغْنًی اِسْتَغْنِ اِسْتِغْنَاءٌ

ان ابواب کے ماضی چونکہ سب مفتوح العین ہیں اس لئے ان کی گردان ھَدٰی کے قیاس پر ہوگی۔ مضارع مفتوح العین اوزان کی گردان یَخْشٰی کے قیاس پر اور مکسور العین اوزان کی گردان یَھْدِی کے قیاس پر ہوگی۔ تبدیلیاں بہت سادہ ہیں ۔

۴ - مہموز

مہموز کی تبدیلی کے قاعدے وہی ہیں جو اوپر بیان ہو چکے یعنی اجتماع ہمزتین میں ہمزۂ ثانیہ بدلتا ہے۔ تبدیلیاں زیادہ تر مہموز الفاء میں ہوتی ہیں جیسے باب افعال، افتعال، اور استفعال میں مثال پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مادہ امن، اخذ اور اذن سے اٰمَنَ یُؤْمِنُ، مُؤْمِنٌ - اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ - مُتَّخِذٌ - اِسْتَاْذَنَ یَسْتَاْذِنُ، مُسْتَاْذِنٌ وغیرہ

مہموز العین اور مہموز اللام کی گردان صحیح حالت پر ہو جاتی ہے۔ مثلاً بَرَّءَ، یُبَرِّءُ مُبَرِّءٌ - تَاَشَّرَ، یَتَاَشَّرُ، مُتَاَشِّرٌ - تَفَاءَلَ یَتَفَاءَلُ، مُتَفَاءِلٌ - اٰخَذَ یُؤَاخِذُ، مُؤَاخِذٌ وغیرہ

بعض خاص تغیرات

جب مادہ کا فا کلمہ ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو تو ابواب تفعل اور تفاعل میں باب کی ت حذف کرکے فا کلمہ کو مشدد کر دیتے ہیں۔ یہ ت تمام مشتقات باب میں حذف رہتی ہے۔ مثلاً تَصَدَّقَ سے اِصَّدَّقَ، یَصَّدَّقُ، مُصَّدِّقٌ، اُصُّدِّقَ، یُصَّدَّقُ، مُصَّدَّقٌ اِصَّدِّقْ، اِصَّدُّقٌ۔

باب افتعال میں یہی عمل فا یا عین کلمہ کے ان حروف پر مشتمل ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔

باب افتعال کا کلمہ اگر ص، ض، ط، ظ میں سے کسی حرف پر مشتمل ہو تو باب کی

ت کو "ط" سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً ضرب سے اضطراب، صنع سے اصطناع وغیرہ
باب افتعال کا فاکلمہ اگر د، ذ یا ز ہو تو ت کو د سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً درك
سے اِدَّرَكَ۔ ان تغیرات کو مندرجہ ذیل مثالوں سے سمجھیے:

باب تفعّل		باب تفاعل		باب افتعال	
اصل	مبدل	اصل	مبدل	اصل	مبدل
تَثَقَّلَ	اِثَّقَّلَ	تَثَاقَلَ	اِثَّاقَلَ	اِقْتَتَلَ	قِتَّلَ (يَقِتِّلُ)
تَدَثَّرَ	اِدَّثَّرَ	تَدَارَكَ	اِدَّارَكَ	اِهْتَدٰى	هِدّٰى (يَهِدِّىْ)
تَذَكَّرَ	اِذَّكَّرَ	تَزَاوَرَ	اِزَّاوَرَ	اِخْتَصَمَ	خِصَّمَ (يَخِصِّمُ)
تَزَمَّلَ	اِزَّمَّلَ	تَسَارَعَ	اِسَّارَعَ	اِسْتَمَعَ	اِسَّمَعَ
تَسَمَّعَ	اِسَّمَّعَ	تَصَاعَدَ	اِصَّاعَدَ	اِذْتَكَرَ	اِذَّكَرَ (یا اِدَّكَرَ)
تَصَدَّقَ	اِصَّدَّقَ			اِزْتَوَجَ	اِزْدَوَجَ
تَضَرَّعَ	اِضَّرَّعَ			اِصْتَبَرَ	اِصْطَبَرَ
تَطَهَّرَ	اِطَّهَّرَ			اِظْتَلَمَ	اِظْطَلَمَ (یا اِظَّلَمَ)

ابواب تفعّل اور تفاعل کے تمام اور باب افتعال کے پہلے چار تغیرات جائز ہیں، ضروری نہیں۔

مشق نمبر ۲۹

اَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّكَ مَا يُوْحٰى۔ لَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ۔ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا۔ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ۔ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ۔ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ۔ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّـؤُا عَلَيْهَا۔ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُوْنَ۔ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ۔ فِى الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ۔ هُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔ اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا۔

لَايَهِدِّيْ إِلَّا أَنْ يُهْدٰى۔ لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ۔ إِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ۔
إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا
بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ۔ لَا تَتَمَنَّوْا
مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ إِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا إِثْمًا۔
تَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ۔ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ
عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ۔ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ۔
لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ۔ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى
الْأَرْضِ۔ يٰأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ۔ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔ لَا
يَسَّمَّعُوْنَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى۔

خاصیات ابواب

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ عربی زبان میں فعل کی صورت بدلنے سے معانی میں فرق واقع ہو جاتا ہے۔ چونکہ ابواب بھی درحقیقت بعض صورتیں ہی ہیں اس لئے ان کے ساتھ بھی کچھ معانی وابستہ ہوتے ہیں اور جب کوئی مادہ کسی خاص باب سے آتا ہے تو اس باب کے معانی بھی مادہ کے معانی کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں۔ ابواب کے ان معانی ہی کو خاصیات ابواب کہتے ہیں۔ ثلاثی مزید کے ہر باب کی خاصیات ایک سے زیادہ ہیں۔ لفظ کے موقع و محل کی روشنی میں اس بات کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ وہاں کونسی خاصیت مراد ہے۔ چونکہ خاصیات ابواب سماعی ہیں اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہر مادہ کے اندر ابواب کی ہر خاصیت آتی ہے۔ یہاں ابواب کی وہ نمایاں خاصیات جو بکثرت استعمال ہوتی ہیں، بیان کی جا رہی ہیں لیکن ان کے احاطہ کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

خاصیات ابواب ثلاثی مجرد

۱۔ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ہبوط پر دلالت کرتا ہے یعنی اس میں اکثر حرکت اوپر سے نیچے کی طرف ہوتی ہے۔ مثلاً یَنْزِلُ، یَضْرِبُ، یَغْلِبُ، یَجْلِسُ، یَلْفِظُ، یَنْطِقُ وغیرہ۔

۲۔ باب نَصَرَ یَنْصُرُ اقدام اور بسط پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اس میں آگے بڑھنے یا پھیلنے کی حرکت ہوتی ہے۔ مثلاً یَبْسُطُ، یَنْظُرُ، یَدْخُلُ، یَخْرُجُ، یَعْرُجُ، یَقْتُلُ، یَکْتُبُ وغیرہ۔

۳۔ باب سَمِعَ یَسْمَعُ بطون پر دلالت کرتا ہے یعنی اس کے افعال اندرونی ہوتے ہیں۔ مثلاً عَلِمَ، جَهِلَ، فَهِمَ، بَطِرَ، خَشِیَ، مَرِضَ، فَرِحَ، وَجِلَ، یَئِسَ، رَحِمَ وغیرہ۔ چونکہ اندرونی افعال صفات سے مشابہ ہیں اس لئے کبھی صفات بھی اسی باب سے آتی ہیں۔ مثلاً سَمِنَ، کَبِرَ، بَخِلَ وغیرہ۔

۴۔ باب کَرُمَ یَکْرُمُ بجائے کسی فعل کے کرنے کے کسی صفت پر ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً حَلُمَ، جَبُنَ، ضَعُفَ، ثَقُلَ، وَزُنَ وغیرہ۔ یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور

اس کا ذوالفعل صفت کے اوزان پر آتا ہے۔

۵۔ باب فَتَحَ یَفْتَحُ کو اصلی باب نہیں مانا گیا ہے۔ یہ باب محض سہولت کے لئے ان مادہ کے لئے وضع کیا گیا ہے جن کا عین کلمہ یا لام کلمہ حروف حلقی (یعنی ء، ح، خ، ع، غ ھ) میں سے کوئی حرف ہو۔ مثلاً سَأَلَ، نَحَرَ، ذَخَرَ، جَعَلَ، فَغَرَ، ذَھَبَ یا قَرَءَ، ذَبَحَ، نَسَخَ، نَفَعَ، فَرَغَ، جَبَهَ۔

۶۔ باب حَسِبَ یَحْسِبُ بھی اصلی باب نہیں، باب سَمِعَ یَسْمَعُ کے چند افعال اس باب میں چلے گئے ہیں۔ یا جب فا کلمہ واؤ ہو تو تخفیف کے لئے اس باب میں لے جاتے ہیں مثلاً وَرِمَ یَرِمُ، وَجِدَ یَجِدُ۔

خاصیات ابوابِ ثلاثی مزید

باب افعال: اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ تعدیہ (یعنی لازم کو متعدی کر دینا) مثلاً خَرَجَ سے اَخْرَجَ، عَلِمَ سے اَعْلَمَ

۲۔ تصییر (یعنی صاحبِ ماخذ کرنا) مثلاً قَبر سے اَقْبَرَہٗ (اسے قبر میں ڈالا) تمر (کھجور) سے اَتْمَرْتُ زَیْداً (میں نے زید کو کھجور دی)

۳۔ صیرورت (یعنی صاحبِ ماخذ ہونا) مثلاً اَصْبَحَ، اَضْحٰی، اَطْفَلَتِ، اَظْبَیَۃُ، اَثْمَرَتِ الشَّجَرَۃُ

۴۔ سلب (یعنی ماخذ کو دُور کرنا) مثلاً فلس (پیسہ) سے اَفْلَسَ زَیْدٌ (زید مفلس ہو گیا)

۵۔ مبالغہ۔ مثلاً اَتْمَرَ النَّخْلُ، اَسْفَرَ الصُّبْحُ۔

۶۔ نسبت (ماخذ کی طرف نسبت کرنا) مثلاً اَکْفَرْتُ الْمُلْحِدَ۔

۷۔ توجہ یا بلوغ (ماخذ کا رخ کرنا یا پہنچنا) مثلاً اَعْرَقَ (وہ عراق میں پہنچا) اَحْجَزَ (وہ حجاز پہنچا)

لہ۔ ماخذ سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے فعل بنا لیا جائے۔

باب تفعیل : اس کے خواص حسب ذیل ہیں :

۱۔تعدیہ : مثلاً عَلَّمْتُهٗ، سَمَّيْتُهٗ

۲۔مبالغہ : مثلاً قَطَّعَ الْحَبْلَ، نَزَّلَ الْكِتَابَ۔ طَوَّفَ فِي الْبِلَادِ

۳۔تصییر : مثلاً خَيَّمْتُ الرِّدَاءَ (میں نے چادر کا خیمہ بنایا)

۴۔صیرورت : مثلاً رَوَّضَ الْمَكَانَ (روضۃ سے)

۵۔سلب : مثلاً جلد (کھال) سے جَلَّدَ الشَّاةَ (اس نے بھیڑ کی کھال اتاری)
قَشَّرَ الْعُوْدَ (اس نے لکڑی کو چھیلا)

۶۔توجہ : مثلاً شَرَّقَ صَاحِبِي وَغَرَّبْتُ۔

۷۔نسبت : مثلاً كَفَّرْتَهٗ وَفَسَّقْتَهٗ۔

۸۔اختصار حکایت (جملے سے ایک کلمہ بنالینا) مثلاً هَلَّلَ (اس نے لا الہ الا اللہ
کہا) رَجَّعَ (اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا)

باب مفاعلہ : اس کے خواص حسب ذیل ہیں :

۱۔تعدیہ مع اشتراک مفعول با فاعل مثلاً فَارَقَ فُلَانٌ فُلَانًا، قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًوا

۲۔مبالغہ : مثلاً سَافَرَ، بَاعَدْتُهٗ، ضَاعَفَ اَجْرَكَ

باب تفعّل : اس کے خواص حسب ذیل ہیں :

۱۔لزوم باب تفعیل کے بعد مثلاً عَلَّمْتُهٗ فَتَعَلَّمَ، اَدَّبْتُهٗ فَتَاَدَّبَ۔

۲۔تکلف (تصنع کرنا) تَكَوَّفَ (اس نے اہل کوفہ کی شکل اختیار کی) تَنَبَّأَ
مُسَيْلَمَةُ (مسیلمہ نبی بن بیٹھا)

۳۔تکرار بمہلت (وقفے سے کام کا ہونا) تَنَزَّلَ الْمَطَرُ، تَجَرَّعْتُ الْمَاءَ
(میں نے گھونٹ گھونٹ کرکے پانی پیا)

۴۔مبالغہ : مثلاً تَبَيَّنَ، تَعَجَّلَ، تَسَمَّعَ۔

۵۔تجنب (ماخذ سے پرہیز کرنا) تَهَجَّدَ (اس نے ہجود یعنی نیند سے پرہیز کیا)
تَاَثَّمَ (وہ گناہ سے بچا)

۶۔ اِتخاذ (ماخذ میں لینا) مثلاً اِبط (بغل) سے تَابَطَ السَّیفَ (اس نے بغل میں تلوار لی) وسادۃ (تکیہ) سے توَسَّدَ الحَجَرَ (اس نے پتھر کا تکیہ بنایا)

باب تفاعل۔ اس کے خواص حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اشتراک فاعل با فاعل۔ تَنَازَعنَا الحَدِیثَ، تَوَاصَوا بِالحَقِّ

۲۔ مبالغہ، مثلاً تَبَارَكَ اللهُ وَتَعَالیٰ (اللہ بڑا ہی بابرکت اور بلند ہے)

۳۔ تخییل (خلاف واقعہ ظاہر کرنا) تَمَارَضَ (وہ مریض بن بیٹھا) تَجَاهَلَ (وہ جاہل بن بیٹھا)

باب انفعال اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ لزوم۔ مثلاً اِنکَسَرَ (ٹوٹ گیا) اِنشَقَّ (پھٹ گیا)

باب افتعال: اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ اشتراک مثلاً اِقتَتَلَتِ النَّصَاریٰ (نصاریٰ باہم لڑے) اِختَلَفَ النَّاسُ۔

۲۔ اتخاذ (ماخذ بنانا) اِحتَجَرَ الفَارُ (چوہے نے بل بنایا)

۳۔ اجتہاد (تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا) اِعتَمَدَ عَلیٰ نَفسِہٖ، اِقتَرَءَ الکِتَابَ

۴۔ لزوم۔ اِفتَقَرَ۔ اِستَتَرَ۔

باب افعلال: اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ لزوم بمعہ لون یا عیب۔ اِبیَضَّ۔ اِحمَرَّ۔ اِحوَلَّ

باب استفعال: اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ طلب۔ اِستَعَانَ (مدد طلب کی) اِستَسقیٰ (پانی مانگا) اِستَطعَمَ (کھانا مانگا)

۲۔ صیرورت۔ اِستَحجَرَ الطِّینُ (مٹی پتھریلی ہوگئی)

۳۔ مبالغہ: اِستَکبَرَ۔ اِستَبَانَ۔

○ ابواب افعیعال، افعوال، افعیلال لازم ہیں اور مبالغہ کے معنی دیتے ہیں۔

○ باب فعلال لازم اور متعدی دونوں آتا ہے تکرار، اختصار حکایت اور اختراع (اسم سے فعل بنانا) کے معنی دیتا ہے۔

○ ابواب تفعلل، افعنلال اور افعلال لازم آتے ہیں تینوں اختراع کی خاصیت رکھتے ہیں۔

افعال ناقصہ

گنتی کے کچھ الفاظ فعل ہیں مگر صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ مکمل جملہ کے لئے فاعل کی صفت بھی بیان کرنی پڑتی ہے۔ یہ حقیقت میں ان فعلوں کا مفعول ہوتی ہے، اور اس لئے منصوب آتی ہے۔ یہ الفاظ، جو افعال ناقصہ کہلاتے ہیں، یہ ہیں: کَانَ۔ صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ، مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَاانْفَكَّ، مَادَامَ، لَيْسَ۔ ان کی گردان بھی آتی ہے۔

کَانَ اپنے فاعل کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے۔ مثلاً کَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) جب یہ فاعل کے ساتھ مل کر جملہ مکمل کر دے تو اسے ناقصہ نہیں بلکہ تامہ کہتے ہیں مثلاً اِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ (اگر وہ تنگ دست ہو)۔

صَارَ تبدیل حالت کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ مثلاً صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا (فقیر امیر ہو گیا)

اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ مضمون جملہ کو بالترتیب صبح، شام، دوپہر، دن اور رات کے اوقات سے متعلق بتانے کے لئے آتے ہیں لیکن ان کا عام استعمال صَارَ کے معنی میں ہے۔ مثلاً اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فَارِغًا۔ اَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا۔ بَاتَ الْحَسَنُ نَائِمًا۔ جب ان الفاظ سے وقت میں داخل ہونے کا مفہوم لیا جاتے تو یہ بھی تامہ کہلاتے ہیں مثلاً اَلَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا۔

مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَاانْفَكَّ کسی فعل کے برابر ہوتے رہنے کو بیان کرتے ہیں۔ مَا کے علاوہ دوسرے حرف نفی بھی استعمال ہوتے ہیں اور کبھی حرف نفی حذف بھی ہو جاتا ہے۔ استعمالات یہ ہیں: لَاتَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ۔ لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْ۔ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ۔

مَادَامَ فعل کی مقدار وقت کو معین کرتا ہے۔ مثلاً حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَادُمْتُمْ حُرُمًا۔ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّادَامُوْا فِيْهَا۔

لَیْسَ مضمون جملہ کی زمانہ حال میں نفی کے لئے آتا ہے۔ مثلاً لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِناً۔ لَیْسَ کے مفعول پر عموماً ب داخل ہوتی ہے جو اسے مکسور کر دیتی ہے۔ مثلاً اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ لیس کی مضارع یا امر کی گردان نہیں آتی۔

افعال مقاربہ

چند فعل کسی کام کے امکان کی توقع یا اس کے شروع ہونے کو بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

عَسٰی کسی کام کی توقع کے لئے آتا ہے۔ اس کا مفعول ایک جملہ ہوتا ہے جس کے مضارع پر اَنْ لگاتے ہیں مثلاً، عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ۔ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ۔ عَسٰی کی ماضی کی گردان آتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی فعل مستعمل نہیں۔

کَادَ خبر کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ (لوگوں نے مجھے کمزور پایا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے)۔ یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (قریب ہے کہ بجلی ان کی نظروں کو اچک لے)

کَرَبَ اور اَوْشَکَ کام کا شروع ہونے کے قریب ہونا بیان کرتے ہیں، مثلاً اَوْشَکَ بَکْرٌ اَنْ یَّذْهَبَ (بکر جانے ہی والا ہے)۔

طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ کام شروع ہو جانے کو بیان کرتے ہیں، ان کے بعد اَنْ نہیں آتا، مثلاً طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (لگے وہ اپنے اوپر جنت کے پتے ڈھانپنے) جَعَلَ یَمْسَحُ سَاقَهٗ (وہ اپنی پنڈلی ملنے لگا)

افعال مدح وذم

نِعْمَ (نِعْمَتْ) اور بِئْسَ (بِئْسَتْ) بالترتیب کسی چیز کی تعریف یا مذمت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کا فاعل اُن کے بعد آتا ہے اور کبھی قرینہ موجود ہونے پر اس کو حذف بھی کر دیتے ہیں اور اس کے بجائے منصوب تمیز لگا دیتے ہیں۔ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں، نِعْمَ الصَّاحِبُ زَیْدٌ۔ نِعْمَ زَیْدٌ مُعَلِّماً۔ نِعْمَتْ فَاطِمَةُ زَوْجَةً۔

قَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ، وَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ۔ مَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ، هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِيْنَ بَدَلاً، بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِآيَاتِ اللّٰهِ۔

ان افعال کے ساتھ کبھی مَا لگتا ہے تو یہ نِعِمَّا اور بِئْسَمَا بن جاتے ہیں۔

نِعْمَ کے معنی میں حَبَّذَا بھی مستعمل ہے مثلاً حَبَّذَا زَيْدٌ (زید خوب آدمی ہے)

افعال تعجب

ثلاثی مجرد سے فعل تعجب بنانے کے دو طریقے ہیں:

۱۔ باب افعال کے ماضی کے پہلے صیغے کے شروع میں مَا اور آخر میں منصوب اسم لگاکر مثلاً مَا أَحْسَنَ زَيْدًا، مَا أَعْلَمَهُ (وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے) مَا أَظْلَمَهُمْ (وہ کتنے ظالم ہیں)

۲۔ باب افعال کے امر کے پہلے صیغے کے بعد بِ اور مجرور اسم لگاکر مثلاً أَحْسِنْ بِزَيْدٍ۔ أَعْلِمْ بِهِ (وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے) أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ (وہ کیا ہی خوب سننے اور دیکھنے والے ہیں!)

ثلاثی مزید سے فعل تعجب بنانے کے لئے مصدر سے پہلے مَا أَشَدَّ یا أَشْدِدْ بِ اور آخر میں اسم لگاتے ہیں۔ مثلاً مَا أَشَدَّ اِخْضِرَارَهُ۔ أَشْدِدْ بِاخْضِرَارِهِ — (وہ کتنا زیادہ سبز ہے!)

اسماء الافعال

بعض الفاظ فعل کے معنی دیتے ہیں۔ یہ اسماء الافعال کہلاتے ہیں۔ ان میں سے بعض امر کے معنی کے لئے ہیں اور بعض گزشتہ واقعہ کی خبر دیتے ہیں۔

امر کے معنی میں جو اسماء الافعال مستعمل ہیں ان میں سے زیادہ اہم مندرجہ ذیل ہیں:

عَلَيْكَ (لازم پکڑ) مثلاً عَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ (سنت کو لازم پکڑ)

دُوْنَكَ (پکڑ لے) مثلاً دُوْنَكَ زَيْدًا (زید کو پکڑ لے)

آمِین (دعا قبول کر)

رُوَیْدَ (چھوڑ دے) رُوَیْدَ زَیْدًا (زید کو جانے دے) یہ کبھی مصدر بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا

هَا (پکڑ لے) یہ بھی دُوْنَكَ کی مانند استعمال ہوتا ہے۔ واحد، مثنیٰ، جمع میں اس کو یوں بدلتے ہیں۔ هَا، هَاؤُمَا، هَاؤُمْ مثلاً هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ[1]
(لو میرا اعمال نامہ پڑھو)

هَیْتَ (جلدی آ) مثلاً هَیْتَ لَكَ (تو جلدی سے آجا)

هَلُمَّ (لا) مثلاً هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ (اپنے گواہ لاؤ)

خبر کے معنی رکھنے والے اہم اسماء الافعال مندرجہ ذیل ہیں:

هَیْهَاتَ (دور ہوا) مثلاً هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ

شَتَّانِ (جدا ہوا) مثلاً شَتَّانِ مَا بَیْنَهُمَا (ان دونوں میں بڑا فرق ہے)

[1] یہ لفظ كِتَابِیَ کے آخر میں ہائے سکتہ لگانے سے بنا ہے۔ یہ "ہ" محض وزن برقرار رکھنے کے لئے لگائی جاتی ہے۔ معنی پر یہ اثر انداز نہیں ہوتی۔

حرف کا بیان

حرف

حرف ایک جملے میں اسم اور فعل کے ساتھ مل کر معنی ظاہر کرتا ہے۔ بعض حرف اکیلے بھی مفہوم ادا کرتے ہیں لیکن ان کے لئے موقع و محل کا معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً 'ہاں' یا 'نہیں' کہہ دینا معنی کو ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ سوال معلوم ہو۔ بعض حروف مثلاً حروفِ نفی یا حروفِ استقبال کا استعمال اوپر اسم اور فعل کے بیان میں گزر چکا ہے۔ یہاں ہم حروف کی مختلف قسمیں اور ان کے مواقع استعمال بیان کریں گے۔

حروفِ اضافت

حروفِ اضافت وہی ہیں جنہیں عموماً حروفِ جر بھی کہا گیا ہے۔ ان کے اس نام کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ذریعے فعل کو اسم سے متعلق کیا جاتا ہے۔ ان میں نو محض حرف ہیں۔ باقی کے حرفوں میں سے پانچ اسم کے اور تین فعل کے معنی رکھنے والے حرف ہیں قسم اوّل میں ب، تَ، و، ل، مِن، اِلیٰ، حَتّٰی، فِی اور رُبَّ ہیں، قسم ثانی میں کَ، علیٰ، عَنْ، مُذْ، مُنْذُ اور قسم ثالث میں حَاشَا، خَلَا اور عَدَا، ان کے اہم استعمالات حسبِ ذیل ہیں :-

ب ۱۔ الصاق یعنی ایک چیز کو دوسری سے ملانے کے مفہوم کے لئے مثلاً اِمْسَحُوا بِرُءُوْسِکُمْ۔

۲۔ استعانت یعنی کسی چیز کی مدد ظاہر کرنے کے لئے، مثلاً عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، بِسْمِ اللهِ۔

۳۔ سببیت یعنی سبب ظاہر کرنے کیلئے، مثلاً کُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ (ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے سبب سے پکڑا)

۴۔ مصاحبت ظاہر کرنے کے لئے، مثلاً سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ (اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر) اِذْهَبْ بِسَلَامٍ (سلامتی کے ساتھ جاؤ)

۵۔ برائے ظرف، مثلاً نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ، لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ

۶۔ برائے تعدیہ یعنی متعدی بنانے کے لئے، مثلاً ذَهَبَ اللهُ بِنُوْرِهِمْ (اللہ ان

کے نور کو لے گیا)

۷۔ زائد برائے تاکید جو نفی یا استفہام والے جملے میں بھی آتی ہے اور فاعل اور مفعول پر بھی
مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ، اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا۔ لَا تُلْقُوْا
بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ۔

۸۔ برائے قسم مثلاً بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ (کعبہ کے رب کی قسم)
یہ حرف کبھی عَلٰی، اِلٰی اور عَنْ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

ت | یہ بطور حرف قسم مستعمل ہے اور لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مثلاً تَاللّٰہِ
لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ

و | یہ قسم کے لئے مستعمل ہے مثلاً وَالتِّیْنِ، وَالشَّمْسِ۔

ل | ۱۔ استحقاق ظاہر کرنے کے لئے مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔
۲۔ اختصاص کے لئے مثلاً اِنَّ لَہٗ اَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا (اس کے ابا جان بڑے
بوڑھے ہیں)
۳۔ تعلیل یعنی کسی کام کی علت بیان کرنے کے لئے مثلاً اِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ
۴۔ عاقبت یعنی انجام کار کے بیان کے لئے مثلاً فَالْتَقَطَہٗ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَکُوْنَ
لَھُمْ عَدُوًّا
۵۔ زائد برائے تاکید مثلاً یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ، اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ۔
۶۔ منفعت کے معنی کے لئے مثلاً لَھَا مَا کَسَبَتْ (جو کمائی اس نے کی، اس کا
فائدہ اسی کو ہے)
یہ حرف کبھی اِلٰی، عَلٰی، فِی، مِنْ اور عَنْ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

مِنْ | ۱۔ غایتِ زمان و مکان کی ابتدا کے لئے مثلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ،
مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ۔
۲۔ تبعیض (یعنی کسی چیز کا ایک حصہ بیان کرنے) کے لئے مثلاً مِنْھُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ
۳۔ تبیین یعنی کسی بیان کی وضاحت کے لئے مثلاً یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ

مِنْ ذَهَبٍ۔

۴۔ سبب بیان کرنے کے لئے مثلاً مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا

۵۔ بدل کے معنی کے لئے مثلاً اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ۔

۶۔ زائد برائے تاکید مثلاً يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ۔ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ۔

۷۔ عمومیت ظاہر کرنے کے لئے مثلاً مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔

اِلٰى | غایت کی انتہا بتانے کے لئے مثلاً اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ، اَلْاَمْرُ اِلَيْكَ۔

حَتّٰى | یہ بھی انتہائے غایت کو بتاتا ہے، اِلٰى اور حَتّٰى میں فرق یہ ہے کہ حَتّٰى ضمیر کے ساتھ نہیں آتا۔ یہ اپنے سے پہلے کسی فعل کا تقاضا کرتا ہے۔ مثلاً اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَاْسِهَا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھا لیا) نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ (کل رات میں صبح تک سوتا رہا) حَتّٰى فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

فِى | ۱۔ ظرف مکان اور زمان کے معنی کے لئے مثلاً غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِىْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِىْ بِضْعِ سِنِيْنَ۔ کبھی ظرف کے معنی مجازاً بھی آتے ہیں۔ مثلاً لَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ۔

۲۔ مصاحبت کے معنی میں مثلاً فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ (فرعون کے پاس نو نشانیوں کے ساتھ)

۳۔ سبب بیان کرنے کے لئے مثلاً لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (جو تم اختیار کر چکے تھے اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب آلیتا)

رُبَّ | یہ لفظ ہمیشہ جملے کے شروع میں آتا ہے اور اس کا مجرور اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے۔ یہ حرف تکثیر اور تقلیل دونوں کا فائدہ دیتا ہے مثلاً رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ (میں کتنے ہی شریف لوگوں سے ملا) رُبَّ کے بعد آنے والا فعل ماضی ہونا لازم ہے۔ رُبَّ کے ساتھ اگر مَا آئے تو اس کا عمل باطل ہوجاتا ہے۔

اور اسے خفیف پڑھتے ہیں۔ مثلاً رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۔
رُبَمَا اسم اور فعل دونوں پر آسکتا ہے۔ مثلاً رُبَمَا قَامَ زَيْدٌ اور رُبَمَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ۔

كَ ۱۔ تشبیہ کے لئے مثلاً مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ۔ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ۔ جَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۔
۲۔ تعلیل یعنی سبب بیان کرنے کے لئے مثلاً اُذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ (اسے یاد کرو بسبب ہدایت کے جو اس نے تمہیں دی)
۳۔ زائد برائے تاکید، مثلاً لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔

عَلٰى حسی یا معنوی طور پر اوپر ہونے کے معنی کے لئے مثلاً عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ۔ لَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ۔
۲۔ مصاحبت یعنی مَعَ کے معنی کے لئے مثلاً اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ۔
۳۔ ضرر کے معنی میں مثلاً عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (اس نے جو کمائی کی اس کا وبال اس پر ہوگا)
۴۔ ظرف کے معنی میں مثلاً عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ (سلیمان کے دورِ حکومت میں) دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ۔
۵۔ تعلیل کے لئے مثلاً لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ۔

عَنْ ۱۔ بُعد اور تجاوز کے معنی میں مثلاً لِيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ (وہ لوگ ہوشیار رہیں جو اس کے امر سے ہٹ کر اس کی مخالفت کرتے ہیں)
۲۔ برائے تعلیل مثلاً مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ (تیری بات کی وجہ سے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں)
۳۔ بدل کے لئے مثلاً لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا۔

مُذْ، مُنْذُ یہ دونوں حروف ابتدائے مدت کے بیان کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً

مَارَأَيْتُهُ مُذْ (يا مُنْذُ) يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

حَاشَا ۱۔ استثنار کے لئے مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ

۲۔ تنزیہہ یعنی کسی برائی کی نسبت سے پاک کرنے کے لئے مثلاً حَاشَا لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ ۔ اس استعمال میں یہ مضاف، مضاف الیہ کی ترکیب میں بھی آتا ہے۔ مثلاً حَاشَ اللّٰهِ۔

خَلَا، عَدَا یہ دونوں حرف استثنار کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا (یا عَدَا) زَيْدًا۔

جب حروف اضافت کسی فعل کے بعد اس طریقے سے آئیں کہ وہ فعل سے بے تعلق معلوم ہوں تو حقیقت میں ان سے قبل کوئی ایسا فعل محذوف ہوتا ہے جس کے ساتھ ان کا تعلق موزوں ہوتا ہے۔ اس صورت میں یہ حروف ایک قرینہ مہیا کرتے ہیں جس سے اس محذوف فعل کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ میں عَلٰی سے پہلے رَحِمَ محذوف ہوگا جس کے ساتھ عَلٰی موزوں ہے۔ اس جملے کو کھولا جائے تو یوں ہوگا: تَابَ اللّٰهُ وَرَحِمَ عَلَيْهِ

افعال کے ساتھ حروف اضافت کے بدلنے سے معنی میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً ذَهَبَ (وہ گیا) ذَهَبَ بِهٖ (وہ لے گیا) جَاءَ (وہ آیا) جَاءَ بِهٖ (وہ اُسے لایا)۔ رَغِبَ فِيْهِ (اس نے اس کی خواہش کی) رَغِبَ عَنْهُ (وہ اس سے پھر گیا)۔ رَغِبَ بِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ (اس نے دوسرے کو چھوڑ کر اُسے فضیلت دی)۔

حروف مشبہ بفعل

یہ حروف پانچ ہیں اِنَّ (یا اَنَّ) لٰكِنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ یہ اپنے بعد آنے والے مبتدا کو منصوب کر دیتے ہیں۔ مثلاً اِنَّ اللّٰهَ قَدِيْرٌ۔ لیکن اگر ان کے ساتھ مَا لگ جائے تو ان کا یہ عمل باطل ہو جاتا ہے۔ مثلاً اِنَّمَا اِلٰهُكُمُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ اور بعد کا جملہ مبتدا و خبر کے معروف اسلوب پر ہوتا ہے۔ ان حروف کے مواقع استعمال حسب ذیل ہیں:

اِنَّ اس کا غالب استعمال تاکید اور تحقیق کے موقع پر ہوتا ہے۔ یہ تاکید اس تاکید سے

زیادہ قوی ہوتی ہے جو اسم پر لَ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ أَنَّ بعد والے جملے کو مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے۔ اس لئے یہ ہمیشہ جملے کے وسط میں آتا ہے۔ مثلاً بَلَغَنِیْ أَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (مجھے زید کے قیام کی خبر پہنچی)

إِنَّ کے معنی میں کبھی إِنْ بھی آتا ہے۔ اس کو مخففہ کہتے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد لَ ضرور آتا ہے۔ مثلاً اِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِیْنَ (بیشک تو اس سے پہلے بے خبروں میں تھا) اِنْ وَجَدْنَا اَکْثَرَهُمْ لَفَاسِقِیْنَ۔ (بلاشبہ ان میں سے اکثر کو ہم نے بد عہد پایا)

لٰکِنَّ | یہ ایک جملہ سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دُور کرنے والے جملے پر آتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دونوں جملے ایک دوسرے کے مخالف ہوں مثلاً مَا زَیْدٌ شُجَاعًا لٰکِنَّهٗ کَرِیْمٌ (زید شجاع نہیں لیکن فیاض ہے) منفی جملے کا استدراک مثبت سے اور مثبت جملے کا استدراک منفی سے ہوتا ہے مثلاً مَا کَفَرَ سُلَیْمَانُ وَلٰکِنَّ الشَّیَاطِیْنَ کَفَرُوْا ۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًوا لَمْ یَجِیْٔ۔

لٰکِنْ بھی استدراک کے لئے آتا ہے لیکن یہ مبتدا کو نصب دینے کا عمل نہیں کرتا۔ مثلاً قَامَ زَیْدٌ وَلٰکِنْ عَمْرٌو جَالِسٌ۔

کَأَنَّ | یہ اصل میں کاف تشبیہ کو أَنَّ پر لگانے سے بنا ہے اس لئے اس کے اندر تشبیہ کا تاکیدی مضمون ہوتا ہے۔ مثلاً کَأَنَّ زَیْدًا أَسَدٌ گویا اصل میں یوں ہے اِنَّ زَیْدًا کَالْاَسَدِ

لَیْتَ | یہ تمنّیٰ کا فائدہ دیتا ہے۔ لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا)

لَعَلَّ | یہ توقع کا معنی دیتا ہے جس کے دو پہلو ہیں۔ پسندیدہ چیز کی امید مثلاً لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (امید ہے کہ تم فلاح پاؤ) اور ناگوار چیز کا اندیشہ، مثلاً لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ (شاید قیامت قریب ہے)

لَعَلَّ تعلیل کا فائدہ بھی دیتا ہے مثلاً قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَیِّنًا لَعَلَّهٗ یَتَذَکَّرُ

اَوْ یَخْشٰی (تم دونوں اس سے نرم بات کرنا تاکہ وہ نصیحت پائے یا ڈرے)

حروفِ عطف

حروفِ عطف مفرد کو مفرد پر اور جملے کو جملے پر عطف کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ تعداد میں دس ہیں وَ، فَ، ثُمَّ، حَتّٰی، اَوْ، اَمْ، اِمَّا، لَا، بَلْ، لٰکِنْ - ان کے استعمالات حسبِ ذیل ہیں:

وَ یہ محض معطوف اور معطوف علیہ کو جمع کرنے کے لئے آتا ہے۔ چنانچہ دونوں کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔ مثلاً اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ - بَکْرٌ قَاعِدٌ وَاَخُوْہُ قَائِمٌ - اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّۃٌ - بعض جملوں میں "و" موجود ہوتی ہے لیکن وہ دو چیزوں کو جمع کرنے کے بجائے صرف ایک فقرے کو دوسرے فقرے سے جوڑنے کا کام دیتی ہے۔ اسے واوِ استیناف کہتے ہیں۔ مثلاً ثُمَّ قَضٰی اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ (پھر اس نے مدت کا تعین کیا اور متعین مدت تو اسی کے پاس ہے)

فَ یہ بھی دو چیزوں کو جمع کرنے کے لئے آتا ہے لیکن اس سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ ترتیب ذکری یا معنوی، مثلاً نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ اور وَکَزَہٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْہِ (موسیٰ نے اُسے مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا)

۲۔ تعقیب یعنی ایک کام کا دوسرے کے پیچھے ہونا مثلاً فَرَاغَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ فَقَرَّبَہٗٓ اِلَیْھِمْ۔

۳۔ سببیت کے لئے مثلاً اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (بیشک ہم نے تجھے کوثر عطا کیا لہٰذا تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے)

ثُمَّ اس حرف کا استعمال فَ کی مانند ہے لیکن اس میں ترتیب کا وجود ایک وقفے کے بعد پایا جاتا ہے۔ گویا معطوف علیہ اور معطوف میں فاصلہ ہوتا ہے، مثلاً

بَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ثُمَّ سَوَّاهُ۔

حَتّٰی یہ افضل یا ادنیٰ معطوف کو معطوف علیہ کے ساتھ جوڑنے کے کام آتا ہے مثلاً مَاتَ النَّاسُ حَتَّى الْأَنْبِيَاءُ (لوگ مرے یہاں تک کہ انبیاء بھی) قَدِمَ الْحُجَّاجُ حَتَّى الْمُشَاةُ (حاجی آگئے یہاں تک کہ پیدل بھی)

اس میں مہلت اور وقفے کا مفہوم بھی ہوتا ہے مثلاً رَأَيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰی زَيْدًا (میں نے لوگوں کو دیکھا یہاں تک کہ زید کو بھی)

اَوْ یہ جملے کے حکم کو دو مذکور چیزوں میں سے ایک سے متعلق کرنے کے لئے آتا ہے۔

یہ خبر، امر اور استفہام والے جملے میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جَاءَنِي زَيْدٌ أَوْ عَمْرٌو (میرے پاس زید آیا یا عمرو) اِضْرِبْ رَأْسَهُ أَوْ ظَهْرَهُ۔ (اس کے سر یا گردن پر مارو) أَلَقِيتَ عَبْدَ اللّٰهِ أَوْ أَخَاهُ (تو عبداللہ سے ملا یا اس کے بھائی سے؟)

یہ لفظ شک وابہام کا فائدہ بھی دیتا ہے اور بعض چیزوں میں سے ایک کے انتخاب کا بھی۔ مثلاً لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (ہم ایک دن رہے یا دن کا کچھ حصہ) فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ (تو اس کا فدیہ روزوں یا صدقہ یا قربانی کی شکل میں ہوگا)

اِمَّا اس کا استعمال اَوْ کی مانند ہے اور یہ خبر اور استفہام والے جملے میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جَاءَنِي إِمَّا زَيْدٌ وَإِمَّا عَمْرٌو۔ اِضْرِبْ إِمَّا رَأْسَهُ وَإِمَّا ظَهْرَهُ۔ أَلَقِيتَ إِمَّا عَبْدَ اللّٰهِ وَإِمَّا أَخَاهُ۔

یہ حرف بھی شک وابہام اور انتخاب کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً آخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ اور إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى۔

اَوْ اور اِمَّا میں باریک سا فرق یہ ہے کہ اَوْ والے جملے میں کلام کے ابتدائی حصے

پر یقین ہوتا ہے دوسرے حصے میں شک ہوتا ہے۔ اِمّا کے استعمال میں کلام آغاز ہی سے شک پر مبنی ہوتا ہے۔

أَمْ | اس حرف کا استعمال دو طرح ہے۔ کبھی تو یہ استفہامیہ جملے میں اس طرح آتا ہے کہ اس سے قبل اور بعد کے حصے ایک دوسرے سے غیر متعلق نہیں ہوتے۔ اس صورت میں اسے أَمْ متصلہ کہا جاتا ہے مثلاً أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ۔ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ۔ کبھی یہ دو غیر متعلق حصوں میں سے دوسرے پر آتا ہے۔ اس صورت میں اسے أَمْ منقطعہ کہتے ہیں مثلاً أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا۔ أَمْ منقطعہ خبریہ جملے پر بھی آتا ہے مثلاً تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ۔

أَوْ اور أَمْ کے استعمال میں بھی باریک سا فرق ہے۔ أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَوْ عَمْرٌو کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ زید اور عمرو ہیں یا نہیں۔ أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والا یہ تو جانتا ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ہے، صرف یہ نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کون ہے۔

لَا | یہ معطوف پر سے حکم کے اطلاق کی نفی کے لئے آتا ہے مثلاً جَاءَنِي زَيْدٌ لَا عَمْرٌو (میرے پاس زید آیا، عمرو نہیں آیا)

بَلْ | یہ حرف معطوف علیہ سے توجہ ہٹانے اور معطوف کے لئے حکم کا اثبات کرنے کے لئے آتا ہے، مثلاً اِشْتَرَيْتُ دَوَاةً بَلْ قَلَمًا (میں نے دوات خریدی نہیں بلکہ قلم) قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ۔

لٰكِنْ | ایک کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لئے آتا ہے۔ اس لئے جملے کے پہلے یا دوسرے حصے میں منفی جملہ آنا ضروری ہے مثلاً مَا رَأَيْتُ زَيْدًا لٰكِنْ بَكْرًا۔ اگر معطوف ایک جملہ ہو تو لٰكِنْ سے پہلے واؤ لانا ضروری ہوتا ہے۔

حروفِ نفی

حروفِ نفی یہ ہیں : مَا ، لَا ، لَمْ ، لَمَّا ، لَنْ ، اِنْ

ان کا استعمال اوپر فعل کی بحث میں بیان کیا جا چکا ہے ہَلْ جب اِلَّا سے پہلے آتا ہے تو وہ بھی نفی کے معنی دیتا ہے۔

حروفِ مستقبل

سَ ، سَوْفَ ، لَنْ مستقبل کے معنی دیتے ہیں۔ ان کا استعمال اوپر مضارع کے مباحث میں بیان ہو چکا ہے۔

حروفِ تنبیہ

مخاطب کو خبردار کرنے کے لئے تین حروف مستعمل ہیں : هَا ، اَلَا ، اَمَا

هَا یہ عموماً اسم اشارہ یا ضمیروں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً هٰذَا ، هٰذَانِ ، اَیُّهَا ، هٰؤُلَاءِ کبھی ھا اور اسم اشارہ کے مابین فاصلہ بھی کر دیتے ہیں۔ مثلاً هَاَنْتُمْ اُولَاءِ جو اصل میں اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ ہے یا هَاهُوَ ذَا جو اصل میں هُوَ هٰذَا ہے۔

ان مواقع کے علاوہ بھی اس کا استعمال ہے مثلاً هَا اَفْعَلُ كَذَا۔ هَا اِنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ

اَلَا یہ اپنے بعد آنے والے مضمون کو بتحقیق بیان کرتا ہے مثلاً اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ۔ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ۔ اَلَا لَا تَفْعَلْ كَذَا

اَمَا یہ بھی اَلَا کی مانند ہے۔ استعمال یوں ہے۔ اَمَا اِنَّكَ خَارِجٌ۔ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ۔

کبھی اَمَا کا الف گر جاتا ہے اور اَمَ وَاللّٰهِ استعمال کرتے ہیں۔

حروفِ ندا

کسی کو آواز دینے کے لئے حسب ذیل حروف مستعمل ہیں : يَا ، اَيَا ، هَيَا ، اَیْ ، اَ ، وَا۔ ان میں سے پہلے تین حروف اصلاً نداتے بعید کے لئے ہیں لیکن ان کا استعمال کسی غافل یا بھولے

ہوتے یا سوتے ہوتے کو آواز دینے کے لئے بھی ہے۔ اَیْ اور اَ نداسے قریب کے لئے ہیں۔ اور وَا صرف ماتم وغیرہ کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ ان کے قواعد اسم کے مباحث میں بیان ہو چکے ہیں۔

حروفِ ایجاب و تصدیق

وہ حروف جن کے ساتھ کسی خبر دینے والے یا سوال کرنے والے کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے، چھ ہیں: بَلٰی، نَعَمْ، اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ، اِیْ۔

بَلٰی منفی سوال یا خبر کی تردید اور اس سوال یا خبر کے مثبت معنی کی تصدیق کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً مَا کُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْءٍ کے بعد بَلٰی کے معنی ہوں گے' نہیں بلکہ تم بُرے اعمال کرتے تھے'۔ زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَنْ یُّبْعَثُوْا، قُلْ بَلٰی، یہاں مفہوم ہے کہ نہیں بلکہ وہ اٹھائے جائیں گے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ بَلٰی۔ ان دونوں جملوں میں بَلٰی منفی سوال کے رَد کے لئے ہے۔

نَعَمْ سوال کے مضمون کی تصدیق کے لئے آتا ہے خواہ سوال مثبت ہو یا منفی۔ مثلاً کہا جائے قَامَ زَیْدٌ اَوَلَمْ یَقُمْ۔ اس کا جواب نَعَمْ سے دیا جائے تو مراد ہوگی زید کھڑا ہوا۔ اگر جواب بَلٰی ہو تو مراد ہوگی 'کھڑا نہیں ہوا'۔

اَجَلْ سوالیہ فقرے کے جواب میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ صرف خبر کے اثبات کے لئے آتا ہے۔ مثلاً قَدْ اَتَاكَ زَیْدٌ (زید تیرے پاس آچکا ہے) کا جواب اَجَلْ ہوگا۔ جَیْرِ اور اِنَّ بھی اسی موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔

اِیْ استفہام کے اثبات کے لئے آتا ہے۔ اس کے بعد قسم کا ہونا ضروری ہے۔ مثلاً یَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ۔ اِیْ لَعَمْرُكَ، اِیْ ھَا اللّٰہِ بھی کہا جاتا ہے۔

حروفِ استثنا

حروفِ استثنا اِلَّا، حَاشَا، عَدَا اور خَلَا ہیں۔ ان میں سے اِلَّا کا استعمال اسم کے مباحث میں اور حَاشَا، عَدَا اور خَلَا کا استعمال حروفِ اضافت کے تحت

بیان ہو چکا ہے۔ موخر الذکر تین حروف کو اِلاَّ پر قیاس کر کے مستثنیٰ کو منصوب لانا بھی جائز ہے۔ مثلاً زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِيْنَةِ خَلَا وَاحِدٍ (یا وَاحِدًا) خلا اور عدا سے پہلے اگر مَا آجاتے تو مستثنیٰ صرف منصوب آتا ہے۔ مثلاً اَلَا کُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔

حروفِ مصدر

حروف مصدر دو ہیں۔ مَا اور اَنْ ۔ یہ فعل کے ساتھ آکر اس کو مصدری معنی دے دیتے ہیں۔ مثلاً اَعْجَبَنِيْ مَا صَنَعْتَ (یا مَا تَصْنَعُ) سے مراد ہے اَعْجَبَنِيْ صَنِيْعُكَ۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اس اسلوب پر آئی ہیں۔ مثلاً وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنٰهَا وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا (قسم ہے آسمان کی اور جیسا اسے بنایا، قسم ہے زمین کی اور جیسا اُسے بچھایا) ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی)

اِنَّهٗ اَهْلُ اَنْ يَّفْعَلَ سے مراد ہے "وہ کرنے کا اہل ہے" آیت فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا اَنْ قَالُوْا .... میں بھی اَنْ کی وجہ سے مصدری معنی پیدا ہو گئے ہیں۔

حروفِ تحضیض

یہ وہ حروف ہیں جو مخاطب کو اُکسانے اور کسی کام پر ابھارنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ چار ہیں : لَوْلَا، لَوْمَا، هَلَّا اور اَلَّا ۔ یہ فعل ماضی یا مضارع پر آتے ہیں۔ مثلاً لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ (تو نے کیوں نہ مجھے مہلت دی تھوڑی مدت کے لئے) لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ (تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے) لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ (تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتا)۔
لَوْلَا کے اندر زجر و توبیخ کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔ مثلاً لَوْلَا جَآءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ (کیوں نہ یہ اس پر چار گواہ لاتے) جب یہ جملہ اسمیہ پر بطور شرط آتا ہے تو اس کا جواب فعلیہ جملے میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں پہلا جملہ دوسرے جملے کی نفی کا مضمون

پیدا کرتا ہے۔ مثلاً لَوْلَا اَنَّـهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖ (اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو وہ مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتا) لَوْلَا اَنْـتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ (اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے)

حروفِ شرط

الفاظ شرط فعل کی بحث میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ حروف شرط صرف دو ہیں: اِنْ اور لَوْ۔ یہ جس جملے پر آتے ہیں وہ شرط اور دوسرا جملہ جو اس کا جواب مہیا کرتا ہے جزا کہلاتا ہے۔ اِنْ فعل کو مستقبل کے اور لَوْ ماضی کے معنی دیتا ہے۔ اِنْ کا استعمال اس موقع پر ہوتا ہے جب کسی کام کا واقع ہونا مشتبہ ہو۔ یہ ضروری ہے کہ حرف شرط کے بعد فعل آئے اس لئے لَوْ زَيْدٌ ذَاهِبٌ کی ترکیب غلط ہوگی۔

اِنْ کے ساتھ شرط کے جملے میں اگر فعل مضارع آئے تو وہ ہمیشہ اخف شکل میں آتا ہے۔ جزا کے جملے میں مضارع اصلی اور مضارع اخف دونوں آسکتے ہیں۔

اگر جزا کا جملہ امر، نہی، ماضی یا مبتدا و خبر کی ترکیب میں ہو تو اس پر فَ آتا ہے مثلاً اِنْ اَتَاكَ زَيْدٌ فَاَكْرِمْهُ، اِنْ ضَرَبَكَ فَلَا تَضْرِبْهُ، اِنْ جِئْتَنِيْ فَاَنْتَ مُكْرَمٌ

لَوْ کے جزائیہ جملہ پر کبھی تاکید کے لئے لَ آتا ہے مثلاً لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔

لَوْ کا جزائیہ جملہ عموماً حذف کر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ مثلاً لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ۔

لَوْ کبھی تمنا کے معنی کے لئے آتا ہے۔ مثلاً کہا جائے لَوْ تَاْتِيْنِيْ فَتُحَدِّثُنِيْ۔ ایسے موقع پر جزائیہ جملے میں مضارع اصلی اور مضارع خفیف دونوں استعمال ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ میں لَوْ تمنا کے معنی میں آیا ہے۔

حرف ردع

جب کہنے والا کوئی ایسی بات کہہ دے جس سے سننے والے کو غصہ آ جائے اور وہ تنبیہ اور زجر کے انداز میں اس کی نفی کرے تو ایسے موقع پر كَلَّا کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ حرف ردع

ہے ۔مثلاً اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ
یعنی جو کچھ یہ سمجھ رہا ہے، معاملہ ہرگز ایسا نہیں ......

حروف تفسیر

حروف تفسیر دو ہیں : اَیْ اور اَنْ ۔ یہ کسی لفظ کی وضاحت کرنے کے لئے آتے ہیں ۔مثلاً هُوَ مَكِّيٌّ اَيْ مَنْسُوْبٌ اِلٰى مَكَّةَ (وہ مکی ہے یعنی مکہ کی طرف منسوب ہے) نَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ (ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم) فَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ (پھر ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ کشتی بنا)۔

چند خاص حروف

مذکورہ حروف کے علاوہ بعض حروف کے استعمالات خاص ہیں ۔ان میں سے بکثرت استعمال ہونے والے حروف ــــ ن ، و اور ما ــ کا مختصر بیان حسب ذیل ہے :

ن فعل کے صیغہ کے آخر میں جب واحد متکلم کی ضمیر "ی" آرہی ہو تو صیغہ کے وزن کو برقرار رکھنے کے لئے 'ی' سے پہلے 'ن' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسے نون وقایہ کہتے ہیں : مثلاً بَلَّغَنِيْ ، اَخْرَجَنِيْ ، اَهْلَكَتْنِيْ وغیرہ میں۔

و واؤ کبھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر حال کے معنی ظاہر کرتا ہے ۔مثلاً تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ (تو انھیں بیدار سمجھتا حالانکہ وہ سوتے ہوتے تھے)۔ لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ (یوسف اور اس کا بھائی باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جتھا ہیں) ۔

ما یہ کبھی جملے کے آہنگ کو درست رکھنے کے لئے زائد بھی آجاتا ہے ۔مثلاً فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۔مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا ۔

مشق نمبر ۳۰

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ إِلَّا قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوكَ عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

(۲)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ، إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔

(۳)

عَنْ أَبِي ذَرٍّؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِي عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهٗ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ

جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ۔

(٤)

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ، فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ، لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، فَقَالَ مَنْ يُضِيفُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ وَقَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِنَا قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَإِذَا أَرَادُوا الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ۔

(٥)

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا۔ فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ۔ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي۔ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ

تغفر له، فقالوا يا رسول الله وإن لنا في البهائم أجرًا؟ فقال نعم في كل ذات كبد رطبة أجر۔

⑥

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما وقعت بنو إسرائيل في المعاصي نهتهم علماءهم فلم ينتهوا فجالسوهم في مجالسهم وآكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم ببعض فلعنهم على لسان داود وعيسى بن مريم، ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون، قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان متكئًا فقال لا، والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر ولتأخذن على يدي الظالم ولتأطرنه على الحق أطرًا أو ليضربن الله بقلوب بعضكم على بعض ثم ليلعننكم كما لعنهم۔

⑦

عن النعمان بن بشير قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المدهن في حدود الله والواقع فيها مثل قوم استهموا سفينة، فصار بعضهم في أسفلها وصار بعضهم في أعلاها فكان الذي في أسفلها يمر بالماء على الذين في أعلاها، فتأذوا به فأخذ فأسًا۔ فجعل ينقر أسفل السفينة فأتوه فقالوا ما لك؟ قال تأذيتم بي ولا بد لي من الماء، فإن أخذوا على يديه أنجوه ونجوا أنفسهم، وإن تركوه أهلكوه وأهلكوا أنفسهم۔

⑧

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر، فأصبحت يومًا قريبًا منه۔ ونحن

نَسِيرٌ. فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ عَظِيمًا وَّ إِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَّسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَّتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ؛ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَرَأَ: تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ج جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَ ذُرْوَةِ سَنَامِهِ؟ اَلْجِهَادُ. ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟ قُلْتُ: بَلٰى؟ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ: تَكُفُّ عَلَيْكَ هٰذَا. فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللهِ، وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ! يَامُعَاذُ. هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟

(٩)

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَّ إِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ وَأَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُّتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ. وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَ

إِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا. وَأَخِفْهُمْ فِي اللهِ -

(١٠)

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا؟ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ -

(١١)

ذَهَبَ رَجُلٌ مَرَّةً إِلَى حَدِيقَةٍ مُثْمِرَةٍ لِيَسْرِقَ مِنْهَا شَيْئًا مِنَ الْفَاكِهَةِ. وَكَانَ لَهُ وَلَدٌ صَغِيرٌ أَخَذَهُ مَعَهُ يُسَاعِدُهُ - فَتَسَلَّقَ الرَّجُلُ السُّورَ وَأَوْصَى ابْنَهُ بِالْاِنْتِظَارِ وَقَالَ لَهُ أَعْلِمْنِي إِذَا رَأَيْتَ أَحَدًا لِأَرْجِعَ - فَذَهَبَ الْأَبُ آمِنًا لِيَأْخُذَ مَا أَرَادَ مِنَ الْفَاكِهَةِ - وَإِذَا الْوَلَدُ يَصِيحُ قَائِلًا "يَا أَبِي اِرْجِعْ فَهُنَاكَ مَنْ يَرَاكَ" فَأَسْرَعَ الرَّجُلُ فِي الْحَالِ وَعَادَ إِلَى ابْنِهِ فَزِعًا خَائِفًا وَقَالَ لَهُ "أَيْنَ مَنْ يَرَانَا" قَالَ الْوَلَدُ "هُوَ اللهُ يَرَاكَ وَيَرَانِي وَهُوَ مُطَّلِعٌ عَلَى مَا تَعْمَلُهُ فِي السِّرِّ وَالْجَهْرِ" فَخَجِلَ الرَّجُلُ وَعَادَ مِنْ حَيْثُ جَاءَ -

(١٢)

كَانَ لِرَجُلٍ سَبْعَةُ أَوْلَادٍ وَكَانَ يُحِبُّهُمْ كَثِيرًا. فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَ الْمَوْتِ، أَرَادَ أَنْ يَنْصَحَهُمْ نَصِيحَةً تَنْفَعُهُمْ بَعْدَ مَوْتِهِ. فَجَمَعَهُمْ يَوْمًا وَأَحْضَرَ لَهُمْ حُزْمَةً مِنَ الْعِصِيِّ وَأَعْطَاهَا لِأَكْبَرِهِمْ سِنًّا وَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَكْسِرَهَا. فَحَاوَلَ كَسْرَهَا بِكُلِّ قُوَّتِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ كَسْرَهَا. فَأَخَذَهَا مِنْهُ وَأَعْطَاهَا لِلثَّانِي. فَلَمْ يَسْتَطِعْ كَسْرَهَا أَيْضًا. ثُمَّ أَعْطَاهَا لِلثَّالِثِ. فَلَمْ يَسْتَطِعْ كَسْرَهَا أَيْضًا. ثُمَّ أَعْطَاهَا لِإِخْوَتِهِ وَاحِدًا بَعْدَ الْآخَرِ فَلَمْ يَقْدِرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى كَسْرِهَا.

وَبَعْدَ ذٰلِكَ تَنَاوَلَ الْأَبُ الْحُزْمَةَ وَحَلَّ الْعِصِيَّ وَأَعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ أَوْلَادِهِ عَصًا وَطَلَبَ إِلَيْهِ كَسْرَهَا فَكَسَرَهَا مَعَ السُّهُولَةِ.

فَقَالَ لَهُمْ يَا أَوْلَادِي أَنْتُمْ مِثْلُ هٰذِهِ الْحُزْمَةِ إِنِ اجْتَمَعْتُمْ وَاتَّحَدْتُمْ لَا يَغْلِبُكُمْ أَحَدٌ وَإِنْ تَفَرَّقْتُمْ وَاخْتَلَفْتُمْ سَهُلَ عَلَى عَدُوِّكُمْ أَنْ يَتَغَلَّبَ عَلَيْكُمْ.

(١٣)

إِسْتَأْجَرَ رَجُلٌ حَمَّالًا لِيَحْمِلَ لَهُ قَفَصًا فِيهِ قَوَارِيرُ عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ ثَلَاثَ خِصَالٍ يَنْتَفِعُ بِهَا. فَلَمَّا بَلَغَ ثُلُثَ الطَّرِيقِ قَالَ "هَاتِ الْخَصْلَةَ الْأُولَى" فَقَالَ مَنْ قَالَ لَكَ أَنَّ الْجُوعَ خَيْرٌ مِّنَ الشِّبَعِ فَلَا تُصَدِّقْهُ" قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا بَلَغَ نِصْفَ الطَّرِيقِ قَالَ "هَاتِ الثَّانِيَةَ" فَقَالَ "مَنْ قَالَ لَكَ إِنَّ الْمَشْيَ خَيْرٌ مِّنَ الرُّكُوبِ فَلَا تُصَدِّقْهُ" قَالَ نَعَمْ. فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى بَابِ الدَّارِ قَالَ "هَاتِ الثَّالِثَةَ" فَقَالَ "مَنْ قَالَ لَكَ إِنَّهُ وَجَدَ

حَتّى لَا أجْهَلَ مِنْكَ فَلَا تُصَدِّقْهُ". فَرَمَى الحَمَّالُ بِالقَفَصِ فَكَسَرَ جَمِيعَ القَوَارِيرِ وَقَالَ "مَنْ قَالَ لَكَ إنَّهُ بَقِيَ فِي القَفَصِ قَارُورَةٌ فَلَا تُصَدِّقْهُ أبَداً.

(١٤)

زَعَمُوا أنَّ قِرْداً رَأى نَجَّاراً يَشُقُّ خَشَبَةً بِوَتَدَيْنِ لَهُ رَاكِباً عَلَيْهَا كَالأسْوَارِ عَلَى الفَرَسِ وَ أنَّهُ كُلَّمَا أوْتَدَ وَتَداً نَزَعَ وَتَداً فَقَدَّمَهُ. ثُمَّ إنَّ النَّجَّارَ قَامَ لِبَعْضِ أُمُورِهِ. فَانْطَلَقَ القِرْدُ يَتَكَلَّفُ مَا لَيْسَ مِنْ صَنْعَتِهِ وَلَا مِنْ شَأْنِهِ فَرَكِبَ الخَشَبَةَ وَجَعَلَ ظَهْرَهُ قِبَلَ الوَتَدِ فَتَدَلّى ذَنَبُهُ فِي ذٰلِكَ الشَّقِّ وَعَالَجَ الوَتَدَ لِيَنْزِعَهُ. فَلَمَّا انْتَزَعَ انْضَمَّتِ الخَشَبَةُ عَلَى ذَنَبِهِ فَخَرَّ مَغْشِيّاً عَلَيْهِ. فَلَمْ يَزَلْ عَلَى تِلْكَ الحَالَةِ حَتّى جَاءَ النَّجَّارُ فَكَانَ مَا لَقِيَ القِرْدُ مِنْ صَاحِبِهِ مِنَ الضَّرْبِ وَ العَذَابِ أشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ.

(١٥)

زَعَمُوا أنَّ ثَعْلَباً جَائِعاً أتَى عَلَى أجَمَةٍ فِيهَا طَبْلٌ مُلْقًى إلَى جَانِبِ شَجَرَةٍ. فَإذَا هَبَّتِ الرِّيحُ تَحَرَّكَتْ أغْصَانُ الشَّجَرَةِ وَأصَابَتِ الطَّبْلَ فَصَوَّتَ صَوْتاً. فَسَمِعَ الثَّعْلَبُ ذٰلِكَ الصَّوْتَ فَتَوَجَّهَ نَحْوَهُ حَتّى انْتَهَى إلَى الطَّبْلِ. فَلَمَّا رَآهُ ضَخْماً قَالَ فِي نَفْسِهِ. إنَّ هٰذَا الخَلِيقُ بِكَثْرَةِ الشَّحْمِ وَاللَّحْمِ. فَعَالَجَهُ أشَدَّ العِلَاجِ حَتّى شَقَّهُ فَلَمَّا رَآهُ أجْوَفَ قَالَ الثَّعْلَبُ. لَعَلَّ أفْشَلَ الأشْيَاءِ أعْظَمُهَا جُثَّةً وَ أعْظَمُهَا صَوْتاً.

(١٦)

زَعَمُوْا اَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الْقُرُوْدِ كَانُوْا فِيْ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ فَاَبْصَرُوْا ذَاتَ لَيْلَةٍ يَرَاعَةً تَطِيْرُ فَظَنُّوْا اَنَّهَا شَرَارَةٌ فَجَمَعُوْا حَطَبًا فَوَضَعُوْهُ عَلَيْهَا ثُمَّ اَقْبَلُوْا يَنْفُخُوْنَ ۝ وَكَانَ قَرِيْبٌ مِّنْهُمْ شَجَرَةٌ فِيْهَا طَائِرٌ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ: أَنَّ الَّذِيْ رَاَيْتُمْ لَيْسَ بِنَارٍ. فَاَبَوْا اَنْ يَسْمَعُوْا مِنْهُ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ لِيُعَلِّمَهُمْ. فَمَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اَيُّهَا الطَّائِرُ لَا تَلْتَمِسْ تَقْوِيْمَ مَالَا يَسْتَقِيْمُ وَلَا تَأْدِيْبَ مَالَا يَتَاَدَّبُ فَاِنَّهُ مَنْ عَالَجَ مَالَا يَسْتَقِيْمُ بِالْمُعَالَجَةِ نَدِمَ. فَاِنَّ الْحَجَرَ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ لَا تُجَرَّبُ عَلَيْهِ السُّيُوْفُ. وَالْعُوْدُ الَّذِيْ لَا يَنْحَنِيْ لَا يُعَالَجُ انْحِنَاؤُهُ وَمَنْ عَالَجَ مَالَا يَسْتَقِيْمُ نَدِمَ. فَاَبٰى ذٰلِكَ الطَّائِرُ اَنْ يَسْمَعَ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ وَيَنْتَفِعَ بِشَيْئٍ مِنْ قَوْلِهِ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْقِرَدَةِ لِيُفْهِمَهُمْ اَمْرَ الْيَرَاعَةِ اَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَارٍ فَتَنَاوَلَهُ بَعْضُ الْقِرَدَةِ فَقَطَعَ رَاْسَهُ.

(١٧)

قِيْلَ اِنَّ اِيَّلًا عَطِشَ مَرَّةً فَاَتٰى اِلٰى عَيْنِ مَاءٍ لِيَشْرَبَ فَرَاٰى ظِلَّهُ فِي الْمَاءِ فَتَاَمَّلَهُ زَمَانًا فَغَرَّ عَلٰى عِظَمِ قُرُوْنِهِ وَكِبَرِهَا وَاِنْشِعَابِهَا وَحَزِنَ عَلٰى دِقَّةِ قَوَائِمِهِ وَنَحَافَتِهَا. فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ يَتَفَكَّرُ فِيْ شَاْنِهِ اِذْ خَرَجَتْ عَلَيْهِ كِلَابُ الصَّيْدِ فَهَرَبَ مِنْهُمْ اِلَى الْبَرِّيَّةِ. فَمَا دَامَ يَعْدُوْ فِي السَّهْلِ لَمْ يُدْرِكُوْهُ. فَلَمَّا اَتٰى اِلَى الْجَبَلِ وَالْغَيْضَةِ لَفَّتْ اَغْصَانُ الْاَشْجَارِ وَالنُّجُوْمِ بِقُرُوْنِهِ الْمُنْشَعِبَةِ فَبَقِيَ مُقَيَّدًا بِهَا فَلَحِقَتْهُ الْكِلَابُ

وَقَتَلُوهُ - فَقَالَ الْإِيَّلُ عِنْدَ مَوْتِهِ يَا وَيْلَتِي! إِنَّ قَوَائِمِي الَّتِي اسْتَهْجَنْتُهَا كَانَتْ تُنْجِينِي - لٰكِنَّ الْقُرُونَ الَّتِي اسْتَحْسَنْتُهَا أَهْلَكَتْنِي -

(١٨)

كَانَ أَسَدٌ فِي غَيْضَةٍ يَفْتَرِسُ كُلَّ يَوْمٍ بَهِيمَةً حَتّٰى أَهْلَكَ كَثِيرًا مِنَ الْوُحُوشِ وَالْبَهَائِمِ - فَاضْطَرَبَتِ الْوُحُوشُ بِذٰلِكَ وَاجْتَمَعَتْ لِتَدْبِيرِ التَّفَصِّيْ مِنْ بَرَاثِنِهِ - فَقَالَتِ الْأَرْنَبُ أَنَا أَمْضِيْ لِأَحْتَالَ عَلَيْهِ حِيلَةً أُنْجِيكُمْ بِهَا - فَجَاءَتْ إِلَى غَابَةِ الْأَسَدِ وَقَفَتْ عَلَى مَمَرِّهِ مُنْتَظِرَةً - فَلَمَّا لَاقَاهَا الْأَسَدُ وَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ صَبَّحَكَ اللهُ بِالْخَيْرِ يَا سَيِّدِي! فَقَالَ الْأَسَدُ أَيْنَمَا كُنْتِ أَيَّتُهَا الْمَلْعُونَةُ! هٰذِهِ الْمُدَّةَ؟ قَالَتِ الْأَرْنَبُ - يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ! كُنْتُ أَجِيئُ إِلَيْكَ وَلٰكِنْ مَنَعَنِيْ مَلِكٌ مِثْلُكَ يَسْكُنُ فِي بِئْرٍ عَلَى طَرِيقِيْ - فَجَاءَ الْأَسَدُ مَعَهَا لِيَرَاهُ - فَلَمَّا اطَّلَعَ عَلَى الْبِئْرِ، رَأَى ظِلَّهُ فِي الْمَاءِ وَظَنَّ أَنَّهُ حَرِيفُهُ فَوَثَبَ عَلَيْهِ وَوَقَعَ فِي الْبِئْرِ وَهَلَكَ غَرِيقًا نَجَتْ بِهٰذِهِ الْحِيلَةِ وُحُوشُ الْغَيْضَةِ مِنْهُ -

(١٩)

زَعَمُوا أَنَّهُ كَانَ لِبَعْضِهِمْ حِمَارٌ قَدْ أَبْطَرَتْهُ الرَّاحَةُ وَثَوْرٌ قَدْ أَذَلَّهُ التَّعَبُ - فَشَكَا الثَّوْرُ أَمْرَهُ يَوْمًا إِلَى الْحِمَارِ وَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ يَا أَخِي أَنْ تَنْصَحَنِيْ بِمَا يُرِيحُنِيْ مِنْ تَعَبِيْ هٰذَا الشَّدِيدِ - فَقَالَ لَهُ الْحِمَارُ: تَمَارَضْ وَلَا تَأْكُلْ عَلَفَكَ فَإِذَا كَانَ الصَّبَاحُ وَرَآكَ صَاحِبُنَا هٰكَذَا تَرَكَكَ وَلَمْ

يَأْخُذُكَ لِلْحِرَاثَةِ فَتَسْتَرِيحُ - قَالُوْا وَكَانَ صَاحِبُهُمَا يَفْهَمُ بِلِسَانِ الْحَيَوَانَاتِ فَفَهِمَ مَا دَارَ بَيْنَهُمَا مِنَ الْحَدِيثِ -

ثُمَّ إِنَّ الثَّوْرَ أَخَذَ بِنَصِيحَةِ الْحِمَارِ وَعَمِلَ بِمُوجِبِهَا وَلَمَّا أَقْبَلَ الصَّبَاحُ حَضَرَ صَاحِبُهُمَا فَرَأَى الثَّوْرَ غَيْرَ آكِلٍ عَلَفَهُ فَتَرَكَهُ وَأَخَذَ الْحِمَارَ بَدَلَهُ وَحَرَثَ عَلَيْهِ كُلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى كَادَ يَمُوتُ تَعَبًا - فَنَدِمَ الْحِمَارُ عَلٰى نَصِيحَتِهٖ لِلثَّوْرِ وَلَمَّا رَجَعَ عِنْدَ الْمَاءِ قَالَ لَهُ الثَّوْرُ: كَيْفَ حَالُكَ يَا أَخِي - فَقَالَ بِخَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ مَا قَدْ هَالَنِي عَلَيْكَ. فَقَالَ لَهُ الثَّوْرُ وَمَا ذَاكَ - قَالَ الْحِمَارُ: سَمِعْتُ صَاحِبَنَا يَقُولُ: إِذَا بَقِيَ الثَّوْرُ هٰكَذَا مَرِيضًا يَجِبُ ذَبْحُهُ لِئَلَّا تَخْسَرَ ثَمَنَهُ فَالرَّأْيُ الْآنَ أَنْ تَرْجِعَ إِلٰى عَادَتِكَ وَتَأْكُلَ عَلَفَكَ خَوْفًا مِنْ أَنْ يَحِلَّ بِكَ هٰذَا الْأَمْرُ الْعَظِيمُ. فَقَالَ لَهُ الثَّوْرُ صَدَقْتَ وَقَامَ لِلْحَالِ إِلٰى عَلَفِهٖ فَأَكَلَهُ - فَعِنْدَ ذٰلِكَ ضَحِكَ صَاحِبُهُمَا -

(٢٠)

أَخْبَرَ أَبُو بَكْرِ بْنُ الْخَاضِبَةِ أَنَّهُ كَانَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي قَاعِدًا يَنْسَخُ شَيْئًا مِنَ الْحَدِيثِ - قَالَ وَكُنْتُ ضَيِّقَ الْيَدِ فَخَرَجَتْ فَأْرَةٌ كَبِيرَةٌ وَجَعَلَتْ تَعْدُو فِي الْبَيْتِ - وَإِذَا بَعْدَ سَاعَةٍ خَرَجَتْ أُخْرٰى وَجَعَلَتَا تَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيَّ إِلٰى أَنْ دَنَتَا مِنْ ضَوْءِ السِّرَاجِ وَتَقَدَّمَتْ إِحْدٰهُمَا وَكَانَتْ بَيْنَ يَدَيَّ طَاسَةٌ فَأَكْبَبْتُهَا عَلَيْهَا - فَجَاءَتْ صَاحِبَتُهَا وَشَمَّتِ الطَّاسَةَ وَجَعَلَتْ تَدُورُ حَوْلَهَا وَأَنَا سَاكِتٌ أَنْظُرُ مُشْتَغِلٌ بِالنَّسْخِ - فَدَخَلَتْ سَرَبَهَا وَإِذَا بَعْدَ سَاعَةٍ خَرَجَتْ وَفِي فِيهَا دِينَارٌ صَحِيحٌ وَتَرَكَتْهُ

بَيْنَ يَدَيَّ. فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا وَسَكَتُّ. وَقَعَدَتْ سَاعَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَرَجَعَتْ وَجَاءَتْ بِدِينَارٍ آخَرَ وَقَعَدَتْ سَاعَةً أُخْرٰى وَأَنَا سَاكِتٌ أَنْظُرُ وَأَنْسَخُ.

وَكَانَتْ تَمْضِي وَتَجِيءُ إِلٰى أَنْ جَاءَتْ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَقَعَدَتْ زَمَانًا طَوِيلًا وَرَجَعَتْ وَدَخَلَتْ سَرَبَهَا وَخَرَجَتْ وَإِذَا فِي فِيهَا جُلَيْدَةٌ وَتَرَكَتْهَا فَوْقَ الدَّنَانِيرِ. فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مَا بَقِيَ مَعَهَا شَيْءٌ فَرَفَعْتُ الطَّاسَةَ فَقَفَزَتَا وَدَخَلَتَا الْبَيْتَ وَأَخَذْتُ الدَّنَانِيرَ وَأَنْفَقْتُهَا فِي مُهِمٍّ لِي.

كَتَبَهُ: قَمَر فَارُوقِي خوشنويس